ناول

ہشو

مصنفہ

پنڈت رتن ناتھ در مصنف فسانہ آزاد کڑم دھم

پی کہاں وغیرہ وغیرہ واسطے یادگار بقاء نام مصنف مرحوم

سید محمد اطہر علی نگینوی نے

منشی محمد علی کے اہتمام سے

فیصل احمدی پریس علی باغ مکا کلکتہ میں چھپوایا

پہلا دورہ

بے تکی ہانک

مونھ سے کچھ غرض ہو نہ حاجت ہو تلک کی
سانی کو جھونک دو نگا مین بیٹی مین بھاڑ کی
ہات تیرے پینے والے کی دُم مین
پُرانی بھٹی کا زنگ لگا ہوا بھبکا۔
اوگیدی ہات تیرے شرابخوار کی دُم
مین میان اکو سنجار اعطار کی قرنبیق۔
اوگیدی ہات تیرے متوالے کی پگڑی کے
دونون سرون مین کبیتلی کا ناچ ۔
تاک دھنا دھن تاک دھنا دھن۔ ہات
تیرے کی اورے گا۔ ۹ ابے تم لوگون کے
ہم ویسے ہی دشمن ہین جیسے مور سانپ
کا۔ کتا بلی کا۔ گینڈا ہاتھی کا۔ گینڈے نے
ہاتھی کو دیکھا اور زنجیر توڑا کے
دوڑا اور سینگ مارا اور ہاتھی کا
پیٹ چاک کر ڈالا۔ ہات
تیرے کی۔ اورے گا میان
ستونا صاحب جنگلی بن کے
مہاراجہ بنے چلے جاتے ہین
مگر دشمن سے نہین چلتی۔ سانپ

کے نام سے لوگ کانپ کانپ
اُٹھتے ہین۔ یہان تک کہ عورتین
رات کو سانپ کا نام نہین
لیتین۔ کوئی ماموں جی کہتی ہے
کوئی رسّی۔ مگر مور نے پکڑا
اور چھوڑا اور نگل گیا۔ ہات تیرے
کی۔ اورے گا۔ بلی ظلمی جنور مشہور
ہے۔ باگ کی موسی۔ شیر کی خالہ۔
مگر کتے نے جہان دبوچا۔ بلی مع میاون
کے غائب غلہ۔ ہات تیرے کی۔
اورے گا۔
اسی طرح ہم جانی دشمن تم
لوگون کے ہین۔ بس چلے تو کچا ہی
کھا جائین کبھی نہ چھوڑین۔ اور
کیون چھوڑنے لگے جی۔ نہ پیو تو
ہم کاہیکو بولین۔ غرض ا۔ مگر یہ
ممکن نہین کہ پیو اور ہم چھوڑ دین۔
یہ تو سیکھا ہی نہین یہان۔ پینے۔
کے نام پر تین حرف۔ ل۔ ع۔ ن

مگر شرابی کی صورت سے نفرت چاہیے
تھوڑی پیے چاہے بہت اس سے بحث
نہین آدمی وہ اچھا جو اس مردار کے پاس
نہ پھٹکے ہور دور رہے - ہنز لون دور شراب کے
نام سے طبیعت نفور۔ شراب بریخ تف
جہان پاؤ اسکی بوتل توڑ ڈالو اسکی بھٹی کو بھاڑ
مین ڈالو - اسکی دوکان کا تختہ ا رلٹ دو۔
کلواری جانے کو آگ لگا دو کلوار کو پھونک دو
کلوار کا نام صفحہ ہستی سے مثل حرف غلط
حک کر ڈالو۔ اگر منھ لگی ہو تو طلاق دیدو حافظ
کہتے ہین سہ

عروس بس خوشی اے دختر رز
ولے گہ گہ سزاوار طلاقی

ہم ہزار بار کہین گے کہ سزاوار طلاقی تو صحیح ہو
اس سے ہمین پورا پورا اتفاق ہے مگر۔
(گہ گہ) سے اختلاف ہے گہ گہ نہین
بلکہ ہمیشہ قابل طلاق ہو اور اسکی سزاوار
کہ لفظ طلقتک اسکی نسبت کہا جاے مگر
اسکو عروس خوش کہنا یعنی چہ ! - توبہ یون
کہو -

یہ بوتل ہے کہ اک تلو ہے کانی
چڑیلون کی چچی ڈاین کی نانی

اگر ڈاکٹر دوا ایسی خراب دے تو دوا کو پھیکدو
پڑیا کو پھونک دو - شیشی کو توڑ دو - بوتل
کو پھوڑ دو - اور اگر انسانیت مزاج مین ہو تو
آؤ - دیکھو نہ تاؤ ڈاکٹر کو مار بیٹھو - بات بیری
کی - اور لیگا گیدی -

یہ ہے ہر حال مین باہر سے بدتر
خدائی مار اس دارو سوتی پر
حواس و ہوش ہو جس سے فرو وا
اُسے پی کر بنے کیون آدمی خر
نہ کپڑون کی خبر نے تن کی کچھ سُدھ
کہین پگڑی کہین جوتا کہین سر
بھلے مانس سے بنجاتے ہین پاجی
بٹے ہین عقل پر کیسے یہ پتھر
ذرا سی پی کے یہ کم ظرف راشی
اوٹھا لیتے ہین سارا شہر سر پر
کریما با مقیمان سے نہین کام
سبق دیوان حافظ کا ہو ازبر
جو ہو جائین یہ اک چلو مین اُلّو
سُنائین لاکھ ساقی نامے فرفر
سمجھتے ہین کہ ہے اکسیر وارو
بنے ہین کیا انوکھے کیمیا گر
اوچکتے پھاندتے ہین پی کے کمترا
ہین انسان شکل مین سیرت مین بندر
نہین کچھ تھاہ انکے پاجی پن کی
بھرے عیبون سے ہین دفتر کے دفتر
الغرض جہان کہین شراب دیکھو چھین لو شراب
لے تو بہ -
متوالا دیکھو تو چانٹا رسید دو -

ہات تیرے گیدی کی۔

شراب جوکہ پیے آجکل وہ ناری ہو
بڑی خراب یہ مردار آبکاری ہے

دوسرا دورہ

توڑ پھوڑ۔ کھٹ پٹ

ناول کے پڑھنے والے بڑے پریشان ہونگے کہ یا الٰہی اس بے تکی ہانک کے کیا معنی۔ مگر آئین پریشانی اور خرابی کی کیا بات۔ سرخی ملاحظہ فرمایئے ہم تو خود اسکے قائل ہین کہ بے تکی ہانک ہے۔ اب اسکی تشریح ہم سے سنیئے۔ لالہ جوتی پرشاد نامے ایک بزرگوار تھے شراب خوار بست سیہ کار تھے۔ انکے عزیزون دوستون بڑون چھوٹون نے سمجھایا کہ بھائی ع عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیئے۔ آدمی کی طرح پیا کرو یہ نہین کہ دن رات دھت ہر دم غین جب دیکھو نشے مین چور روز و شب مخمور یہ کیا بات ہے اعتدال کو کیون ہاتھ سے چھوڑو بہت سے آدمی برسون سے پیتے ہین مگر انسانیت کے جامے سے خارج نہین ہو جاتے خاصے توانا تندرست ہٹے کٹے سُرخ سفید بنے ہوئے ہین۔ لاکھ لاکھ لوگون نے سمجھایا انھون نے ایک کی نہ مانی ایک

روز اتفاق سے ایک لکچر سُننے گئے جسمین امریکہ کی ایک مس نے شراب خواری کی بڑی مذمتین کین اور کہا کہ ہندوستان سے گرم ملک کے لیے شراب بڑی مضر چیز ہے یہان اسکی کوئی ضرورت ہی نہین جب انگلستان اور کشمیر سے ٹھنڈے ملکون مین لوگ بغیر شراب کے رہتے ہین تو ہندوستان سے گرم ملک مین کیون نہین رہ سکتے۔ تم لوگون کو لازم ہے کہ شراب کے نام سے منہ لوٹن بھاگو اور جہان اسکی بوتل دیکھو فوراً توڑ ڈالو۔ اس لکچر کا اثر ایتر ایسا پڑا کہ شراب کے دشمن ہو گئے۔ آدمی مین حواس ہی حواس ہوتے ہین انکے حواس بلا اجازت ایسے چپت ہوگئے کہ لندن تک پتا نہین لکچر کے کمرے سے غل مچانا شروع کیا۔ اور وہین سے لکچر دیتے ہوئے چلے۔ آدمی طبیعت دار تھے۔ پڑھے لکھے۔ ام۔ اے۔ فلو آف دی کلکتہ یونورسٹی موزونی طبع سے جا بجا شعر بھی بطن زاد فرماتے تھے اور داد سخن دیتے جاتے تھے لکچر کے کمرے سے چلے تو غل مچاتے اور اسپیچ دیتے ہوئے چلے۔ جدھر سینگ سمائے ادھر نکل گئے۔ پاگل کی داد نہ فریاد پاگل بریٹمگا چلتے چلتے ایک دفعہ یاد آیا کہ راہ مین کلوار کی دوکان ہے دوڑتے بھاگے

اور اس راستے سے کترا کے چلے تا کہ کلواری خانے کے پاس بھی نہ پھٹکیں - سایہ بھی کسی شرابی کا نہ پڑنے پلے - چلتے چلتے راہ مین ایک اور کلواری خانہ یاد آیا - وہان سے بھی رسیان تڑا کے بھاگے یہ جا وہ جا اتفاق سے ایک آدمی جو بوتلین مول لیتا پھرتا تھا اپنی شامت اعمال سے انکو ملا - بس غضب ہی تو ہو گیا -

جوتی (ج) ارے یار بوتلین بیچتے ہو کہ مول لیتے ہو -

ب - ہجور مول لیتے ہین -

ج - ہمارے پاس کوئی دو سو خالی بوتلین ہین کس حساب سے لوگے -

ب - ہجور سپید ایک آنے کو اور کالی تین پیسے کو اور ادھا آدھ آنے کو -

ج - دو سو کی دو سو خرید لوگے -

ب - جی ہان دو سو ہون چاہے پانسو -

ج - اچھا ہم رقعہ لکھے دیتے ہین تم بوتلون کا نوکر الے تے دو ہم یہان صراف کی دوکان پر بیٹھے ہین ہمارے آدمی کو رقعہ دو اور سب بوتلین لدوا لاؤ دام چاہے آج دو چاہے کل مگر ہمارے آدمی کو اپنا مکان دکھا دو -

ب - اور ہجور کا مکان کہان پر ہے -

ج - جھاؤلال کا پل دیکھا ہے - کمو ہان -

ب - جی ہان دیکھا ہو وہان کس جگہون پر ہے -

ج - وہان مرزا حیدر علی بیگ وکیل کی کوٹھی اور باغ پوچھ لینا وہین ہم بھی رہتے ہین

ب - ہجور کا نام کیا لون -

ج - ہمارا نام نراین داس اور ہمارے آدمی کا نام درگا جرنیل -

صراف کی دوکان پر پہونچکر آپنے کاغذ کے ایک پرچے پر یہ عبارت لکھی (اگر کہین شراب کی بوتل دیکھ پاؤ تو فوراً توڑ ڈالو شرابی کو مار بیٹھو متوالے کو چابک سے ٹیپ لگاؤ - پھر ہاتھ مل کے ایک اور دو پڑاق - ہات تیرے کی - اور سے گا گیدی سے

جھانسا دیا تم نے خوب ہشو
بوتل والے کی ایسی تیسی
چلا ہے وہان سے بڑا مخادین بنکے -
بوتل لینے چلے ہین - دو سو بوتلون کی چاٹ پر جھانسے مین آگیا - خوش تو بہت ہوگے بچہ جی بوتل مول لین گے - پانچ جوتے اور حقے کا پانی - ہات تیرے کی -
سنبھلے رہنا بچہ جی ہشیار
بوتل کے عوض ملے گی پیزار

یہ لکھکر اوس آدمی کو دیا اور وہ خوش خوش جھاؤلال کے پل کی طرف چلا راستے مین اسکی بی بی ملی تو جھاؤ کرا اور بوتلین کہان

ہین اوسنے ہنسکر جواب دیا اری شہری
آج گھرے ہین ایک لالہ ہین ترائن داس
وہ دو سو بوتل ایک دم سے بیچے ڈالتے ہین
یہ چٹھی لیے انکے گھر جاتا ہون ایک بوتل نارنگی
کی فارمیسا اور کلیجی بھی کلوار کی کھانے سے
لیتی آنا اور صحنچی خوب چت پٹی بنا رکھنا)
بی بی کی بھی بلا چھین کھل گئین یا تو جون کی
طرح رینگتی ہوئی چلتی تھی یا اب تن کے
سینہ ابھار کے چلنے لگین ادھر بوتل والے
کا فقرے اجمبل ہونا تھا کہ لالہ جی تی پرشاد
صاحب المتخلص بہ مشوصراف کی دوکان سے
اوٹھے اور بوتل کے جھوے کے پاس جاکر
ایک بوتل اوٹھائی اور اس کا لیبل پڑھا
پلسنر بیر دو چار دفعہ بیر بیر کہکر زور سے
پٹکا تو اٹھارہ ٹکڑے ہات تیرے گیدھے کی
اسکے بعد دوسری بوتل اوٹھائی فائین اولڈ
کاگ نیگ تین چار دفعہ یہ نام پکار کر پھینکی
سترہ ٹکڑے ہوگئے ہات تیرے کی اسکے بعد تیسری
بوتل پر نظر شفقت ڈالی (راولڈ ٹام) بہت
ہنسے فرمایا لا بہت ہی اچھالے تو بھی رے)
کارلو وٹنر) اسکو زور سے دیوار پر پٹکا تو
چکنا چور فرمایا اسمین کٹھل کی بو آتی ہو
پانچوین بوتل کو بڑی عنایت کی نظر سے دیکھا
اور (سینٹ جولین) پڑھکر کہا خوبصورت نہ
ادھا ہے اور درخت کے تنے پر پھینکا اور

ادھے کے ٹوٹنے کی آواز سے بہت
ہی محظوظ ہوئے گویا لاکھون روپیہ ملگئے
چھٹی بوتل اوٹھائی تھی کہ اتنے مین صراف
نے دوکان سے اوترکے کہا لالہ ترائن داس
صاحب یہ آپ کیا کرتے ہین) اونہون نے
بوتل والے سے کہا تھا کہ میرا نام ترائن
داس ہو لہذا وہ سمجھانے لگا کہ لالہ ترائن
داس صاحب آپ کیا کرتے ہین اتنے مین
انکا جنون دیکھ کر کئی راہ چلتے کھڑے
ہوگئے اور انہون نے یہ بھیڑ اور میلا دیکھکر
جھوے کو اوٹھاکے ایک دفعہ ہی دے پٹکا
اور بھاگے۔ اب بوتل والے کی سُنیئے کہ
خوش خوش جھاؤ لال کے پل پر مرزا حیدر علی
بیگ صاحب وکیل کی کوٹھی پر پہونچا دیکھا
مرزا صاحب جھپتی رہے ہین۔ سلام کر کے
کہا حضور یہان ترائن داس لالہ کا مکان کہان ہو
مرزا۔ ترائن داس؟ ترائن داس تو یہان
کوئی نہین رہتے ان مکانون مین تو کوئی ترائن
داس نہین ہین۔
ب۔ حضور وہ چٹکا تو کروڑ گا جنڈیل ہے۔
مرزا (ہنسکر) یہان نہ کوئی لکنڈیل ہے
نہ جنڈیل ہے۔
ب۔ پتا تو یہان کا دیا تھا۔ سانوے سے
ہین ناتا قد ہے۔
مرزا۔ ارے بھی یہان کوئی ترائن داس نہین رہتے

وہ پرچہ لیکر بوتل والا اپنا سا منھ لیے
ہوے بیرنگ واپس آیا میان آیا تو وہ
دیکھا لال ہوا ہوا ہے
جھوا اوندھا پڑا ہوا ہے
ارے کوئی بوتل ادھر ٹوٹی پڑی ہے کوئی
اُدھر چکنا چور۔ کسی کے اٹھارہ کسی کے
دس ٹکڑے۔ سرپیٹ لیا صراف سے پوچھا
اوسنے کہا کوئی تمڑی معلوم ہوتا ہے۔
بوتلون کو اٹھائے بڑھے اور زمین پر درخت
پر دیوار پر دے پٹکے اور ہنسے۔ بوتل والا
آبدیدہ ہوگیا۔ صراف سے کہا اونکا آدمی
کہان ہے وہ بولا ارے آدمی کیسا جیب
اونکے مکان کا کہین پتا بھی ہو وہان تو
کوئی اس نام کا رہتا ہی نہین۔ آج اچھے
کا منھ دیکھ کر اٹھے تھے۔ روتے نہین
بنتی۔ اس مصیبت کے ساتھ گھر گیا
جورو خوش ہوئی کہ دو سو بوتلین لے کے
آیا۔ شراب کی بوتلمدن سے چوتھائی یعنی
پاؤ بوتل پی چکی تھی جوان عورت کوئی سترہ
برس کا سن اور رنگت بھی کھلتی تھی۔ بن
ٹھن کے بیٹھی تھی کہ میان آتے کے ساتھ
ہی ریجھ جائینگے۔ دیکھا تو چہرے پر پھٹکار
برس رہی ہے روا سا۔ اونہ اس جھوا دیکھا
تو جل جلالہ۔
بی بی۔ ارے اٹوٹی بوتلین!

میان اخاموش بیٹھے رہے۔ جیسے سیکڑون
جوتے پڑے ہوئے)
بی بی۔ یہ ہوا کیا۔
میان۔ تھوڑی سی پلاؤ۔
بی بی۔ تمھارے پیالے میں بہت سی ڈبل کر
لو۔ یہ ٹوٹی بوتلین کیسی۔
دیکچی سامنے رکھدی۔
میان نے شراب پی اور ٹھنڈا پانی خوب
تن کے پیا اور مارے رنج کے پڑ کے سو گئے
تو تڑکے کی خبر لائے۔
بی بی بیچاری بنی ٹھنی سنگار کرکے تیار میان
بیزار جل جلالہ سمجھی کیا تھی ہوا کیا لالہ جوتی
پرشاد صاحب ٹھٹھنے عین کربلا بن
غل لگایا۔ دو بجے میان کی آنکھ کھلی
بی بی کو جگا کر ساری کیفیت سنائی اونکو
بھی از بس ملال ہوا اور رونے لگی میان نے
اونکو کر آنسو پونچھے منھ دھویا سمجھایا کہ
اب جو کچھ ہوا وہ ہوا سیان مالک ہے یہ
کہکر بوتل کی بچی ہوئی شراب دونون نے
پی اور لالہ ترائن داس صاحب سینوگی کو
دونون نے بیالی بی بی کے کوسا۔ اسکے بعد
خدا جانے کیا کا۔ واللہ اعلم بالصواب

تیسرا دورہ

گلواری خانہ اور تین کانا

پہلا سین

ادھر بیچ ادھر جوتی ادھر بزار ادھر ڈنگا
ہی کلوار خانے مین ہے کیسی آفت آئی یگیگا
بوتل والے اور بوتل والی جگنو کو ٹھریا مین
پڑے رہنے دیجیے - وہ جانین اونکا کام ع
محتسب را درون خانہ چہ کار
اب میان ہشو صاحب کا حال سُنیے کہ
بوتل والے کی بوتلین توڑ پھوڑ اوندھا کر کے
جو سیدھی پھری تو ایک کلواری خانے
مین پہونچے کلوار صاحب بھتے توندل
ڈبل آدمی - لالہ درگاہی لال - دوکان کے
راجہ بنے ہوئے بیٹھے تھے - میان ہشو
بھی دھنس ہی تو پڑے - مرد شین - پہلے
مانس ایسر دیکھ کر اوسنے مونڈھا دیا -
کپڑے بھی اچھے پہنے تھے -
پوچھا حکم - کہا - بھائی صاحب پینے آئے
ہین - اوسنے اپنے آدمی چیتی سے کہا
وہ پہاسے کی جو ن کدار پور کے تحصیلدار
کے بیٹے نے بھیجی ہے رگھو کے گھر رکھی ہے
ایک بوتل بھر والا - لالہ جوتی پرشاد صاحب
نے کہا اسکی سند نہین ہے لالہ - تم خود
جاؤ - اور ایک بوتل کیا ہوگی - ہاتھی کے
منھ مین زیرہ نہ گیلن نہ دو گیلن - ڈھائی
بوتل روز کا تو میرے یہان خرچ ہے - لالہ
ایک مین پیتا ہون ایک تبیلہ چڑھاتی ہین
آدھی مین بال بچے بھلا تین گیلن تو لا
لالہ خوش خوش اُٹھے کہا جی دیر ہوگی تب
تلک آپ کندی اقندی کا شغل اشغل کیجیے
اُنھون نے کہا ابھی ہمین کچھ جلدی نہین ہے
اب تو ہم آج رات کو یہان سے جانے
والے کو کچھ کہتے ہین کلوار خانے سے ہم چلے
جائین تو بیر لعنت اب ہم یہین ٹھیرینگے - مگر بھی جہاں
سونے کی گھڑی اور نوٹون کی فکر رکھنا لالہ
مارے خوشی کے پھول کر کُپّا ہوگئے سمجھے کہ سونے
کی چڑیا ہاتھ آئی نوکر سے کہا لالہ کی بڑی کھاتر
کرنا اور کان مین کہا انکو جری (ذری) تیج
تیز) کر رکھنا - یہ کہکر لالہ درگاہی لال روانہ
ہوئے - راستے مین منصوبے گانٹھتے جاتے
تھے کہ یون دھت کرونگا اور گھڑی ٹہلا دونگا
ور نوٹ دیدونگا - ہمین کسی کو شک نہو - اب
سُنیے کہ اس شراب کے صرف دو گیلن تھے
مگر انھون نے تین بتائے - اب ادھر کا حال
سُنیے کہ لالہ نے چیتی سے کہا کہ ریتی کا کاتم
ایک اکاکر ایک کرو تیز سا - ہم اُسکو آٹھ آنہ
دینگے دوڑ کے جاؤ بلی کی چال جاؤ اور
کتے کی چال آؤ ہرن کی سرا کے پاس
اکا کا کی دوکان ہے وہان سے کلیجی کے
کباب ایک روپیہ کے لو اور راگرے
والے کی دوکان سے ایک روپے کی
دال موٹھ لو اور دینا خوانچے والے سے

ایک روپیہ کے دہی کے بڑے لو اور ایسے
آڑو جیسے گولا آگئے۔ دکان سے دام لیجاؤ
حساب کر لینا۔ سمجھے حساب دوستان
دردل۔

چیتی (اجی) اور دوکان پر بکری کون کریگا۔
جوتی۔ (جی) ہم۔
چ (ہنسکر) ارے نا ہین حضور۔
ج۔ دو روپیہ انعام دونگا۔
چ۔ اچھا سرکار۔ اسمین کندہی ہو۔ کین
مہوا۔ اسمین گلاب کی ہے۔
ج۔ ارے یار یہ ہم سب نیٹ لینگے
میان چیتی ایسے ان کے بھرون مین آئے
کر دوکان چھوڑ کے لیے ہوئے سوچ کر
دو روپے ایک ملینگے اور تین روپیہ کے
سودے مین سے دو بناؤنگا۔ انکو نشے
مین سوجھیگا کیا خاک اور ادھر نکا آیتون
نکا جاتیون دونگا اور اٹھنی کھری کرونگا۔
اب یہان سے سڑک پر آئے۔ آواز آئی
ایک سواری گول دروجا۔ (دروازہ)
جھپ سے بیٹھ لیے تین پیسے بھر بڑے ہوا۔
لالہ درگاہی لال کو تو رگھو کی دوکان پر دوڑا
دیا اور چیتی کاکا کو ہرن کی سرا روانہ کیا۔
اور خود بہ نفس نفیس جناب لالہ جوتی پرشاد
صاحب ہمشو کلوار کے قبلہ گاہ ہی کے
اور خوب تن کے دکان پر بیٹھے ادھر

اودھر دیکھا تو پانی کے گھڑے پر
نظر پڑی۔
ٹھنڈا کرنے کے لیے کلوار سنہ
بہت سی بالو اسکے نیچے رکھی تھی انھون نے
سب اوٹھا کے بوتلون اور پیپون مین
جھونک دی۔ اب جو دکان پر آتا ہے
انکو دیکھکر ٹھٹک جاتا ہے۔
ا۔ لالہ کہان ہین۔
جواب۔ لالہ ہم۔
ا۔ نہین آپ نہین وہ جو اس دوکان کے لالہ ہین
جواب۔ ارے بھائی تمہارا اپنا مطلب کہو لالہ
ہمارے قرضدار تھے دوکان ہمارے ہاتھ
بیچ ڈالی کیا لوگے کیا۔
ا۔ ایک ادھا بھروانے آئے ہین پانچ
آنے کا۔
ج (بوتل اوٹھاکر لو) پانچ آنے لیکر (نہین جانا)۔
ا۔ ارے صاحب ادھا بھرنا چاہیے۔
ج۔ ہمنے پانچ آنے بر ترن لگا دیا۔
جسمین جلد بکے۔
آدھی تو اسنے نکال لی کہ کل جب لالہ
منگوا لینگے تو پانچ آنے رکھ لونگا۔
یہی ادھا دیدونگا۔ پانچ آنے روز کی
گوڑی ہوئی۔
اتنے مین دو سرے آگئے۔
۲۔ این لالہ کہان ہین۔ ایک بوتل لینے

آئے تھے۔

ج - بیٹھیے تو۔

۲ - نہین صاحب ہماری چال پڑی ہی آپ رئیس آدمی سونے کی گھڑی لگائے ہین۔

ج - پھر اس سے کیا ہوتا ہے۔ ہین تو ذات کے کلوار ہماری طرف کے کلوارون کو دیکھو دو دو ہاتھی فیلخانے مین جھوم رہے ہین۔

۲ - لالہ درگاہی لال جو ہین وہ آپکے کون ہین۔

ج - ہمارے سسر ہین۔ اونکی چھوٹی لڑکی ہمکو بیاہی ہے۔

دس آنے مین انھون نے دو بوتلین دین وہ سمجھے لالہ کے دا ما د ہین کہنے لگے جیسے سب لبا ہوا۔

اب تیسرے آئے۔ آپکی صورت سے حمق اور بے تکا پن برستا تھا انھون نے دس آنے دیے اور دو بوتلین ہمارے نوکھ کلوار نے جولے لیکن اسنے کہا بھائی دو کیسی ہے۔ اُنھون نے کہا تمنے پانچ آنے بوتل لگا دی ہے۔ پوچھا وہ جو لالہ بیٹھے تھے وہ کہان ہین کہا ہم اونکی قبیلہ کے میان ہین اسنے لیٹ مالک سے کہا آج پانچ آنے بوتل بکنے لگی وہ بھی نوکر کی طرح سیدھے آدمی تھے۔ دو روپیے دیے کہ جا کے چھ بوتلین لاؤ اور پیسے پھیر لاؤ۔ آپ جب پہونچے

ہم - کیا آج دُکان پر کوئی نہین ہے۔

ج - آنکھین کیا بیچ آئے ہو بیٹھے تو ہین۔

ہم - مین تو آپکو نہین کہہ سکتا۔

ج - اجی یہ دُکان ہمارے سالے کی ہے۔

ہم - آپ بہنوئی ہین اونکے۔؟

ج - ہان -

ہم - تو ہمتو دو آنے کی پینے آئے ہین۔

ج - یہان نہ پیو۔ لیجاؤ آدھی بوتل دینگے تم یون ہی لیجاؤ۔ دام بھی نہ دو اچھا چار آنے کی لے لیجیے۔ ایک آنہ کم سہی۔

اسی طرح جگتی پرشاد نے تھوڑی دیر مین بلیس بائیس روپیے کی بکری کی اور چراغ گل کر کے بوتلون کو اوندھا کر دیا پینے اُلٹا دیے مٹھورین توڑین اور چمپت ہوئے۔ ہات تیرے گیدی کی۔

دوسرا سین

اب سُنیے کہ ادھر تو سے
مرلیقان بیبھا توڑ بیٹھہ قتند
تھے دیرین ڈھونڈھکر ٹھوڑ بیدہ نقتند

ادھر ادھر لالہ درگاہی لال گھوکو جا نتجا تلاش کر کے بوتلون کے ایک ایک کر دو دو کر کے تھرا مان فرامان آئے اطمینان تو ہو ہی گیا تھا کہ لالہ کو صبح تک اُٹھنے والے

نہیں ہیں اور قندیں ہی ہی رہ ہیں قلع المعالی
کے ساتھ تشریف لائے تو چراغ گل پڑا ہی
نائب جل جلالہ - این! ارے چھبی او چھبی
پڑوس کے کچالو والے نے کہا لالہ آج کیا
ابھی سے دکان بڑھادی اندر آئے تو نہ آدمی
نہ آدم زاد - نہ چھبی نہ لالہ گل لالہ کھلا ہوا ہے
ارے!—

چھبی ہوت - ابے چھبی مرگیا کیا؟
ارے کوئی ہے - کوئی ہو تو بولے -
میاں چھبی تو دینا کے ہاں دہی بڑے سے
بھی رہتے ہیں اور چکھ بھی رہے ہیں -
لالہ نے اپنے ہوئے گھر سے نوکر کو بلایا چراغ
جلوایا ارے! ہائیں بوتلیں اوندھی پڑی
ہوئی ہیں خالی شراب کے نالے بہہ رہے
ہیں مٹکوں کو کوٹھری میں دیکھا تو ٹوٹی ہوئی
دھری ہے سب ہیں سر پیٹ لیا - غل غپاڑا مچایا
ارے لٹ گیا مر گیا آس پاس کے لوگ آئے
دیکھتے ہیں تو مٹکے اور بوتلیں اور پیپے سب
ایک سرے سے زخمی اور مارے تو گئے
رہا نہیں جاتا اور شراب کا یہ حال ہے کہ دیا بہہ
اندر باہر شراب ہی شراب - سب کو رنج
ہوا - پوچھا یہ کیا ہوا بھئی - انہوں نے کہا
ہو گیا - ہماری بدنصیبی - ہماری نحوست
دنوں کی گردش اور کیا پوچھتے ہو ایک لالہ
آئے تھے ہم ان کو اسٹیشن پہنچانے والی

لینے گئے - امیر آدمی تھے - ہمنے کہا
بھئی ان کا آدر بھاؤ کریں چھبی سے کہہ گئے کہ
ان کو جب لگ کندی پلاؤ میاں آئے تو دیا گل
دکان میں اندھیرا پڑا ہوا - چمگادڑ اڑ گئے لیے
یہ کیا بھیا - دیا جلایا تو بوتلیں ٹوٹی ہوئی ہیں
بھیا جو دیکھو وہ اوندھا پڑا ہوا جان نکل گئی
کوٹھری میں مٹکوں میں سب ٹوٹی پڑی اور نہ لالہ
کا پتا نہ چھبی حرامجادے کا - ایک آدمی نے کہا
چھبی کو تو میں نے چوک میں دیکھا تھا لالہ کو اور بھی
حیرت ہوئی کہ اتنے میں چھبی آئے اور اکے
سے اترے اور لالہ نے دوڑ کے ایک لپوٹا تھ
سے دیا ابے تو تھا کہاں حرامجادے!
دکان لٹا دی اب اسکا ہرجہ کون دیگا چھبی
رونے لگے کہا یہ خبر دی ہو لالہ) لالہ نے
جھلاکے دو تین لپوٹے اور جمائے اور چھبی
بھی بگڑا - اور تماشائی بیچ بچاؤ کرنے لگے
۱ - پہلے پوچھو تو کہ دکان چھوڑ کے چلا کہاں
گیا تھا -
۲ - اسے ہاں دکان کس پر چھوڑ کے گیا -
۳ - ذرا جاکے دیکھو تو دکان جاکے جب
چھبی نے دکان میں قدم رکھا تو شراب
کی ندی بہی ہوئی ہے رنگ فق ہو گیا
اور لالہ نے اس غصے کی نظر سے دیکھا کہ
معلوم ہوتا تھا کھا جائینگے - اور غصے کی
بات ہی تھی - اتنے میں اکے والے نے

کہا اجی اب ہمکو اٹھنی ملے ہم چلتے ہوں
لالہ۔ اٹھنی کیسی۔
جواب۔ واہ جی واہ آٹھ آنے چکے تھے
مارا مار لیگئے اور آئے لالہ۔ اب کہاں
گیا تھا دکان چھوڑ کے۔
چپٹی۔ (آبدیدہ ہوکے) لالہ جو آئے تھے
انھوں نے کہا جاکے چوک سے سودا لادے
واہ جی واہ آٹھ آنے دینگے گول
دروازے تک۔ لالہ (بہت خفا ہوکر) یہ کیوں
جیسے حاتم بنگئے۔ گول دروازے تک تو ایکہ والے
جاتے ہیں دو آنے ہوتے۔ ٹکے پر
آدمی جاتا ہے۔ اور ٹکے پر آتا ہے۔
الغرض لالہ اور چپٹی اور اکے والے میں
دیر تک گٹھم گٹھا رہی تین پیسے پر چپٹی آگئے
تھے مگر اکے والے سے کہا تھا کہ لالہ سے
اٹھنی کہنا۔ مگر اب اکے والے کی نیت جو
ڈانواں ڈول ہوئی تو وہ اٹھنی اٹھنی ہی مانگنے
لگا۔ چپٹی تو جو سکھا کے لائے تھے وہی خود
بھی گانے لگے مگر اب یہ دل لگی ہوئی کہ
اکے والا سچ مچ تین پیسے کی اٹھنی مانگنے لگا
اور جب لالہ نے ڈانٹا تو اکے والے نے
چپٹی کا دامن پکڑا اور تکرار بڑھ گئی۔ آخر کار
لوگوں نے سمجھا بجھا کے اکے والے کو تین
آنے پر راضی کیا اور چپٹی کو دینے پڑے۔
لالہ نے بڑے غصے میں آکے کہا آخر
معلوم تو ہو کہ گیا کہاں تھا۔ دکان کیوں
چھوڑی اور لالہ کہاں ہیں۔
چپٹی۔ ہم سے کہا کہ چپٹی ہم کا ایک اکہ کرایہ
کرو اور جاکے انگریزے والے کی دوکان سے
دال موٹھ ایک روپے کی اور ایک روپے
کے دہی بڑے اور ایک روپے کی کیچی
چٹ پٹی دوڑ کے لاؤ ہم نے کہا دکان پر
کون رہیگا کہا جب تلک ہم بیٹھینگے جب ہم
نے دام مانگے تو کہا تم دکان سے لیلو پھر
حساب ہوا کریگا۔ آپ کے چھ روپے
ہمارے پاس تھے ہی۔ انہیں سے ہم تین
کا سودا لائے اور اٹھنی اکے والے کو دی۔
اڑھائی روپے بچے وہ یہ ہیں ٹینٹ سے
روپے نکالنے ہی کو تھے کہ لالہ نے آگ
بھبوکا ہوکر چپٹی پکڑ کے اتنا مارا کہ بھرکس نکال دیا
اور جو لوگ کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے
اُن سے یوں باتیں ہوئیں۔
لالہ۔ ارے یارو دیکھو تو اسکی باتیں ایک
روپے کی کلچی کوئی اندھیر ہے اور ہمسے
پوچھا نہ گچھا۔ کیا اسکے باپ کا مال تھا!۔
اور ایک روپے کے دہی بڑے۔ اندھیر ہے
کہ نہیں۔ اور ایک روپے کی دال موٹ!
جسنے سنا وہ ہنسنے لگا کہ تھئی واہ ایک روپے
کے دہی بڑے اور ایک روپے کی دال
موٹ اور ایک روپے کی کلچی۔

کی اچھی کہی -
۱- ایک روپیے کی کلیجی اگر ایک ایک آدمی بدرقے کے ساتھ کھا جائے تو کلیجی والے تو بن جائیں -
۲- بھلا کوئی بات بھی ہے اچھی کہی -
۳- اور ایک روپیے کی کلیجی کے علاوہ ایک روپیے کے بڑے واہ صاحب واہ ایک ہی ہوئی -
کلوار - حضور جو بات تھی ایک ہی روپیے کی تھی - ایک روپیے سے کم کی نہین تھی انصاف تو کیجیے کلیجی بھی ایک ہی کی اور دال موٹ بھی ایک ہی کی اور دہی بڑے بھی ایک ہی کے - ایک روپیے سے گھٹ کے تو بات کرتا ہی نہین -
۱- اور دام اپنی گرہ سے نہین دیے -
۲- تو یہ صاحب - اپنی گرہ سے دینا کیا معنی
۳- بھئی واللہ یہ اچھی دل لگی ہوئی -
معقول -
کلوار - سب ابھی کی جان کو رونا پڑیگا شراب جو گری ہی اسکے دام بھی اسکے باپ سے لونگا -
یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک آدمی نے آکے غل مچایا اور آسمان سر پر اُٹھا لیا - کہا درگا ہی لال یہ کیا تیتی پر کر باندھی ہے - ارے میاں شراب مین تو من ریت ملا دی -
کلوار - ریت کیسی اور ہم تھے کہاں کہ جو ریت گھولتے -
جواب - ابھی وہ تم تھے یا نہین تھے چکمے دیکھو - تم نہین تھے تمھارے داماد تو تھے - داماد کا لفظ سُنا تھا کہ درگا ہی لال کلوار آگ ہو گیا ایک تو نقصان تیر ہوا تھا اُسکا کمال رنج تھا - دوسرے اسپات کا غصہ کہ تین چار روپیے اور اوپر سے غرق ہو گئے اور اب ایک آدمی نے آکے گالی دی کہ لالہ کا داماد ایک لچنی کو بتایا - آگ ہی تو ہو گیا کہا یہ بس رہنے دو ول جاؤ داماد تیرا ہوگا وہ آدمی بھی بگڑا - اگر کلوار کے ایک عزیز نے اوس سے کہا بھئی بگڑنے کی تو بات ہی ہے گالی دیتے ہو - اور کہتے ہو بگڑو نہین انکی ایک لڑکی ہے وہ ابھی ذرا سی - کوئی تین برس کی اور تم داماد بنائے دیتے ہو - تُما مانین کہ نہ مانین - اُسنے کہا بھئی ہمکو کیا معلوم تھا - اوسنے کہا لالہ کے داماد ہین ہم وہی ہےنے کہا لتنے نہین ایک اور آدمی دوڑا آیا یہ بہت ہی جھلایا ہوا - آتے ہی غل مچا گے کہا واہ لالہ واہ آج تو اچھی دار دیچ ہے ہمارے بالوا اور ریت ہی بھری ہوئی ہو ہمارے دام پھیر دو وہ جو تمھارے بہنوئی بیٹھے تھے انھون نے پانچ آنے بوتل لگادی تھی مگر کس

کام کی - کلوار بھنوتی کا نوٹا سُن کر پھر آگ
بھبوکا ہوگیا - کچھ کہنے ہی کو تھا کہ ایک اور آدمی
نے آکے ڈانٹا بھئی واہ رے لالہ درگاہی لال
ابتک تم وہیں اور قلابے اور تیندا ور کبر
کی بیٹھے تھے - مگر [illegible] معلوم ہوتا ہے بالو
کی بھی [illegible] ریت
بھری ہے - ہم تو پہلے اونکو دیکھ کے کھٹکے تھے
مگر اُنہوں نے خود ہی کہا کہ لالہ درگاہی لال
کے قبیلے کے ہم میاں ہیں لالہ ہمکو میٹھا
سمجھیں درگاہی لال جھلا کے دوکان سے
بھاگ گئے -

چوتھا دورہ

ہمشتو کا وار

حویلی میں سے کے پاجی بچھڑے
کی اینٹیں تھے کڑیوں کی کڑے

لالہ جوتی پرشاد صاحب کو اعتدال سے
دلی نفرت تھی یا کوئی کہ اس پار یا اُس پار
اگر پینے پر آئے تو دن رات تین پہر گھڑی
چور رہے ہر دم مصروف بجز شراب کے اور
کوئی شغل ہی نہیں - کھانا پینا اوڑھنا بچھونا
سب شراب - اور اگر ترک کر دی تو ایک قطرہ
بھی حرام - اگر ڈاکٹر نسخے میں تجویز کرے تو بھی نہ
پئیں ان دو صورتوں سے کسی حال میں خالی
نہیں رہتے تھے یا تو اوسکے نام سے اسقدر نفرت
کہ زہر سے بدتر سمجھتے تھے یا اسکے اسقدر
دلدادہ کہ بے پیے ذرا چین نہیں -
اب اس سے کلی نفرت ہوگئی تھی درگاہی
لال کی دوکان کی بے صفائی بلکہ گلیان اور بوتل
والے کی چاروں ناقدریوں پر تم ڈھانے
کا حال کسکو نہیں معلوم ہاں البتہ کسی کو
نہیں معلوم کہ گھر میں جا کے بوتلوں اور
قارورے کی شیشی تک کو نہ چھوڑا - کسی کو
معلوم نہیں تھا - شراب اور شرابی اور
شراب کے بیچنے اور خریدنے والے
اور شراب کے ظرف سب کے دشمن ایک
دن اُنہوں نے یہ ایکچ کی کہ ایک
کلوار کی دکان پر گئے جسکی دکان اسکے
مکان سے ملی ہوئی تھی - اُس کلوار نے
مکان سے کوئی چار سو قدم کے فاصلے
پر ایک نئی حویلی بنوائی تھی - دس روپیہ
مہینہ کرایہ کی - لالہ جوتی پرشاد صاحب
اوسکے پاس گئے -

جوتی (ج) لالہ تمہارا اپنا مکان
خالی ہے -

کلوار (ک) جی ہان خالی ہے -

ج - کیا کرایہ ہے -

ک - ہے تو بارہ روپیہ مگر آپ سے
دس لیں گے -

ج - بارہ روپے دیکر الو اور کنجی
ہمکو دو -

ک - ہجور دس نہین آپہی ہوینگے نا

ج - نہین بارہ دینگے جسمین ایسا نہو کہ کوئی اور گاہک بارہ کا دینے والا آئے اور تم ہمکو نکالدو۔

ک - جی نہین ایسی بات ہو آپ چاہے روپیے بھی لیتے جائین۔

ج - ہم کھرا معاملہ رکھتے ہین اپنا آدمی ساتھ کردو۔

ک - بہت اچھا۔

جوتی پرشاد صاحب لالہ کلوار کے آدمی کو لیکر چلے۔

آدمی - ہجور کا مکان کہان ہے۔

ج - ملتان پنجاب مین -

آدمی - ہجور بڑا کھرا سودا کرتے ہین پیشگی بارہ دیدیے ٹھیک ہے -

ج - بھئی مین انتیسوین دن تنخواہ دیتا ہون اور چھ چھ مہینے کا کرایہ پیشگی -

اور اناج گھی اور لکڑی ایک سال بھر کے لیے بھر رکھتا ہون - اور کپڑا بمبئی سے منگواتا ہون - نقدہ حرمتہ بزقصاب کو مہینے بھر کے گوشت کے دام پہلے ہی دیدیتا ہون -

آدمی - لالہ نے بھی بہت آو بھاو کیا -

ج - یہی مکان ہے نا -

آدمی جی ہان (قفل کھول کے) مکان کیا ہے کہ دلکشا ہے -

ج - اجی ہم اسکو دلکشا بنادینگے

آدمی - پھر جہان ہجور رہین وہان دلکشا کیون نہ بنجائے -

ج - جوڑیان بھی اچھی لگائی ہین شہتیر اور تختے سب ساکھو کے ہین اور بہت مضبوط مکان بنا ہے۔

آدمی - سرکار چونے کی جڑائی ہو سیسا پلایا ہے -

ج - ہمارا اس مکان سے جی خوش ہوا اور لالہ کا ہم سے کہ ایسا کھرا کرایہ دار ملا -

ا - پھر ہین بھی تو آپ ایسے ہی -

یہ کہکر آدمی نے سلام کیا اور رخصت ہوا اور کوئی بیس دن کے بعد لالہ جوتی پرشاد صاحب پھر کلوار کی دکان پر گئے اور صاحب سلامت پیچھے بارہ روپیے پہلے دکان پر رکھدیئے -

ک - بندگی سرکار - پیسے مجھے اور سے اسے

ج - جی ہان لالہ -

ک - یہ بارہ روپیے کیسے -

ج - کرایہ مکان -

ک - ابھی تو اکادسی اکادسی پندرہ دن ہوئے تیرس چودس ماوس اور آج پروا ہے بیس ہی دن تو ہوئے -

ج - ہان - مگر مین آج کلکتہ جاتا ہون ایک مہینے مین آ ونگا۔

ک - پھر جلدی کون سی تھی -
[illegible] آتے تو دیدیتے -

ج - ہمکو دو تین [illegible] کا بلسنتی کرایہ دیدینا منظور ہی - یہ منظور نہین ہے کہ تمھارا آدمی تقاضے کو آئے -

ک - کیا مجال ہی یہ بھی کوئی بات ہی بھلا -

ج - نہین - یہی نہین بلکہ کیساہی کام ہوا آدمی کو نہ بھیجیگا - لوگ سمجھین گے ضرور تقاضے کو آیا ہی -

ک - بھلا جو کسی بات کو بھیجنا پڑا کوئی بات ایسی ہی ہوئی -

ج - تو خط لکھہ بھیجا بس -

ک - بہت اچھا - آپکی کیا کہا خاطر کرون

ج - بس اب مین رخصت -

ک - ہجور رئیس کہان کے ہین -

ج - ملتان کے -

ک - یہان کہین آپ نوکر ہین ہجور -

ج - نہین مین نے یہان صدر بازار مین مرغی انڈون کا ٹھیکہ لیا ہی -

ک - ہان تمہین تو بڑی پھایدا ہوگی ہجور کا نام کیا ہے -

ج - ہمارا نام چلبلی سنگھ - ہم ٹھاکر ہین -

ک - ہجور کلکتہ سے چٹھی بھیجین گے ؟

ج - ہان بھیجین گے - اور جو سوغات کہوگے وہ لیتے آئینگے - اب رخصت -

ک - (تھوڑی دور جا کے)
اچھا سرکار بندگی -

لالہ جوتی پرشاد صاحب سا کو بٹھا کے رخصت ہوئے اور بکوارا اور اُسکا آدمی دونون خوش کہ اچھا کرایہ دار ملا ہی پیشگی کرایہ دے گیا - اور ابھی مہینا ختم بھی ہونے نہین آیا کہ بارہ روپے موجود - انکی بڑی تعریف کہین کہ واہ کیا آدمی ہی لاکھون مین ایک -

لالہ جوتی پرشاد جو گھر گئے تو چچا نے کہا کیا تمنے کوئی مکان کرایہ پر لیا ہی ہمنے خبر پائی ہے کہ مکان لیا ہے یہ کیسا مکان ہے اور اسکی کیا ضرورت تھی - انھون نے کہا جی مین نے مکان نہین لیا ہے - مکان ایک دوست نے لیا ہی مین نے دلوا دیا ہے - اچھا مکان ہی - چچا نے کہا ہان وہی مین سوچتا تھا کہ بھتیجے یہ مکان کیا ہوگا - اتنے مین جوتی پرشاد کے ایک پی دوست نے انکے چچا سے انکے سامنے کہا قبلہ اب یہ صحیح المزاج ہین مگر کوئی اعتبار نہین - جہان ایک دفعہ آدمی بگڑی ہوا بس اوسکا تمام عمر اعتبار نہ کرنا چاہیے

ایک جراح سلطانی سڑی ہوگیا۔
اطبائے شاہی کے علاج سے پانچ چھ
مہینے مین فائدہ ہوا۔
ایک روز بادشاہ کو فصد کھلوانے کی ضرورت
ہوئی طبیبون سے پوچھا کہ اگر فلان جراح
سے جو دیوانہ ہوگیا تھا فصد کھلواؤن تو
کوئی ہرج تو نہین ہے۔
اطبا نے کہا ہرگز فصد نہ لیجیے گا پاگل کا کوئی
اعتبار نہین۔ ہر دم احتمال جنون ہے بادشاہ
نے اوس جراح کو بلوایا اور کہا ہم فصد کھلوانا
چاہتے ہین اوسنے کہا بہتر خانہ زاد حاضر ہے
پوچھا اگر خون ذرا دیر تک نہ بند ہو تو کیا کرو
کہا جہان پناہ ایک اور گہرا چرکا لگا دون
بس طبیبون نے باہم اشارہ کیا۔
اور بادشاہ نے مسکرا کر کہا اچھا جب
ضرورت ہوگی تو ہم بلا لینگے۔ جراح سات
بار فرشی سلام کرکے روانہ ہوا بعد بادشاہ
نے ہنسکر کہا خدا نے بہت بچایا۔ اس
سودائی کا واقعی کوئی اعتبار نہین۔
ج۔ آپ کی ایسی کی تیسی۔
ج۔ جی نہین اب فضل الٰہی ہے۔
دوست۔ ہان اب پہلے سے بھی وہ
وحشت نہین برستی ہے۔
ج۔ مجھے کچھ کہنا ہے۔ خوب بات یاد آئی۔
(علیحدہ لیجا کر) بھلا پاگل کے منہ پر کوئی
پاگل کو پاگل کہتا ہے۔
دوست۔ جی مین مذاق مین کہتا تھا جی
ج۔ انکے سامنے تو ایسی بات کرنی ہی نہ چاہیے
دوست۔ اب مزاج بالکل صحیح ہے۔
ج۔ مگر دیوانہ نا ہونے کا بس ہے بات۔
آپ سُنیے کہ ایک روز کلوا کہ اپنے
مکان کی جانب سے گذرا ہوا سوچا اچھا
ذرا اُٹھا کر چلیں بگڑے سے مل لو شاید کلکتہ
سے آگئے ہون۔ ملاقات بھی ہو جائیگی
خیر صلاح بھی دریافت کر لینگے اور شاید
کوئی سوغات لائے ہون تو وہ بھی لیتے
گئے تو دور سے مکان کو بند پایا [illegible]
کلکتہ سے نہین پلٹے۔
مگر تعجب ہوا کہ اتنے میں آدمی [illegible] کا
دروازہ بند اور قفل لگا ہوا دیکھکر [illegible]
معلوم ہوتا ہے کہ آدمی [illegible]
ہے دن کا وقت تو ہے (؟) [illegible]
چلا گیا۔ [illegible] ہوگا۔ [illegible]
کلکتے گئے ہونگے یہ سوچ کر چبوترے کے کونے
پر بیٹھ گئے۔
ک۔ (کلوا) یہ محلہ بہت آباد ہے۔
پ۔ (پٹھا) ہان یہی دو چار [illegible] آباد
ہین ادھر چوک اور نخاس (نخاس)
ادھر یہ دو تین محلے بس۔
ک۔ ابھی تو آبادی بہت ہے۔

پ - تو امین آباد سے بڑھکر کون محلہ ہے۔
ک - صدر میں بھی آبادی اچھی ہے۔
پ - چوک اور امین آباد میں بڑی آبادی ہے۔
ک - ہاں نہیں چوک کے ادھر ادھر ویرانہ ہے۔
یہ ٹھاکر جو اس سامنے والے مکان میں رہتے تھے وہ کیا ابھی کلکتہ سے نہیں لوٹے
پ - ٹھاکر کون - ٹھاکر تو یہاں کوئی نہیں رہتے تھے۔
ک - ہو! تمہارے کہنے سے نہیں رہتے تو
پ - ہاں ہمارے کہنے سے محلے بھر میں پوچھ لو - اس میں تو کوئی لالہ رہتے تھے۔
ک - لالہ! لالہ کون؟ کوئی بنیے تھے کہ کایتھ اب کب سے نہیں رہتے۔
یہ چلے کیوں گئے۔
پ - اور چلے نہ جاتے تو رہتے کہاں۔
ک - یہ کیوں - ارے یہ اتنا بڑا مکان جو ہی پلٹن کی پلٹن اس میں رہ سکتی ہے۔
پ - ارے تو لالہ کا ہے میں پلٹن رہتی وہ تو جب سے آئے مکان اونے پونے ہاتھ بیچ ڈالا اور انھوں نے ایک شخص پار کے رہنے والے کے ہاتھ اینٹیں اور لکڑی اور چوٹیں کھدوا کر بیچ لیں تب سے کھنڈل پڑا ہوا ہے رہتے وہ کاہے میں۔

ک - کیا!!! کھنڈل۔
پ - جی ہاں کھنڈل - ارے چل کر دیکھ نہ لو۔
ک - تم کہتے کس مکان کو ہو جی۔
پ - یہی اس سامنے والے مکان کو جسے تم نے بنوایا ہے۔
ک - ارے یہ تم کہتے کیا ہو بیچا کس پاجی نے۔
پ - بیچا یا نہیں بیچا مگر انھوں نے تو کھود کے کوڑے کر لیے۔
ک - اوگی پالیسی کی تیسی۔
پ - ارے تو جا کے دیکھ لو۔
ک - چلو - کیا جانے کیا بک کہتے ہو۔
اتنے میں پنساری نے کہا (سلام لالہ) انھوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا مکان دیکھنے آئے ہیں۔
پنساری - بنوایا کیا اور بیچا کیا اور اب دیکھنے کیا آئے ہو۔
ک - ارے یارو یہ ماجرا کیا ہے جو ہے وہ یہی کہتا ہے کیا سچ مچ مکان کو اوسنے جڑ سے کھدوا ڈالا۔
آگے بڑھے تو ایک سقہ ملا - کہا لالہ یہ کیا سوجھی کہ مکان جوک کے بیچ باچ ڈالا میاں بہشتا کا اتنا کہنا تھا کہ انھوں نے مکان کی ڈیوڑھی دیکھی باہر سے۔

قفل اودھر اودھر کھنڈل سنسانا
پڑا ہوا نہ شہتیر۔ نہ کڑی۔ نہ تختہ نہ برنگا نہ
جوڑیان نہ اینٹ دیکھکر بہت خوش ہوئے
خالی زمین اور ایک بڑا سا دروازہ اور
اوسمین قفل۔

پٹھوا۔ کیا مکان بیچا تھا یا گرو رکھا تھا۔
اونھون نے تو کھود کھاد کے لکڑی دروازے
اینٹ وینٹ سب کو بیچ ڈالا۔

ک۔ ہمکو تو مار ڈالا کہین کا نہ رکھا۔

پنساری۔ اور اب تک کیا سوتے تھے

ک۔ کون جانتا تھا کہ اتنا بڑا بے ایمان نکلیگا

پٹھوا۔ مار ہی ڈالا تم کو۔

ک۔ ہم جانتے ہین وہ کلکتہ گئے اور آدمیون
کے سپرد کر گئے آدمیون نے بیچ ڈالا اور
بھاگ گئے۔ ہم تو کہین کے نہ رہے اور
تم لوگون نے بھی نہ روکا۔ ہم سے نہ کہا۔

پنساری۔ یہ کیا جانتے تھے۔ ہم تو جانتے
تھے کہ مکان بک گیا۔

ک۔ پاؤن توڑ کے ہی کہا جاؤن۔ نام تو
دکان پر لکھا ہوا ہے اور گھر کا پتا بھی لکھا
ہے اور چھپا فتی مین تو کر بھی تھا۔

پنساری۔ تو پھر اوسکا کام نہین ہے آدمیون
نے پاجی پنا کیا ہوگا۔

ک۔ ہمارا گلا تو کاٹ لیا۔ مگر ہو آدمیون
ہی کا کام۔ کیونکہ وہ ایسا آدمی نہین ہین
کھرا۔ آدمی ہے۔

پٹھوا۔ جہان کا پتا معلوم ہو سب وہان پوچھے

ک۔ صدر جائین گے۔ وہان مرغی انڈون
کی آڑھت ہو بڑے لالہ روپیٹ کے
گھر آئے۔ وہان آدمی سے کہا۔ اوسکو یقین
نہ آیا۔ لڑکے سے لالہ نے کہا لڑکے کو کمال
رنج ہوا۔ تینون ملکر پھر اوس مقام پر واپس
گئے۔ لڑکے نے پڑوسیون سے دریافت
کرنا شروع کیا۔

لڑکا۔ ارے یار گھنشیام تمھاری دکان
سے تو نسخہ وسخہ بندھوانے آتے ہو گے
کچھ جانتے ہو کہ یہ ہمارا گلا کاٹ کے
کہان چلدیا۔

گھنشیام (پنساری) وہ تو یہان رہتے
ہی بہت کم تھے۔ ہم نے تو دو دفعہ دیکھا
تھا۔ بس یہ کارروائی تو کھلے بندون ہوئی

لڑکا۔ اور تم لوگ کیا سمجھتے تھے۔

پ۔ ہم سوچتے تھے کہ تم کو یہ ہوا کیا دوالا
کیون نکال دیا۔

لڑکا۔ اور بھلا کوئی اونکے پاس آتا جاتا تھا

پ۔ ہم نے تو کوئی نہین دیکھا تھا۔

پٹھوا۔ ارے بھائی وہ تو نکلتا ہی کم تھا ہم نے
اچھی طرح صورت کبھی نہین دیکھی تھی مکان
بیچا اینٹین کڑیان بک گئین اور تم نے
کانون کان نہین سنا۔

ا۔ ٹھیکا - صدر جانتے ہین ہم پتا دیتا تو وہان
ہی ملیگا۔
آدمی - ہم سے تو کہتا تھا کہ مین اُس مکان
کو دیکھا بنا دونگا۔
آدمی [illegible] - دیکھتا بھی اُجاڑ ہے اس
کو [illegible] اجاڑ کر یہ آدمی بڑا چلتر باج (باز)
[illegible] - کیا جو پیسا بارہ ویٹینٹ سے نکالے
[illegible] ایسا ہی بنا اور پھر مہینا ہو نہین
پایا کہ چپٹ سے بارہ اور دیے۔
ک - ہمکو بس یہ دیا ہے کے مالالا
لڑکا - کہین کا نہ رکھا۔
اتنے مین ایک کنجڑن نے آ کے کہا کہ وہ
تو زمین کبھی نہیے ڈالتا تھا مگر جتنے اینٹ
اور لکڑی مول لی اتنے جو ادھر ادھر تحقیق
کی تو معلوم ہوا کہ ہر ایک مکان ہی [illegible] پانچ
[illegible] - لوگو نے پوچھا کہان رہتا ہے
کہا یہ تو مجھے نہین معلوم مگر ایک دن [illegible]
سالون مین اسی مکان مین [illegible] رکھے
[illegible] سے میری ہی دوکان سے
[illegible] گیا تھا۔
[illegible] مسلمان ہے۔
[illegible] خدا کا پتا یہان ملا کہ
[illegible] اینٹ لکڑی [illegible] کے خریدا تھا۔ یہان سے
[illegible] کے صدر [illegible] چلے۔ صدر مین پہونچے
تو ایک کلوار کے مکان پر گئے اُس سے

درد دل کا حال کہا اور ساتھ لیا ادھر ادھر
ٹھاکر جلیبی سنگھ کا حال پوچھا کہین پتا نہ لگا
سوال - یہان ٹھاکر جلیبی سنگھ کہان رہتے ہین۔
موچی - کون کہان رہتے ہین۔
سوال - ٹھاکر جلیبی سنگھ۔
موچی - ہمین نہین معلوم کہان رہتے ہین۔
سوال - (دوسرے سے) ٹھاکر جلیبی سنگھ
یہان کوئی رہتے ہین۔
ا - ہمکو نہین معلوم کسی اور سے پوچھو۔
۲ - ہم سے پوچھو ٹھاکر جلیبی سنگھ املی کے
کول مین رہتے ہین۔
یہان سے دونون کلوار پہلے کلوار کا لڑکا اور
آدمی ایک مستری کے پاس گئے (مستری
اس صدر بازار والے کلوار کا دوست تھا)
کلوار - جلیبی سنگھ ٹھاکر کو جانتے ہو۔
یہان کہین پتا نہین ملتا - اور کام ایسا ہی
کر مین کیا بتاؤن۔
مستری (م) - جلیبی سنگھ یہان تو کوئی نہین رہتے
ک - تم سے بڑھ کے یہان کا جاننے والا
کون ہے۔
م - صدر مین تو اس نام کا کوئی نہین ہے
لڑکا - انڈے اور مرغی کا ٹھیکہ لیتے ہین۔
م - اسکا ٹھیکہ تو ایک بابو کے پاس ہے
جو حسین گنج مین رہتے ہین جلیبی سنگھ
یہان کوئی نہین۔

آدمی - اور ملتان کے رہنے والے ہین
م - اجی وہ کہین کے ہون -
یہان کے تو نہین ہین - یہان تو اسکا ٹھیکہ
ایک بنگالی بابو لیتے ہین -
ک - مار لیگیا بھائی لضا حساب کیا لیگا -
مکان کو اچھا دلکشا بنا گیا -
مستری سے کہا مجھ تو ہنسی آتی ہی اور کچھ
رنج ہوتا ہی - اچھا کرایہ دار بسایا مکان
ہی ٹہلا دیا اور بیکیا کان مین تیل ڈال کے
بیٹھے رہے مکان کے کوڑے ہو گئے اور
مالک کو معلوم ہی نہین -
لڑکا - اور رہتے ایک ہی شہر مین ہین -
م - اور رہتے ایک ہی جگہ ہین - مگر تمکو
یہ کیا ہو گیا -
لڑکا - مین تو پرسون کاشی جی سے آیا ہون
اوسکے پہلے ہین گئے کب کا افسوس ہی -
لالہ کو دھوکا دیگیا اور یہ سمجھے کہ جس مکان
کے اُنھون نے دس کے تھے اوسکے وہ
بارہ کا ہیکو دیتا - مگر لالچ مین آکے دو روپے
کے لیے چودھرون کا مال اونھون نے کھو یا -
اور اتنا بھی نہوا کہ کسی دن جاکے دیکھین تو
کہ مکان مین کیا ہوتا ہی اور مکان بک
بھی گیا کھد بھی گیا سب کچھ ہو گیا -
آدمی - ارے لالہ وہ بڑا نٹ کھٹ تھا آتے
ہی دس کے بارہ کر دے اور پہلے ہی سے

دیگیا - اور پھر بیسوین دن آکے بارہ روپیے
رکھ دیے -
م - کہین ڈھونڈھ کے نکالنا چاہیے -
ک - بڑا دھوکا دیا - جو ملین تو مجھا ہی ملکے
چھوڑون بیچ جی کو اور کہتا تھا کہ مکان کو
پرستان بنا دونگا -
م - بھئی ایسی دل لگی تو ہمنے نہین سُنی تھی -
روپیٹ کر یہان سے بھی یہ روانہ ہوے)
اب اور بھی مایوسی ہو گئی - راہ مین دو چار
آدمیون سے ذکر کیا سب نے اُن کو اُلّو بنا
کر بھئی واہ کیا گھوڑے بیچ کے سوئے تھے
کہ دس قدم پر مکان اور کسی کو کانون کان
خبر نہین اور صرف بک ہی نہین گیا بلکہ کھد
کھدا کے اینٹین اور لکڑی اور چوڑیان تک
بک گئین - اب جاکے پولیس مین رپٹ
لکھاؤ کہ تحقیقات ہو -
یہان سے یہ حیران پریشان پولیس مین گئے
وہان سے ایک ہیڈ اور دو جوان تحقیقات
کو بھیجے گئے - اُنھون نے کھنڈل دیکھکر کہا
ممکن نہین کہ کسی کا مکان کھد جائے اور اُسکو
کانون کان خبر نہو - یہ نئی بات ہی - یہ واردات
کبھی نہین ہوئی تھی - ڈیوڑھی کا دروازہ کھولا
تو ایک کاغذ پر جلی قلم سے یہ شعر اور عبارت
خوشخط نستعلیق مین لکھی ہوئی تھی -
لالہ صاحب مزاج کیسے ہی -

اور حویلی وہ ایسی کیسی ہے
اڈا کیوں آپ کا یہ ڈھیلا ہے
سچ کہو کیا مکان پٹیلا ہے
کہیں کتے ہیں اور کہیں لنگور
رہنا اک بنگلہ امکان حضور
نہ ہے سالے کا نام نے دالان
جسطرف دیکھیے کھلا میدان
نہیں میدان اک حوضخانہ ہے
آسمان اسکا شامیانہ ہے
آکشن کر دیا بجا کر ڈھول
بک گئی اینٹ کوڑیوں کے مول
جام کشمیری بیچ کاٹے دور
بیچ لی ایک اک کڑی فی الفور
ہوں جوان عمر میں خریدیں پیر
نہیں باقی ہے نام کو شہتیر
سچ کہو کیا تمہیں پچھاڑا ہے
ہے مکان یا کوئی اکھاڑا ہے
کشتیاں میں سکانتا ہوں نیت
کیسا مارا ہے چار دن چت
جوڑیاں کھڑکیاں کی بیچیں سب
ہے مرے باپ نے ہاتھ کاٹ کر تب
سو نہیں یہ ہو کے دھرتی تیرا باپ
کیا مکان دین بن گئے تھے آپ
ہیں زمانے میں جسقدر گنوار
ہو گئیں اُن سب کے نام سے بیزار

اسکا سب مال ہیں لٹا دونگا
مفلسا بیگ اونھیں بنا دونگا
کہ یہ گیدی پلا کے اک چلو
آدمی کو بنا تے ہیں اُلو
انکی خواری میں ہے خوشی میری
ندا باندھونگا دُم میں ہت تیری
پھونک دونگا میں انکا سب گھر بار
وقت آ رہتا عذاب النار
سنئے وحدت کو میں تو آشنا ہیم
رخ بد نیسانے دون تمی آریم
یہ پڑھ کے پولیس والوں نے قہقہہ لگایا اور محلے والوں نے بھی ہنسنا شروع کیا۔ اور کلوار اور اسکا آدمی بہت جھلایا قہر درویش بر جان درویش۔ ایک شاعر بھی وہاں کھڑے تھے۔ اُنھوں نے برجستہ شعر سنائے۔
جا رہے تھے مکان سے ہم منتہی
راستے میں جماعت اک دیکھی
اور میں تھے کچھ پولیس کے بھی لنگور
سمجھو شاید کوئی واردات ضرور
جا کے دیکھا تو لق و دق میدان
نہ کہیں شہ نشین نے دالان
پوچھا لوگوں سے ماجرا کیا ہے
شراب جانے بیا کیا ہے
بولا ان میں سے اک ظریف فضول
کہ میاں یہ کہانی ہے اٹول

اک بوڑھیا یہان پہ رہتی تھی
اکے ڈکے کی خیر کہتی تھی
ایک دن لوٹ لیگئی یہ مکان
رکھا باقی نہ اینٹ تک کا نشان
ہے حویلی مین خاک اور نہ دھول
ہین مکان کے ہر جگہ پہ ببول
نہین باقی مکان مین کوئی شے
کان مان بیٹیون مین غائب ہی

پولیس کی تحقیقات سے ہین کیا سروکار صرف اتنا لکھنا کافی ہے کہ بادی چور کہین پکڑے جاتے ہین ۔

اے توبہ کر بندے ۔

بیچارے تھانہ اسکی ضبطے مین جان ہے
کاجل کا چور ہاتھ لگے کیا گمان ہی
چوری نرالی طرح کی ہی کیا پتا لگے
مان بیٹیون کے بیچ مین غائب ہی

شہر بھر مین اسی کا چرچا تھا ۔ گھر گھر یہی ذکر تھا یہی شور تھا جو سنتا تھا لوٹ جاتا تھا کہ واہ کیا کھری اسامی لی ۔ بارہ روپیے پہلے ٹھہرائے ۔ بارہ بیس دن کے بعد روپیے اور مکان کا مکان گھو مالیا بعض شوقین خود اس مقام پر گئے ۔ اور گھدے ہوئے مکان اور اشعار کو دیکھکر بہت ہی ہنسے لوٹ لوٹ گئے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے کہ واہ رے استاد واللہ کیا سوجھی ہے ۔ اب کسی کا مکان اکا ہے کو بے دیکھے بھالے کوئی دیگا ۔ کیونکہ شہر مین دگی بیٹ گئی ۔ کلوار نے بڑی کوشش کی کہ ٹھاکر چلبلی سنگھ کہین ملین مگر اونکا پتا کہا ۔ جہان کوئی شخص کسی مالک مکان کے پاس گیا کہ مکان کرایہ پر دیجیے تو چھوٹتے ہی وہ کہتا تھا کہ مکان تو حاضر ہی مگر کہین ٹھاکر چلبلی کے بھائی نہ بن جائیگا جب کبھی کوئی مالک مکان کسی کرایہ دار کو دق کرے ۔ برسات کے دن ہین اور مکان ٹپک رہا ہی یا مرمت شکست وغیرہ نہین کراتا تو کرایہ دار جھٹ کہتا تھا کہ اگر ٹھاکر چلبلی سنگھ کی طرح چپاتہ دیا ہو تو سہی بات تیرے کی بہت سے چلبلیون اور اٹھائی گیرون چورون اچکون کا حال سنا ہوگا مگر لالہ جوتی پرشاد صاحب نے سب کے کان کاٹے ۔ اور دل لگی یہ کہ یہ سب کارروائی اس سبب سے نہین کی تھی کہ روپیے یا بے ایمانی کرین ۔ نہین ۔ مطلب صرف یہی تھا کہ شرابی اور کلوار دونون کی ذلت ہو ۔ اور کلوار ایسے مفلس ہوجائین کہ ٹکا ٹک اسکے لیے مذہب اس شوشے کو ملا خطر ملے کہ خواہ مخواہ پرائے شگون کے لیے اپنی ناک کٹوائی ۔

پانچوان دورہ

عرقاب

کرینگے پیارے بے پیار اپنے
کسی کے باپ کا ڈر نہین ہے
پئینگے مے مسجدون مین جاکے
کسی کی خالہ کا گھر نہین ہے

ایک باغچہ فرح بخش مین ٹھیک دوپہر کے وقت ایک رئیس بیٹھے ہوئے بڑی شوق اور کمال ذوق کے ساتھ شغل مینوشی مین مصروف ہین۔ شیشی کے کوئی گلاس قرینے کے ساتھ چنے ہوئے اور بوتلین تالاب مین تیر رہی تھین۔ اور تھوڑی دور پر کوئی باورچی اہتمام مطبخ سے ہر طرح کباب پکا رہی اور حضور رئیس گردون مدار مزے مزے سے کھا رہے تھے۔ اتنے مین ایک خدمتگار نے عرض کی حضور کیلا سو باجولا اور دو کیلا سو تنگ۔ کیلا سو کھٹ پٹ چر کیلا سو جنگ اور شراب کا شغل تو تنہائی کا شغل نہین ہے جب تک دو چار دوست نہ بیٹھے ہون تب تک لطف اسکا کیا رئیس نے کہا اچھا جاکے فلان فلان دوست کو بلالو۔ یہ نہ کہنا کہ یہان کیا ہورہا ہے صرف اتنا کہنا کہ آپکو ابھی بلایا ہے۔ بڑا ضروری کام ہے ساتھ ہی لاؤ۔ خدمتگار جہان جہان گیا اور جسکا نام لیا کہ انھون نے طلب کیا وہان پہلے شخص والے کو سخت حیرت ہوئی کہ یہ کہان۔
۱۔ ارے وہ تو منقود الخبر ہو گئے تھی۔
۲۔ یہ تمنے کسکا نام لیا۔
۳۔ پوچھو تو کہ کیون بلایا ہے۔
خ۔ (خدمتگار) مجھکو منع کر دیا ہے کہ نہ بتانا کہ کہان ہین اور نہ یہ کہنا کہ کیا کرہے ہین مگر یہ کہدینا کہ بڑا ضروری کام ہے جلد چلیے۔
۱۔ اور کس کس کو بلایا ہے۔
۲۔ بیٹھ جاؤ اور سب حال بتاؤ۔
۳۔ تم بتاتے کیون نہین۔
خ۔ آپ چلکے حضور آپ ہی دیکھ لین تا آپ تینون صاحب چلین مین اور جگہ جاتا ہون مگر جلد جائیے۔
خدمتگار تو روانہ ہوا اور یہ تینون آدمی پالکی گاڑی پر سوار ہوکر چلے۔ وہان پہونچ تو آدمیون سے دریافت کیا کہان ہین۔
جواب۔ جی وہ سامنے تالاب پر ہین۔
سوال۔ وہان حوض پر اس دوپہر یا اور گرمی مین کیا ہو رہا ہے۔
ج۔ سرکار جاکے دیکھ لین۔
س۔ کب سے بیٹھے ہین۔
ج۔ معلوم نہین۔
س۔ دوسرے نوکر سے تم جانتے ہو جی۔
ج۔ حضور کوئی نہین جانتا ہم نوکر نیچ لوگ ہین
س۔ کیا تمکو منع کر دیا ہے کہ نہ بتانا۔
ج۔ کیا معلوم سرکار۔
اسپر ایک دوست نے کہا ارے میان

اس حجت سے کیا فائدہ میاں نہی تو نہر ہے
چلکے دیکھ لو نا سب۔ کے سب چلکے تالاب
کے پاس پہونچے اور دھکے رہ گئے۔

ا۔ ارے! ۔ع این کہ می بینم بہ بیداریست
یا رب یا بخواب۔

۳۔ مارے ہنسی کے لوٹ) مار ڈالا۔

۲۔ متحیر ہوکر۔ اجی حضرت تسلیم۔

ا۔ ارے میان یہ کیا ہو رہا ہے۔

رئیس۔ آپکا نام بھی (اندھوں کی فہرست
مین لکھ لیا۔ بیربل نے ایکدن بادشاہ سے
کہا حضور آپ کے شہر مین سب اندھے ہی
اندھے ہین۔ اور ثبوت اسکا یون دیا کہ ایکدن
عین چوراہے پر بیٹھکر مونجھ کی رسّی بٹنے لگے۔
اب جو آتا ہے وہ پوچھتا ہے راجہ بیربل یہ کیا
ہو رہا ہے بیربل نے اُن سب کو اکبر کے پاس
بھیجا اور کہا جہان پناہ سچ یہ لوگ دیکھ رہے
تھے کہ مین رسّی بٹ رہا ہون اور جو آتا ہے پوچھتا
ہے راجہ بیربل کیا کر رہے ہو اسیطرح آپ لوگ
بھی آنکھون کے اندھے نام مین لکھے گئے ہین۔

ا۔ ارے بار ہم اور شراب۔

۲۔ اور یہ دوپہر یا اور یہ گرمی!!!

۳۔ ارے واہ اُستاد مانتا ہون۔

اتنے مین رئیس نے تین گلاسون مین شراب
اونڈیلی اور برف کا پانی ملاکر گلاس دیے
اور غل مچاکر کہا ؎

بہوش بادہ کہ ایں مرتو نخواہد ماند
چنان تماند چنین نیز ہم نخواہد ماند

بنوش! بنوش! بنوش برادر ؎

ساقی کے مین غرور ڈراتے سے ڈر گیا
جام شراب لا کے بھی ساقی کدھر گیا

پایا موسم تو بہ غنیمت بادہ بنوش بہار
بجوش آمدہ است ؎

بغل مین ہوتی تو بہ دبائے ہوئے
کلیجے سے بوتل لگائے ہوئے

ا۔ لالہ جوتی پرشاد صاحب حضور ہی کا نام ہے۔

ج۔ جناب خاکسار ہی کو کہتے ہین۔

۲۔ ارے بھئی یہ کیا کایا پلٹ ہوئی۔

ج۔ مزاج ہی تو ہے طبیعت ہی تو ہے۔

۳۔ واللہ اگر ہم اپنی آنکھون سے نہ دیکھتے تو کبھی
مردود کو یقین آتا۔ اسے یہ کیا سوجھی
تھی اور اب کیا سوجھی ہے۔

ج۔ بادہ بنوش۔ ان سب باتون کو جانے دو
اسے کباب لاؤ۔ لو جی ادھر جام لو آج ہم
آپ سب صاحبون کو چکھین گے۔

ان دوستون مین سے ایک کی نظر جو تالاب
کی طرف پڑی تو کہا۔ اہو ہو ہو ارے یار ذرا
ادھر تو دیکھو۔ یہ تالاب مین کیا ہو رہا ہے
بھئی تو کئی بوتلین تیر رہی ہین۔ کھلا کر ہنس
پڑے ایک نے کہا بھئی ؎
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی۔

پانچ شش مین رنگا دارکرن آفتاب کی
دو سرا بولا یہ ... کا نام ہے۔
تیسرا کیا آ ... ہے استہ۔
ا ... خوب ...
۲ - واللہ ... مشن ہوئی۔
۳ - جو کہتا ہون ایسی ہی کہتا ہون۔
یہ معلوم ہوتا ہے کہ پیرک لوگ ملاحی جیر رہے
ہین - کوڑی لگا رہے ہین - یہ غوطہ لگایا
وہ ابھرے ہے۔ع - کبھی ابھرے کبھی ڈوبے
- نوکی کشتی -
ج - مین غور کرتا ہون واللہ کہ یہ کیا وحشت
تھی - لاحول ولا قوۃ ! -
یہ دماغ کو بیٹھے بٹھائے کیا ہو گیا تھا -
بوتل والے کی بوتلین توڑ ڈالین -
کلوار کی دکان کی دکان کو غارت کر ڈالا -
تھوڑی بوتلین بیسے توڑ ڈالے اوندھا دیے
اوسکے آدمی کو ہرن والی سزا دوڑا دیا ایک
مکان کی زمین بیچ ڈالین - کڑیان کھدوا کے
مثل لیں ایک جرم تھوڑا ہی کیا ہے
غلطی مین نے دو گناہ کیے ایک چھوڑ کے
بلبل کا دل شکستہ کیا گل کو توڑ کے
ا - یہ ہمنے نہین سنا تھا - کیا کیا - کلوار کی
دکان لٹا دی ؟
ج - ایک دکان لٹانا کیا معنی - ارے
مکان کرایہ پر لیا اور اینٹین کڑیان اور شہتیر اور
چوڑیان سب کے کوڑے کر ڈالے -
ا - واللہ ! سچ کہتے ہو - ؟
ج - قسم خدا کی ... کہتا ہون ...
ب - اور مالک ... مکان سے کیا کہا -
ج - اوس شریر ... کو اب خبر ہوئی ہوگی
آگ ہو گیا ہوگا - سر پیٹ لیا ہوگا -
۲ - جسکا مکان کھدوا کے بیچ لوگے وہ کیا
کہے گا -
۳ - غضب کیا واللہ - آپ قید ہو جائینگے
ایک روز لاحول ولا قوۃ !!!
ا - وہ تمکو جانتا ہے -
ج - ہان جانتا ہے کہ ہمارا نام چلبلی سنگھ
ہے - اور ذات کے ہم ٹھاکر ہین - اور
ملتان مین مکان ہے -
راوی - جس غنڈا لوٹ گیا -
ا - مالک مکان کو ان سب باتون کا یقین
ہو گیا -
۲ - بڑا پاگل ہے بھئی -
۳ - اب آخر اوسکا کچھ حشر معلوم ہوا کہ
تمہاری تحقیقات کر رہا ہے - تلاش کر رہا ہے
جسکے ہاتھ تمنے بیچا وہ کیا کہے گا -
ج - نہ تو وہ ہمارا نام جانتا ہے نہ شکل پہچانتا
ہے کہ ہم جب اوسکی دوکان پر گئے تو سر پر چنبلی
منڈاسا - پانون مین پنجابی جوتہ - ایک چست
گھٹنا اور ہاتھون مین موٹے موٹے کڑے

پوری سمجھ بیٹھے ہیں۔

۱- اچھا خیر پیا۔ جنون کی حرکت تھی۔
۲- اچھا اب تم کچھ دن چپکے رہو۔
۳- پورا فوجداری کا مقدمہ ہے کئی برس کو کھینچے جاؤ۔ کیا غضب کیا۔
ج- بھئی اب قصہ یہ مختصر کرو۔ گذشتہ را صلاۃ اور ہمسے آئیندہ کسی کو شکایت کا کوئی موقع ہے۔ سٹری تو تھے ہی سٹری کی داد نہ فریاد۔ سٹری مار بیٹھے گا۔ ہمنے کچھ ثبات عقل میں تھوڑا ہی ادا کیا۔
۱- اچھا جی جام چلے۔ بھئی یہ کباب بڑے مزیدار ہیں۔
۲- ایسی عمدہ گزک ہو کر باید و شاید۔
۳- او یقین میں۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ وہ گوالا کون تھا جسکی دکان آپنے غارت کی۔
ج- اسکا حال بھی کہیں گے۔ پہلے یہ تو سنیئے کہ ہم نے اس سے کہا کہ ہم کون ہیں ہم صدر بازار کے ٹھیکہ دار ہیں۔ مرغی اور انڈوں کا ٹھیکہ کر۔
اسپر بڑا فرمائشی قہقہہ پڑا کہ اتنے میں وہ دوست بھی آئے جنکو خبر دینے کو بلانے گیا تھا۔ ایک وکیل۔ دوسرے ڈاکٹر دیکھتے ہیں تو لالہ جی کی پرشاد جو استغفار پڑھتے تائب اور پرہیزگار اور دو ہفتے سے شراب ہوگئے تھے وہ خوش ہو بیٹھے پی رہے ہیں ڈاکٹر نے کہا۔

پہچیتے ہو یہ توبہ کرتے

اچھے ہم ہیں اچھی توبہ
وکیل نے ہنسکر کہا مزاج شریف۔
کسی نے کہا ہے۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے پیر مغان نے اسکو یوں بدل دیا۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ نمودی باز آ

آخر یہ کایا پلٹ کیسی ہوگئی یار۔
ج- یہ ہمکو ڈاکٹر صاحب سے دریافت کرنا چاہیے۔
ڈاکٹر- جب آپ کے دماغ کا امتحان لیا جائے تو معلوم ہو۔
ج- مگر آپ لوگوں نے بڑی دیر کی۔
وکیل- ہمارے پاس ایک گوالا آگیا۔ روتا تھا بیچارہ۔ اوسکو کوئی ذات شریف دھمکیا دیگئے اور گھر اجاڑ دیا ہے۔ واللہ کہ باید و شاید۔ واہ کیا ہمارے شہر بھی عجب مقام ہے ارے میاں کرایہ کے کان

کیا مکان کو کھدوا کے لکڑی اینٹ سب
چیل ڈپالی۔ اور اب پتا نہین ۔
۱۔ کون شخص تھا بھئی۔
۲۔ سرج کی جانب خفیہ اشارہ کرکے)
ابھی کوئی ہوگا۔ بوڑا کہ جام تو لو سمجھا جائیگا
جو جیسا کریگا وہ ویسا پائے گا۔ مکان ملین
بیلا پٹ لیا۔ انسان کی طبیعت کا بھی کوئی
ٹھکانا نہین کبھی کچھ کبھی کچھ مگر لالہ جوتی پرشاد
صاحب کی طبیعت درجہ اعتدال سے تجاوز
کرگئی۔ انکی طبیعت نے گرگٹ کو بھی مات کیا
دھوپ چھاؤن کی بھی کوئی حقیقت نہین تھی
گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے زمانے کی
طرح رنگ بدلنے والے ایسے ہوتے ہین ؎

ہم بھی کشتہ تری نیرنگی کے ہین یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

یا تو شراب کے نام سے نفرت تھی بوتل کی صورت
کے دشمن۔ یہانتک کہ قاروری کی شیشی تک
توڑ ڈالی کلواری خانہ مین جا کے داد مچائی
اور اب یہ کیفیت ہے کہ رندان بدمست جمع
ہین اور دل لگی ہورہی ہے۔ چوہل ہورہی ہے
اور دور چل رہا ہے۔ مذاق ہو ہی رہا تھا کہ ایک
دوست نے کہا (بھائی صاحب)

گل بے رخ یار خوش نباشد
بے بادہ بہار خوش نباشد

دوسرا بولا ہمارا بھی صاد ہے ؎

کردہ ام توبہ بدست صنم بادہ فروش
کہ دگر مے نہ خورم بے رخ بزم آرائے

تیسرے نے کہا ہم بھی رز روشن کو سکنڈ کرتے
ہین۔ لالہ جوتی پرشاد نے فوراً لالہ رخ نام ایک
عورت کو جو جوان اور خوبرو اور خوش گلو تھی
بلوایا احباب نے پوچھا یار یہ پیتی ہے انھون نے
کہا ہان خوب پیتی ہے ایک بولا۔
ارے اسکے لطف صحبت کجا) دوسرے نے
کہا (واہ وہ معشوق کیا جو اوسکا شغل نہ کرے
تو گنگی صحبت کس کام کی) احباب صادق
اور دوستان موافق اور بذلہ سنج مرنجان مرنج
یاران بادہ خوار اور جام و صراحی اور گزک
اور نغمہ خوش لب حوض اور معشوق طرحدار
اور باغ پر بہار کل سامان طرب مہیا تھا
ایک دوست نے حالت نشہ مین یون
اُپج کی لی ؎

کیا ہی سمان ہے جانفزا
رند ہین جمع جا بجا
باغ ہے ایک دلکشا
صوت ہزار دلربا
بزم مین ہے عجیب رنگ
بجتی کہین ہے جلترنگ
گاتی ہے کوئی شوخ و شنگ
تن تننا تننا تنا
بن کے چلی کوئی دولھن

تن کے چلا کوئی سجن
ہے کوئی نل کوئی دمن
بلبل و گل ہین ایک جا
ساقی حور وش کہین
مردم بادہ کش کہین
نعرۂ العطش کہین
کرتے ہین رند برملا
موسم نائے و نوش ہے
وقت وداع ہوش ہے
سب کو جنون کا جوش ہے
دور پہ دور ہے چلا
عہد ہے اب شراب کا
دور ہے آفتاب کا
جوش ہے کیا شباب کا
رند بنے ہین پارسا
مفتی شہر مست ہے
قاضی بھی مے پرست ہے
شیخ سبو بدست ہے
کہتا ہے (بادہ خور) پیا
مرد ہین مست اور غنی
عورتین سب بنی ٹھنی
کوئی ابنا کوئی بنی
رنگ شراب ہے جما
ساقی لالہ فام ہے
لالہ رخ اوسکا نام ہے
تھمین سب کے جام ہم
اوسپہ گزک کا ہے مزا
نشہ مُل کا زور ہے
شام کو سمجھے بھور ہے
بزم مین غل ہے شور ہے
باغ مین حشر ہے بپا
حوض ہے رشک رود نیل
روکش نہر سلسبیل
جملہ مرض کا ہے مزیل
آب حیات کا چچا
۱- بھئی ہجو گوئی مین تم سبھ سے بڑھ گئے -
۲- کیا داد دی ہے ماشاءاللہ -
۴- پاگل ہین ج - واللہ ہمکو یہ طرز بہت پسند ہے مرغوب طبع -
۳- مذاق تو یہی مگر عمدہ مذاق ہے کھوٹا مذاق نہین ہے -
تن کے چلی کوئی دوبھن
تن کے چلا کوئی سجن
ہے کوئی نل کری دمن
بلبل و گل ہین ایک جا
۱- اسمین کیا لطف ہے
۲- آپ کی ایسی کی تیسی -
۳- بھئی واللہ خوب کہا ہے -
مفتی شہر مست ہے

قاضی بھی مے پرست ہے
شیخ سبو بدست ہے
کہتا ہے بادہ خوار بیا)
۲- دل لگی سے کوئی پارٹ اگر نکال دیئے جائیں اور اُنکی جگہ بہتیں الفاظ ڈالدیئے جائیں۔ تو پھر دیکھیے کہ کیسی پھڑکتی ہوئی غزل جوتی کی ہو جاتی ہے۔
۱- ابے جا پھڑکتی ہوئی غزل تو نے سنی بھی نہیں ہے۔
کس سے اس شیخ نے کی رات کو ہاتھا پائی
نورتن آج جو ڈھلکا ہے ترے بازو پر
۲- خدا کی مار۔
۳- لاحول ولا قوۃ۔
۴- پہلے مصرع میں تو (اُس شیخ) ہے اور دوسرے میں ترے بازو پر بھی شاعری ہے۔
جوتی- مہمل شعر ہے۔ بھونڈا مذاق ہو
۳- بھونڈا سا بھونڈا۔
اتنے میں ایک صاحب جو زینے پر بیٹھے تھے حوض میں لڑھک گئے۔
جل جلالہ- ایک غوطہ کھایا- مبارک دوسرا کھایا- مبارکباشد- بارے دو غوطے کھا کر اُبھرے- خود بھی ہنسے اور حاضرین بھی قہقہہ لگایا جتنے آدمی بیٹھے تھے مارے ہنسی کے لوٹنے لگے اور لالہ رخ نے تالیاں بجا کر خوب زور سے قہقہہ لگایا اور وہ بہت ہی جھینپے- ایک نے کہا بھئی خوب بات کہ بسل جیسو- دوسرا بولا۔
کشتی ہی بعز بسر کی دو غیرہ اقتادہ است
ذکر بہ بکہ بیسک عدلے از آرجبہ یار بن
تیسرے نے کہا معلوم ہوتا ہے حوض کے بیراکوؤں سے مقابلہ کرنے گئے تھے۔
ذرا ڈاکٹر کو دکھا تو لو- ہڈی پسلی تو بچ گئی یا مرمت شکست و ریخت کی ضرورت ہے ہاتھ شکستہ ہوا اور پاؤں تیمور لنگ اور ٹانگ سے لنگڑے ہیں گھوڑے کا زین-
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ لالہ جوتی پرشاد صاحب بہادر کے چچا جان نمودار ہوئے اب فرمائیے ان لوگوں کے سیدھے دراتے ہوئے گھس گئے دیکھتے کیا ہیں کہ حوض پر جشن ہو رہا ہے شراب کی بوتلیں بھی پھر رہی ہیں اور لوگ بھی دھت اور ضین بیٹھے ہوئے ہیں اور شعر و شاعری بھی ہو رہی ہے اور ایک چمکو بھی بنی ٹھنی بیٹھی ہے- ان کو دیکھکر لالہ رخ بھاگنے لگی مگر چچا جان نے کہا اے کیوں- یہ بھاگتی کیوں ہیں- بلا لو ڈاکٹر صاحب نے کہا قبلہ و کعبہ یہ گانے کے لیے بلوائی گئی ہیں-
چ- کیا مضائقہ ہے- جوتی پرشاد مزاج کیسا ہے۔

ج - قبلہ و کعبہ - ایک جام حضور میرے
ہاتھ سے پی لیجیے -
چ - اا نو [illegible] - بڑی خوشی سے -
ج - بسم اللہ -
چ - پی کر - اب یہ کہیے ڈاکٹر صاحب
انکا مزاج کیسا ہے -
ڈاکٹر - یقین تو ہے مزاج رو براہ ہے -
۱ - اب قفل اگلی ہی حساب -
۲ - اب اطمینان رکھیے -
۳ - مین حضور کو مبارکباد دیتا ہون -
چ - ہے تو ایسی ہی بات -
ج - گھر مین اطلاع کر دیجے کہ اب
دماغ صحیح ہوگیا -
چ - شکر ہے خدا کا -
ایک صاحب جو حوض مین غوطے کھا چکے
تھے اُسکے بعد کمرے مین جا کے لیٹے تھے
اب چونک پڑے اور ایک بہکی ہانک
لگائی - اغر غراغر - فرفرا فر - ٹائین ٹائین
غرفش - ٹلے نویسی بھی کیسے نویسی)
جوتی پرشاد کے چچا نے ہنسکر کہا -
(جنگباز خان ہین) جنگباز خان انکی اصطلاح
مین شراب کو کہتے تھے - بلکہ شراب کی
اُس حالت کو جسمین انسان اپنے آپے
مین نہین رہتا ہے اور بے کیف ہو جاتا ہے
یہ بہکی ہانک جو اُنھون نے لگائی تو چچا
سمجھ گئے کہ جنگباز خانی حالت ہے -
وہ [illegible] گوارا نہ کر کے باہر آئے اور
لالہ رخ کو دیکھکر کہا دیہان جان -
ایک بھی ہکو دے ڈالو بس ایک بھی زیادہ
چوما چاٹی نہین) اُسپر وکیل صاحب نے
اٹھ کر کان مین کہا ارے بھائی یہ کیا
اندھیر کرتے ہو -
جوتی پرشاد کے چچا آئے ہین -
جواب - جوتی پرشاد کی ایسی کی تیسی -
ارے میان اُنکے چچا آئے ہین -
جواب - چچا کی بھی ایسی کی تیسی -
ہائین کیا جنون ہوگیا ہے - جواب
جنون اور چچا دونون کی -
(منہ ہاتھون سے بند کرکے) ارے چپ
چچا نے کہا کہنے دیجیے اسوقت انکی معاف ہے
اندھے کی داد نہ فریاد - اندھا ماریگا اپنے
اُنھون نے فرمایا فریاد کی بھی ایسی کی تیسی
اندھے کی بھی ایسی تیسی -
ندارم غیر از تو فریاد رس
توئی عاصیان را خطا بخش و خطا پوش بس
۱ - واہ اچھی اصلاح دی -
۲ - سعدی کی روح وجد کر گئی ہوگی -
۳ - اسوقت [illegible] پڑھنا -
۴ - [illegible] ایس بس
چچا نے جو یہ کیفیت دیکھی تو سمجھے کہ لڑکو نکی

اتنے مین لالہ رخ کوٹھے اندر گئی اور ادھر
اُدھر سے ڈھونڈھ کر برانڈی کی بوتل
لے ہی آئی۔

۱۔ ارے یار مار ڈالا۔ اب سب ڈوبے
۲۔ ڈوبے تو ہین ہی یہ کہو کہ اب پتا بھی
نہ لگیگا۔ اب تک تو تیر سہارے سے
اُبھر بھی سکتے تھے۔ مگر اب ایسے ڈوبینگے
کہ غرقاب بلکہ گرداب۔

ج۔ ہان سامان تو ایسے ہی نظر آتے ہین
یہ پا کہان سے گئین۔

لالہ رخ۔ ہم تو پاتال کی خبر لانیوالے ہین
ج۔ مگر تمھاری تھاہ کسی نے نہ پائی۔

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

۴۔ سیان بھئے کتوال۔ ارے ہان۔
۱۔ انکو ڈر کیا نہین یہ کتوالی ہی جانینگے
اس فقرے پر سب نے قہقہہ لگایا مگر وہ
گایا ہی کئے۔ سیان بھئے کتوال اب ڈر کاہیکا
لالہ رخ نے سب سے پہلے انھین کو جام دیا،
بعد ازان خود لیا۔ اور یون ہی یکے بعد دیگرے
دور چلنے لگا اور جن جن کو بہت تیز نہین ہوئی
تھی اُنھون نے کھانا بھی کھا لیا جو کسیقدر چور
تھے انھون نے کچھ یون ہی سا دو چار
لقمے۔ اور جو لوگ سیان بھئے کتوال انکی طرح
فلک ہفتم کی سیر کر رہے تھے

اُنکے ہان رمضان شریف نے ڈیرے
ڈال دیے۔ ماہ صیام کے مہمان (سیان)
تو لوٹ گئے انکا پیٹ مین بہت درد نکلنے
اور جھگڑے پر لادے نہین گئے۔ ریل پر
گئے۔ اسپیشل ٹرین پر مارا مار ان کے
بعد دوسرے صاحب بھی روانہ ہا شد
مگر یہ کھیار نے کے شوق سے گئے۔ انکی
تیزی اور فراٹے کے ساتھ نہین گئے
دو بجے تک نشست رہی اسکے بعد دو کے
سوا کسی کو نشست برخاست کی طاقت
نہ رہی۔ ع ہے کہان سو ہر اک شے کی
حد ہے آخرکار جن دو کے ہواس
باقی تھے انمین ایک لالہ رخ اور ایک
ڈاکٹر نور خان۔

لالہ رخ (ل) آج بڑی پلائی ہے۔
ڈ۔ مگر تم بھی کتنی چنچل ہو۔
ل چنچل سہی چنچل یہ بھولی بالان کہتی ہین لالہ رخ
کیا جانے تو مان کے پیٹ مین نو مہینے تک
کیونکر رہی۔ بولی یون نہ کہتی کہ مین کہا شوخی
تو میری گھٹی مین پڑی ہے سہ

معمور ہون شوخی سے شرارت سے بھری ہون
دھانی میری پوشاک ہے مین سبز پری ہون

ڈ بسب کہتے ہین مگر پری چنچل چھوکری ہے۔
ل چھوکری! چہ خوش۔ آپ جیسے چھون
کو چھوکرا بنا کے چھوڑ دون۔

ج - ہان ہان۔ آگ کا جلا آگ ہی سے اچھا ہوتا ہے۔

جواب - اور سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہو۔

ڈ۔ نہین اسوقت تھوڑی سی ضرور لینی چاہیے -

ل - تو ڈاکٹر نے بھی کہدیا اب کیا ہے۔

جواب - اچھا لاؤ کچھ کہین پی کو لیٔ ہی سہی پی کر، خدا کی قسم آنکھین کھل گئین آب حیات ہے - یہ کہان سے آئی بھلی یہ تو نئی چیز ہے واللہ کیا ذائقہ ہے۔

چ - اب اورون کو بھی زندہ کرو۔

ل - پہلے ڈاکٹر کو تو دو۔

ڈاکٹر نے بغیر پانی ملائے پی اور بڑی تعریف کی کہا راح روح اسی کا نام ہے اول تو خوشبودار دوسرے خوش ذائقہ تیسرے فائدہ بخش ضرور ہوگی آلکوہل اسمین کم ہو اور جو تھے وہ صاف کیا ہوا بہت ہی صاف کیا ہوا - اب اسکے مقابل مین تو برانڈی کی کوئی حقیقت ہے آپ کی ہوشیکی کی - بھلی ایک جام پانی ملاکے بھی دو - ایک جام پانی ملاکے بھی دیا - اور ڈاکٹر نے بڑی تعریف کی اور لالہ رخ نے بھی تائید کی کہ مین تو صورت کے دیکھتے ہی خوش ہو گئی تھی - اسکے بعد سب ایک سرے سے جگانے لگ گئے اور وہی شراب اڑنے لگی - امروز بھی راتدن یہی شغل رہا برابر مے نوشی اور اسکے سوا اور کوئی شغل نہیں اور وہی اسی دن کی حالت کہ کسی نے کھانا کھایا اور کسی نے غرا کیا اور کوئی کسی رنگ اور کوئی کسی ترنگ مین مست با - امروز یہ طرفہ البتہ ہوا کہ ایک لالہ رخ کے علاوہ دو اور آگئین - ایک گوری ساقن اور دوسری جلالی دیہاتن - وہی ہوئی - دہی چہل پہل تیسرے دن صلاح ہو لی اگر شہر مین پورا پورا لطف صحبت نہین کہین دیہات مین ان سب کو لیکر چلنا چاہیے تاکہ بالکل آزادی ہو -

کیسے رابطے کا رے تنہا خند -

سب نے اسپر صاد کر دیا -

ڈاکٹر اور وکیل تو شریک نہوسکے انکو اپنا اپنا کام تھا اور سب احباب مع تینون رنڈیان شوخ و شنگ کے ایک باغ مین گئے جو شہر سے کوئی تین کوس پر تھا وہان جیوسنے بڑے میان ہشو ایک جھولے پر لالہ رخ کو لیے جھول رہے ہین - کوئی دوست جلالی کے سے بینگ بڑھا رہو ہین کوئی گوری ساقن کو دم دے رہا ہی راہ پر لا رہا ہے کھانے پینے کی افراط میوے ہر قسم کے موجود تمام دنیا کی راحت اور سامان

عیش ہمیتا۔ پیا ہے نہ نیچے نہ چین۔ چاہے
گائین بجائین ڈھول بجائین۔ خوب دھما
چوکڑی مچی۔ میان ہشو دو دن تک بیہوش
کسی وقت ہوش آنے ہی نہین دیتے ہین۔
سر گھومتا ہوں پلا دے سے مے بیہوش ہے مجھے
سا قیا دوڑ کر پھر آنے لگا ہوش مجھے
ع۔ مجھکو اپنے سر و پا کی ہی خبر کچھ بھی نہین
سب سے زیادہ بے کیف ہشو تھے
یہان تک کہ دل دھڑکنے لگا اور مارے
پیاس کے دم نکلنے لگا۔ ہونٹھ ہر دم
خشک۔ پانی کی صراحیون پر صراحیان
خالی کر دین مگر ہونٹھ اور حلق تر ہونے
اور ہون کہان سے۔ دن رات بوتل منھ
سے لگی ہوئی۔ کوئی دم اس سے خالی ہی نہین
ہشو۔ ارے یار کوئی تو ہو کہ ایسی شے پلائی
کہ ذرا حلق تر ہو۔ ہونٹھ کانٹا ہو گئے۔

۱۔ برف برابر پلاتے جائی۔

۲۔ اب تم سونے کا دھیان کرو۔

۳۔ سبحان اللہ کتوال اب ڈور کا ہیکا لائی
سبحان اللہ! انکی تو جان پہ بنی ہوئی ہے
اور ایک صاحب صلاح دیتے ہین کہ
سونے کا دھیان کرو۔ کیا اچھا وقت
آرام کا نکالا ہے کہ وہ دوسرے صاحب
فرماتے ہین کہ سبحان بجے کتوال اب ڈور
کا ہیکا۔ کیا خوب موقع گانے کا ملا ہے
اُنکے لب کانٹا ہو گئے۔
حلق سوکھا جاتا ہے اور آپ کو گلے بازی
کی سوجھی ہے اور وہ صاحب صلاح دیتے
ہین کہ ذرا سو رہو۔
لالہ جوتی پرشاد صاحب کا برا حال تھا
خدمتگار انکی اجازت کے بغیر گاڑی پر سوار
ہو کر شہر سے ڈاکٹر کو بلا لایا ڈاکٹر نے آکے
دیکھا تو بُرا حال تھا۔

ڈاکٹر۔ کیا حال ہے۔

ہشو۔ آہستہ سے بہت بُرا حال ہے۔

ڈاکٹر۔ کثرت ہوگئی ہوگی۔ یہ بڑا عیب ہے
اعتدال عجب شے ہے۔

ہشو۔ جان پر بنی ہوئی ہے۔ اُف۔

ڈ۔ (ماتھے پر ہاتھ رکھکر۔ گرم ہے نبض
دیکھکر۔ تیز بخار ہے۔ زبان دیکھوں)
اچھا بالفعل کیوڑہ کا شربت بنواؤ مصری
چینی اور کیوڑے اور برف کے ساتھ پی لو
دیکھو ابھی تسکین ہوئی جاتی ہے اس چیز
کے پینے کیوڑہ اکسیر ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے حکم کے مطابق خدمتگار
شربت تیار کرنے چلا تو کئی آدمیوں نے
اُسکو بُلایا اور ڈانٹا کیونکہ سب کے سب
اُگولی کھائے ہوئے تھے اور سب کو دوا کی
ضرورت تھی دو دن تک شراب
اُڑتی رہی۔

۱۔ ارے بھئی ادھر آنا۔ کیوڑہ کا شربت
ذرا زیادہ لانا۔
۲۔ ہم بھی پینگے۔
۳۔ اور پیے گا کون نہیں۔
خ (خدمتگار) میں ایک گھڑا بھر کے لاتا
ہوں سب صاحب پئیں۔
ڈاکٹر۔ ہاں اس سے کم میں کچھ بھی نہ ہوگا
سب کے سب کلیجے پھونک کے آئے ہیں۔
ہشو۔ موت کا سامنا ہے۔
یہ کہکر ہشو اٹھے ہوتے کہ چکر آ گیا اور گر کے
تو بیہوش ہو گئے۔ دو چار منٹ میں جب
غشی کی حالت رفع ہو گئی تو آنکھ کھولی
اور پانی مانگا۔ ڈاکٹر نے کہا اب کیوڑہ کا
شربت ہی پیجئے۔ برف اور کیوڑہ ڈال کے
لطف دیگا اور کیوڑے سے ٹھنڈک
پہونچیگی۔ سچ ہے لوگوں کو اسکا خیال ہے اور
اعتدال سے کام نہیں لیتے انکا یہی حال
ہوتا ہے اور جوتی پرشاد تو ہشو ہی ہیں
چھوٹتی تو اس کمرے میں کے ساتھ و
بوتلیں اور شیشے میں چکنا چور کرنے لگے
اسکو توڑا اسکو پھوڑا۔ وہم نفس۔ ہائے ہم ہشو
کہتے ہیں تو پیتے نہیں اور پینے پر آئے
تو پھل مستی کے خلاف عقل سے دشمنی
بھلا یہ بھی کوئی عقلمندی ہے کہ دو دو
تین تین دن روز و شب صبح و دن رات

صبح شام دوپہر تیسرا پہر جب دیکھو
چڑھی رہتی ہے ؎
نہ چندان بخور کز دہانت برآید
نہ چندانکہ از ضعف جانت برآید
افراط و تفریط اسی کا نام ہے۔
ایک ہفتہ تک لالہ جوتی پرشاد صاحب
ہشو کھٹیا سے نہ اٹھ سکے۔ یار دوست
احباب عزیز سب کو انکی جانب سے
اندیشہ پیدا ہوا کہ خدا ہی خیر کرے روز
دو وقت ڈاکٹر آتے تھے اور باہم مشورہ کرکے
نسخے لکھتے تھے اور ایک پونڈ برف دم پاس
رہتا تھا آٹھویں روز انکی طبیعت ذرا سنبھلی
ڈاکٹر نے صلاح دی کہ دفعتہً شراب نہ چھوڑ دو
ایکدم سے ترک کر دینا نقصان پہونچاتا ہے
مگر انھوں نے ایک نہ سنی اور ایکدم سے ترک
کر دی نتیجہ یہ ہوا کہ ہاتھ پاؤں ٹوٹنے
لگے بھوک بہت کم ہو گئی۔ رات کو نیند
نہیں آتی تھی دو ہفتے کامل اسقدر زیادہ
کمزور رہے اور باغ سے باہر نہ نکلے
دن رات باغ میں رہتے تھے اگر کوئی
ملنے گیا تو ذرا دیر کے لیے مل لیے ورنہ
کسی سے سروکار نہیں لیکن خدمتگاروں
اور نوکروں کو تاکید اکید تھی کہ خبردار شراب
پی کے ہمارے سامنے نہ آنا۔ باغ بھر میں
شراب کا نام و نشان تک نہ رہنے پائے

اور نہ کوئی بوتل کسی قسم کی ہو تیل تک کپّی مین آئے ہمکو اسکے نام اور جام اور ظرف تک سے نفرت ہے۔

ایک روز انکے دوست شیطان نے مزاج پرسی کی تو گوشۂ خلوت چھوڑ کر اسیمہ بے تحاشے باغ سے بھاگے کہ منزلون پتا ہی نہین۔ جاتے جاتے ایک پارک مین پہونچے۔ شام کا وقت تھا کوئی ساڑھے سات بجے۔ ہری ہری دوب پر تکلف کے ساتھ کھانے کی میز اور کرسیان چنی ہوئین تھین اور صاحب لوگ اور میمین بیٹھی کھانا کھارہے تھے اور سارجنٹ کا پہرا تھا کوئی اُدھر جانے نہین پاتا تھا۔ مگر آپ اُسکی آنکھون مین خاک دھول جھونک کر دفعتہً ہی تو پڑے اور ایک سرے سے شیشے اور گلاس توڑنے شروع کیے۔ سب متحیر کہ یا الٰہی یہ کیسی بلاے بے درمان نازل ہوگئی۔ گرفتار ہوئے لوگون نے پہچانا۔ کہا حضور یہ فلان رئیس کے بھتیجے ہین صاحب کمشنر انکے چچا سے واقف تھے انکو فوراً بلوایا اور کہا آپ کل بھتیجے کو فوراً پاگل خانے بھیجیے۔ اسوقت انھون نے بڑی بے ضابطگی کی۔ دو میم صاحب کو کونچھ آگیا۔ ادھر ایک خانساماں کے سر پر بوتل توڑ دی۔ وہ بے چین ہے

آپ انکا علاج اپنے آپ نہ کر سکین گے بہتر کچھ دن پاگل خانے مین رہنے دیجیے اور وہین علاج کیجیے۔ چچا نے صاحب مجسٹریٹ سے کہا کہ مجھکو آپ کے حکم کی تعمیل مین کوئی عذر نہین لیکن اگر یہ پاگل خانے گیا تو جورو مین گڑھ گڑھ کے مرجاینگی۔ بس اسکا خیال ہے مین کل مجسٹریٹی مین درخواست دیدونگا کہ مجھے اجازت دیجاے کہ اس پاگل کو پابہ زنجیر کرکے حراست مین رکھون صاحب کمشنر نے اس راے سے اتفاق کیا اور دوسرے روز میان ہشو کو کسی بہانے سے مجسٹریٹی لیگئے مجسٹریٹ نے انکا نام دریافت کیا انھون نے اپنا کارڈ دیا انھون نے کئی سوال کیے۔ سب کا جواب دو۔ فلاسفی کے مسائل پوچھے یہ برق دم ہر سوال کا جواب موجود۔ تاریخی واقعات مین بحث کی یہ پورے اترے تب انھون نے جھلاکر کہا دل مین اسکو کون پاگل کہتا ہے لوگ آگے بڑھ کے کہنے ہی کو تھے کہ صاحب کمشنر بہادر سے پوچھیے۔ کہ اتفاق سے دفتری صاحب کے اجلاس پر روشنائی کی بوتل دوات مین روشنائی ڈالنے کو لایا بوتل کا دیکھنا تھا کہ یہ زن سے اجلاس پر تھے اور جاتے ہی دفتری کے ہاتھ سے چھینی اور پھینکی

توسو نکڑے صاحب کے کپڑون پر روشنائی
ہی روشنائی ہے۔
سررشتہ دار پر ریل کے ورکشاپ کے خلاصی
کی پھبتی ہوتی تھی - ایک وکیل صاحب
داڑھی سرخ سرخ رنگا کے تقریر کر رہے تھے
روشنائی کچھ ریش مبارک پر کچھ حلق سے
اوتر گئی - جل جلالہ۔

کورٹ محرر - کانسٹبل -

چپراسی سب اجلاس پر پہونچے اور انکو لے
آئے اور صاحب نے سررشتہ دار کو اشارہ
کر دیا کہ حکم لکھدو کہ زنجیر پائون مین پہنانے
کی اجازت ہے دوسرے دن چھپا جو ہکو
ڈھونڈتے ہین تو انکا کہین پتا نہین سمجھے
کہ ہمارا وحشی نکل گیا۔
آسلمن تو اچھی طرح آئے کھانا کھایا اور
کوئی بات خلاف عقل نہین کی پچانے
احباب اور عزیزون کے مشورے سے یہ رائے
قرار دی کہ آج انکو یونہی آرام کرنے دو
کل سے کارروائی کی جائیگی - یہ آدھی رات
کو وہانسے اپنی گاڑی پر سوار ہو کر ایک ہوٹل
مین جا کے رہے - اور صبح کو وہانسے سوداگرون
کی دوکان پر تشریف لیگئے اور وہان ادھر
ادھر بہت کچھ خریداری کی - رئیس آدمی
سمجھکر سب نے انکی عزت و آبرو کی - کسی کو سو
کے سات دیئے اور تین کا رقعہ لکھدیا کسی کو

حکم دیا کہ فلان مقام پر آدمی کو بل لیکر
بھیجدو کسی سے کہا بل اور اسباب آج شام کو
ہمارے پاس بھیجو - کوئی بھیجا گیا کوئی کہین ادھر
یہ جو بلے ہوئے تو سیدھے اُنکی ہوٹل پہونچ کر لیتا
مرے کہ دیتا - دوسرے دن انکی پاگل پنے کی
خبر شہر بھر مین مشہور ہوگئی لوگ پہلے ہی سے
جانتے تھے کہ سٹری ہے -

چھٹا دورہ

وحشت ! وحشت ! وحشت

ایک رئیس ایک جوڑی گاڑی پر سوار
ہو کر صدر بازار گئے اور ایک مالدار بزاز
کی دکان پر جا کر دو عمدہ سوٹ بنوائے
ایک ریشمی اور دوسرا بانات کا اسکے
بعد ٹہلتے ٹہلتے بزاز کی آنکھ ذرا جھپکی ہی تھی
کہ آپنے ایک چرمی بیگ جسمین بوتل اور
گلاس سفر کے لیے رکھا جاتا ہے جیب سے
نکلکے مین پہن لیا اور بزاز سے رخصت ہوئے
تھوڑی دیر مین ایک سارجنٹ آیا انگریزی
مین لالہ سے کہا - ہم اپنا بیگ یہان بھول
گئے ہین - اوسمین ایک بوتل ہے اور گلاس
بزاز کے آدمی نے کہا جی ہان رکھا ہے
لالہ نے ٹوٹی پھوٹی انگریزی مین کہا آپ
بیٹھیں میرا آدمی لیے آتا ہے - آدمی نے
ادھر ادھر ڈھونڈا تو بیگ مع [illegible]

سکھہ۔ رئیس اسکو کون کہتا ہے۔
یہ چور اسکا باپ چور۔
ہشو۔ دیکھو اسکو سمجھاؤ۔
بساطی۔ کپور سنگھ تمکو آج جنون ہوگیا ہے
تم ہماری دکان سے نکل جاؤ۔
سکھہ۔ ارے سرکار یہ تمھارے دیس
دی سردار اور چوری چکاری کرے
پاکٹ بین ہاتھ ڈالکر۔ دیکھیے یہ چور اسکا
باپ دادا چور۔
بساطی۔ لاحول ولاقوۃ ابلے بس جائیے
کوئی دوسرا ہوتا تو مارکے اُدھیڑ ڈالتا
سپاہی۔ وہ تو کپور سنگھ نہ دیکھتے تو مار ہی
دے گیا تھا اب چلو تھانے۔ کاگ پیچ
چرانے چلے تھے چلو تھانے بیس بید سے
کم نہ پڑینگے۔
بساطی۔ لیجاؤ تھانے پر۔
اتنے بین انکا خدمتگار۔ آیا۔ اور کوچمین
گھوڑوں کو سائیسوں کے سپرد کرکے
کود پڑا۔ اب یہ بھی تین آدمی ہو گئے اور
باہم دنگا ہونے لگا۔
کوچمین۔ کسی رئیس کی عزت لیتے ہو۔
خدمتگار۔ یہ کاگ پیچ چرانے والے لوگ
ہین جنکے نوکر چاندی کے کپڑے پہنے ہین۔
سکھہ۔ ارے انکھون بین خاک جھونکتا
ہے۔ پوچھو تو یہ پیچ کہان سے نکلا ہندو دہرم

اس سے لنگا جلی مٹھوا جوڑی گاڑی پر
سوار اور چوری۔
کوچمین۔ بس زبان سنبھال کے بول
بڑا وہ بنکے آیا ہو۔
یہ ہنگامہ ہو ہی رہا تھا۔ کہ ایک دکاندار نے
پیچھے سے کوچمین کے کان بین کہا۔ ارے
بھئی اس تو تو مین مین کیا ہوگا دو کا مقدار
کو کچھ دے کے ویسیٹ کردو۔ مالا
(معاملہ) رئیس آدمی ہین بڑے بدنام ہونگے
کوچمین نے کہا اگر یونہی سب رئیس ڈرنے
لگے تو جسکا جی چاہے دھمکائے۔ بساطی نے
آدمیون سے کہا کہ کانسٹیبل کو بلاؤ انکو
پچا ہی بناکے چھوڑونگا۔ جانتے کہان
ہین پڑا انگلنڈ اب دس یا پنچ آدمی
اور جمع ہو گئے۔
۱۔ ارے میان جوڑی گاڑی پر سوار
ہین چوری کیا کیتے حضور گاڑی پر
سوار ہون یہ بساطی ظرا بدنات ہے۔
۲۔ کسو رئیس کو بے اجت کرتا کہن
بھلمنسی ہے۔
۳۔ ارے تو کیا دکندار کو کتے نے کاٹا تھا
۱۔ کوئی کسی کو جھوٹ ہتین لے مرتا۔
الغرض بڑی لے دے کے بعد خدمتگار
نے بساطی کے ملازم کو بیس روپیے
دیے اور اسنے اپنے آقا کے حوالے کیے

تب جاکے کہین لالہ جوتی پرشاد کی آبرو بچی۔ اور سوچے کہ بہتو نکو چپتے دیے تھے مگر یہ ایک گر دے۔ کوشش تو یہ کی تھی کہ بوتل سے گھونٹ کے بیچ گھاکے کھاری کنوین مین پھینکیں مگر لینے کے دینے پڑے ہات تیر سے کی۔ دھر لیا گیا ناو کیدی یہان سے میان ہشو صاحب بہت ہی رنجیدہ اور افسردہ اور پژمردہ گاڑی پر سوار ہوئے سیکڑون جوتے پڑے ہوے۔ بچ رہنے۔ باپ کو صلواتین سنواین ہاتھ کیڑا گیا جیب کا رک اسکے پوچھے سکہ بگڑا۔ دوسرے آدمی نے افندھی سیدھی سُنائین لوگ جمع ہوے سب کے روبرو چور بنے آدمیون کے سامنے ذلیل ہوئے۔ کانسٹبل بلوائے جاتے تھے مِیس خرب بید کا فتوے لگایا گیا۔
اُس رد مارے رنج کے کھانا نہین کھایا گھر مین جاکے سو رہے۔ دوسرے روز سنجار ہوگیا ایک ہفتے تک بیمار رہے جب آرام ہوا تو صدر بازار والی بساطی کی کُل کارروائی بھول گئے۔ اور پھر صدر بازار چلے۔ اتفاق وکیٹ پر سوار تھے نہ وہ خدمتگار نہ تھین نہ وہ سائیس۔ ورنہ وہ لوگ ضرور بتاتے کہ حضور صدر بازار کی دوکانون سے نکلین ابھی اٹھوارا ہی ہوا ہی کہ وہان فضیحتا ہوچکا ہی صدر بازار مین جاکے گاڑی سے اب انگلیان اُٹھنے لگین۔ (۱) وہی چلتے ہین وہی جنہون نے کاگ پیچ کی چوری کی تھی (۲) اتنے بڑے رئیس آور نئے شتے کے مال کی چوری واہ (۳) انکا اسمین کوئی قصور نہین انکے دماغ مین خلل ہی (۴) یہان وہ جنہون نے بوتلین چرائی تھین اور کاگ پیچ پاکٹ مین رکھکر بھاگے تھے وہ آج پھر آئے ہین۔
انکو کیا خبر کہ یہان کیا ہنڈیا پک رہی ہے ایک سوداگر کی دکان مین دھنسنے ہی کو تھے کہ اُسنے للکارا یہان نہین یہان نہین اور دکان دیکھیے جیسے کوئی کسی فقیر سے کہتا ہے لاحول ولاقوۃ ایک اور دکان پر قدم رکھا ہی تھا کہ دکاندار نے کہا حضور ہم نے دکان بڑھا دی۔ جو لینا ہو وہ اور دکان کیجیے یہان سے چلتے چلتے ایک اور دکان مین گھسے۔ دکاندار واقف تھا کہ ہشو یہی ہین مگر مہذب آدمی تھا زبان سے کچھ نہ کہا خود بھی ساتھ ہولیا اور انکو موقع چوری کرنے کا نہ دیا۔
ہشو۔ کوئی بڑھیا منی بیگ ہے۔
جواب۔ جی نہین۔
ہشو۔ کوئی قیمتی پنسل ہے۔
جواب مین تو ایک ٹٹ پونجیا بساطی ہون

حضور کسی بڑی دکان مین جائین۔
ہشو۔ اچھا ہم یہان ٹہل رہے ہین تم کسی بڑی دکان سے جاکے لادو۔
جواب۔ ہونہہ۔ بس اب تشریف لیجائیے سین اس دھوکا دھڑی مین نہ آنے کا تسلیمات
ہشو۔ کچھ کچھ اب سمجھے کہ لوگ انکے آنے کے روادار نہین ہین۔ اب کسی دکان مین جانے کی جرات نہوئی۔ اور گاڑی پر سوار ہو کر روانہ شد۔ سوار ہو کر چلے ہی تھے کہ آواز آئی الدا بے لدا ہے۔ ہشو سمجھ گئے کہ یہ آوازہ ہمین پر کسا گیا مگر کرتے کیا کسی نے انکا نام تو لیا ہی نہ تھا ورنہ نام لیا بھی ہوتا تو بازار بھر ایک طرف اور یہ ٹرون لون کا تا ٹٹو بدمعو تھے۔ ایک کی دوا دو مثل مشہور ہے یہان سے ذلیل ہو کر چلے تو سیدھے گھر آئے اور دو دن تک گھر ہی مین رہے باہر نہین نکلے۔
خوانش بردہ بہ۔ گھر مین لکچر بازی یون شروع کردی۔
صاحبو۔ یہ بادہ وہ خبیث ہے۔ کہ الامان اس سے خدا بچائے۔ سا اللہ نہ کرے کہ اسکے پاس کوئی کبھی پھٹکے۔ الحذر الحذر یہ وہ ناگن ہے جسکا کاٹا پانی تک نہین مانگتا۔ مگر لوگون نے اپنے ابنائے جنس کے بہکانے کے لئے کہنا شروع کیا ہے۔

نی خور کی خور اگر خدا بخواہی۔
ناکردہ گناہ پیش قاضی ببرند
سبحان اللہ اگر پینے کے ذریعہ سے خدا کی زیارت نصیب ہوگی تو حضرت بندہ للہ کی ایسی زیارت سے درگذرا انکی یہ بھی نہین کہ ہم خدا مسکر ہین نہین بلکہ نازبران کن کہ خریدار قست۔
تیسرے دن پھر شیطان نے انگلی دکھائی اور ہشو صاحب نے وحشت کی لی اور چند اشعار آبدار تصنیف فرمائے۔
پرسون گئے ہم صد بار
آئے وہان سے ذلیل اور خوار
جاتے جدھر ہین دودو دیک
بھاگ اب مردود دیک
دیک دیکا کر بھاگے ہم
پیچھے جوتی۔ آگے ہم
آوازے سب کسے ہمیر
بھاگے لولو گیدی خر
اکا دکا ہم وہ لاکھ
کہم ہشو اور انکی ساکھ
ہم پردیسی اسکا گھر
پھر آگئے ہم وان دردر
کوئی دوست نہ کوئی یار
دشمن سارا اصد بیزار
اولا کوئی سن لو بھائی
ہشو کی جب شامت آئی

مارا مار گیا دردر
پھرنے لگا دوکانون پر
بھوق بڑا یہ ہشو ہے
ہشو ہے بھئی ہشو ہے
نظم سنئیا ہشو کی نانی
چورن والون کی ہے بانی
چورن کھالو ہشو یار
توڑنے کے لادو ایک انار
کھائے انار اب جائینگے
خبر جہان کی لائینگے
جام سے ہمکیا اور ہی کیسی
پینے والے کی ایسی تیسی
ساقی کی دم مین نمدا ہے
جبھی یہ بوڑھا غمزا ہے
بھٹی چاہے جیسی ہے
کلوار کی ایسی تیسی ہے
کاگ بورا ہے اری واہ
توڑی بوتل اللہ
وہ شیطان ہم نوری ہین
وہ گھاگر ہم لودی ہین
انکے اصحاب ایکروز ملنے گئے تو یون
گفتگو ہوئی۔
ج۔ شین ے الف بے یہ چار حرف
آج سے ہم کبھی استعمال نکرینگے۔
ج۔ یہ تو محال ہے ایسا کوئی جملہ لکھو کہ

ب۔ غیر ممکن ہے جناب۔
ج۔ (قلم دوات کاغذ لیکر) عم من عقیدت
مند تسلیم۔ ہم کل تپ بن دق تھے حکیم
دید کسی کو حکم دیجیے کہ نسخہ لکھدین نین مجھے
مفید ہوتی ہے۔ وہ دو تولے دیجیے کہ وقت
لعل پی لون۔ تپ دفع ہو۔ علالت
سے فرصت ملے۔ صحت مقدمہ ہے
صحت نعمت ہے۔ دوشبشی سکین کی
منڈھی سون فیتھ فل نوبو۔
ب۔ واللہ خوب لکھا ہے۔
ج۔ بیشک خوب لکھا ہی۔ انگریزی مین
کیا لکھا ہے۔
ب۔ منڈ کے معنے بھیوری کے معنی مجھے
سون کے معنی جلد فیتھ فل کے معنی
خیر خواہ۔ نوبو کے معنی بھتیجا۔
ج۔ آہستہ سے۔ اب اسکو پاگل کون کہے
مولوی۔ کیا اچھا خط لکھا ہے۔
ج۔ یہ عمدہ چیز نہین ہے۔
ب۔ کیا خوب اس فقرے مین بھی کوئی
شراب کا حرف نہین ہے۔
نہ شین نہ رے نہ الف نہ بے۔
ج۔ ہان بیشک نہین ہے۔
ج۔ مخدوم من مین سٹری نہین ہون۔
ب۔ کیا خوب۔ اسوقت تو ذہن
ترقیون پر ہے۔

ج - شعر شاعری بہت اچھا شغل براے
شاعران گرانمایہ بے حرف اور بے
غل وغش چار روز طبیعت بہلانے کا
قیاس کیجیگا -

ب - اسکے کیا معنی -

م - یہ بے تکی ہوئی بندہ نواز -

ج - بے تکی نہین ہوئی یہ خوب ہوئی اسکے
یہ معنی کہ کوئی لفظ اس جملے مین ایسا نہین جسمین
شین یا رے یا الف یا بے نہو -

م - بڑا طبیعت دار آدمی ہے -

ح - بس اسی طرح ہوش کی باتین کیا کرو -

ب - ایسا ہو تو ہم اپنے آپکو بڑا خوش نصیب
نہ سمجھین -

ج - ع - برات عاشقان بر شاخ آہو -

م - سبحان اللہ - برات مین بے اور رے
اور الف - عاشقان مین الف اور شین ہے
مین رے اور بے شاخ مین شین اور الف
آہو مین الف پورا مصرع -

ح - ع - شکر بہ ترازوے وزارت برکش -

م - خوب شکر اور بہ اور ترازو اور وزارت
اور برکش سب مین شراب کے دو دو ایک
ایک حرف موجود -

دس دن کے بعد طبیعت نے پھر پلٹا کھایا اور چھ
روز تک اتنی پی تھی پی کہ ہوش حواس غائب تھے
ساتوین دن شراب کشین خود بدولت بازار
مین آئے اور دکانون پر اپنی بدمستی کی کہ پولیس
کو دست اندازی کرنی پڑی چونکہ انکے چچا ایک
مشہور آدمی اور ہر دل عزیز رئیس اور
آنریری مجسٹریٹ تھے انکے ساتھ رعایت
کی اور خود پولیس والون نے انکو انکے گھر
پہونچا کر انکے چچا کے سپرد کر دیا - انھون نے
گھر پر بھی آسمان سر پر اٹھا لیا اور
ایک ہفتہ تک سوائے گالی گلوچ مار
دھاڑ جوتی پیزار دھر پکڑ کے اور کوئی
کام نہ تھا - چچا اور احباب اور بھائی
اور محلے والے عاجز آگئے اور صاحب
مجسٹریٹ نے پاگل خانے کے سپرنٹنڈنٹ کے
نام چٹھی لکھوائی اور صلاح ہوئی کہ
مولوی صاحب کے ساتھ گاڑی پر بیٹھکر
پاگل خانے جائین اور آنسے ذکر بھی نہ کیا
جائے ایک خدمتگار نے انکو سمجھا دیا کہ
مولوی صاحب کے ساتھ آپ کل صبح کو
پاگل خانے بھیجے جائینگے جبھی وہان کے
صاحب کے نام سے آئے ہین -

ساتوان دورہ

ملا پاگل

مولوی صاحب گاڑی پر سوار جیتی پرشا
کو اپنے نزدیک بیوقوف بناتے چلے
جاتے تھے اور سوچتے جاتے تھے کہ

لالہ کو یہ خبر ہی نہین کہ گھڑی دو میں تو لیا جائیگی - پاگل خانے کی سیر کرتے ہونگے دبین رنج تھا مگر قہر درویش بجان درویش پاگلخانے کی عالیشان کوٹھی کے پاس پہنچکر مولویصاحب نے گاڑی رکوائی اور لالہ جوتی پرشاد کے بنانے اور دل بہلانے کے لیئے پاگل خانہ دیکھنے کے بعد کہین نہین یون مزے مزے کی باتین کرنے لگے -

ناظرین والاتمکین اس مکالمے کو ضرور یاد رکھین کہ آگے چلکر اسکا جواب حوالہ دیا جائیگا

مولوی - بھئی اس چار دیواری کے اندر ایک باغ ہی - کشمیر جنت نظیر کے شالامار باغ کی نقل - الہ آباد کے خسرو باغ سے بڑا عجب نزہت بار باغ ہی جا بجا چمن اور پھلواریان اور عمدہ عمدہ پودے اور سر بفلک کشیدہ درخت پر میوہ باردار اور بیچون بیچ مین ایک بڑی منزل کوٹھی ہے کوٹھی کیا نمونہ جنت ہے طبقات ارم -

بہشت آنجاکہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

چھتر منزل - اور دلکشا - اور فرح بخش کی کوئی حقیقت نہین - تاج بی بی کے روضے کی بھی کوئی حقیقت نہین چار کونون مین چار بریان ہین یہ اس قابل ہی کہ یہان دو گھڑی انسان دل بہلائے آسمین بلقیس حشم حور ترم ملکہ ملکات عالم حضور پرنور شہنشاہ بیگم اپنی تفریح طبع کے لیئے آتی تھین - مع سراپردہ گزینان عزت و اقبال و ہودج نشینان عظمت و جلال قدم رنجہ فرماتی تھین اس لائق ہے کہ روسا کبھی کبھی آیا کرین - لطف بہار اٹھایا کرین -

جوتی - باہر ہی سے دیکھنے سے جی خوش ہوگیا -

مولوی - دلین خوش ہوکر - اندر اور بھی خوش ہو جیے گا -

ج - ہم تو باہر ہی سے دیکھ کے پھڑک گئے -

م - شکر ہی کہ آپنے بھی پسند کیا روح کو بالیدگی ہوتی ہی

ج - ہمکو تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ہم اٹھارہ برس کے ہوگئے -

م - اجی بوڑھا آئے تو جوان ہو جائے اور جوان کبھی بوڑھا نہو پائے اسکی سیر سے انسان کل عوارض روحانی اور امراض جسمانی سے بصئون اور محفوظ رہتا ہی -

ج - کیون نہین - آپ تو کبھی کبھی یہان آتے ہونگے -

م - جی ہان - سیہ کنان -

ج - آج یہین رہیے -

م - دلین - خدا کرے - اللہ سچا ئے - ظاہر داری ہین - آپ یہان رہ سکتے ہین آتنے مین لالہ جوتی پرشاد گاڑی سے اترے -

ج - مین ابھی آتا ہون ذرا اسکے اندر چلکر سیر کرینگے -
م - خوش ہوکر حضور آپ جس کام کو جاتے ہین وہان سے ہو آئیے -
ج - ابھی ابھی آتا ہون -
دس منٹ گذر گئے پندرہ منٹ گذر گئے بیس منٹ گذر گئے - جوتی پرشاد کا پتا نہیں - اب سُنیئے کہ لالہ جوتی پرشاد صاحب گاڑی سے اُترکر کھنی اور لمبی پتاورستے ہوکر پاگل خانے کے پھاٹک پر پہونچے -
جوتی - پہرے والے سپاہی سے سپرنٹنڈنٹ صاحب ہین -
سپاہی (جھکی سلام کرکے) - ہان ہیں ہین -
ج - ہمارا کارڈ بھیجدو! اُسپر چھپا تھا کہ لالہ جوتی پرشاد ایم اے فیلو آف دی کلکتہ یونیورسٹی -
سپاہی نے ایک چپراسی کے ہاتھ کارڈ بھیجا اُسنے آن کے کہا حضور کو صاحب نے سلام دیا ہے -
جوتی پرشاد نے ٹوپی اُتار کر انگریزی مین سلام کیا اور صاحب نے استادہ ہوکر ہاتھ ملایا -
ص - ول ہم آپ کے لیے کیا کرسکتے ہین
ج - مین ایک پاگل کو لیکر آیا ہون - صاحب مجسٹریٹ کا یہ خط آپ کے نام ہے -

ص - ابھی حال مین پاگل ہوگیا ہے -
ج - جی ہان، تو لمین برتن گھڑے اور ٹکڑے اور آفتابے اور لوٹا توڑتا پھرتا ہے اور جو شخص اسکے ساتھ رہتا ہے اسکو بڑی سمجھتا ہے اور سب چپکے سے کہتا ہے کہ یہ آدمی پاگل ہوگیا ہے -
ص - ابھی ابتدا ہے شائد اچھا ہوجائے اسکو بلوالیے -
جوتی پرشاد نے چپراسی سے کہا کہ گاڑی پر باہر جو صاحب بیٹھے ہین اُنسے کہنا کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب بلاتے ہین میرا ذکر نہ کرنا وہ بیچارے پاگل ہوگئے ہین اور جو انکے پاس جاتا ہے اسکو پاگل کہتے ہین تو تعجب کرکے بیٹھے یار رہنا کے لے آؤ چپراسی نے جاکر کہا چلیے آپ کو صاحب بلاتے ہین -
مولوی صاحب نے کوچمین اور سائیس اور خدمتگار سے کہا کہ لالہ اگر آئین تو فوراً یہان بھیجدینا یہ کہکر اندر تشریف لائے جوتی پرشاد کو صاحب کے پاس بیٹھا دیکھکر مسکرائے کہا حضور پہلے ہی سے یہان آنکے ڈٹے ہیں صاحب نے انگریزی مین جوتی پرشاد سے پوچھا کہ یہ انگریزی جانتے ہین -
جوتی - جی نہیں -
ص - چہرے ہی سے دیوانہ پن برستا ہے

ج - جی ہان جنون کمین چھپا رہتا ہے۔
ص - اور خصوصاً ہم لوگون سے۔
ج - جی ہان جنھون نے ہزارون پاگل چنگے کیے ہین۔
ص - مدت سے یہی کام ہے۔
ج - آپ تو اس سپشلسٹ ہو گئے ہین نا۔
مولوی صاحب سے۔ مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے۔
صاحب (مسکرا کر) آمدم بر سر مطلب کہیے۔
مولوی (علحدہ لیجا کر) حضور یہ رئیس کے لڑکے ہین مگر دماغ مین خلل ہوگیا ہی آپ انکو پاگل خانے مین رکھیے۔
صاحب - بہتر۔
مولوی - انکا قاعدہ ہی کہ بتاتے نہین۔
صاحب (مسکرا کر) ہم سمجھ گئے۔
مولوی - حضور صاحب مجسٹریٹ کا خط بھی حضور کے نام ہے۔
راوی - جیب ٹٹولی - مگر خط کہان خط تو جوتی پرشاد نے جیب سے نکال لیا تھا اوستادی کر گئے تھے اور صاحب نے پڑھ کر اپنی میز پر رکھ لیا تھا۔
صاحب - اُس خط کی کوئی ضرورت نہین ہی (جوتی پرشاد کو بلوایا)

صاحب - اور مولوی صاحب اور لالہ جوتی پرشاد اور جمعدار اور چپراسی جانے لگے۔ جمعدار سے صاحب نے کہدیا تھا کہ کوئی اچھا کمرا خالی کردو - رئیس آدمی ہی ایک مقام پر جمعدار نے اشارے سے کہا کہ یہی کمرا تجویز ا ہے صاحب نے مولوی صاحب سے کہا ہم اور آپ اس کمرے مین چلکے بیٹھین جسمین یہ پاگل بھڑک نہ جائے اور خود ہی چلا آئے اور ادھر جوتی پرشاد سے انگریزی مین کہا کہ اس کمرے سے ہم جلد بھاگ آئین گے تم باہر رہنا - مولوی صاحب سیدھے سادے مسلمان صاحب کے ساتھ چلے گئے اور دل مین بہت ہی خوش تھے کہ آج بڑی کارگزاری کی جوتی پرشاد کے چچا اور دوست سب خوش ہونگے کہ کس خوبصورتی سے انکو پاگل خانے مین لیگیا - کسی کی جرأت نہین ہوئی - بھاری پتھر ہمین نے اُٹھایا صاحب جاکر مونڈھے پر بیٹھے اور مولوی صاحب چارپائی پر بیٹھنے ہی کو تھے کہ صاحب زن سے باہر آ اور جمعدار نے دروازہ بند کر کے قفل ڈال صاحب تک مولوی صاحب اٹھین اور یہان آئین اور غل مچائین قفل پڑ گیا اور جناب مولانا بالعلم والفضل اوستاد

پاگلون کی کوٹھری مین بند جل جلالہ۔
مولوی۔ خداوند کیا اس سخیف و زاری کو پاگل بنا دیا)
صاحب۔ آپ اسمین آرام کرین۔
مولوی صاحب۔
م۔ پیر و مرشد غلام ایک ادنی آدمی حافظ
ملا انوار الحق صاحب سبزواری قدس
سرہ الشریف کا نواسہ ہے اور غلام کو جنون
کیا معنی کبھی قطرب بھی جو اول مقدمہ و فتر
مالیخولیا کا ہے نہیں ہوا۔
صاحب (جوتی پرشاد سے اُردو مین کیا
کہتا ہے۔
جوتی۔ مین جانتا ہون عربی پڑھ رہا ہے۔
صاحب۔ اچھی بات ہے۔ مولویصاحب
آپ آرام سے پڑھیے۔
م۔ جناب تفحم یہ ہمچمیرز شبات عقل مین ہے
جناب لالہ جوتی پرشاد صاحب کا کاشانۂ
دماغ البتہ مرغ جنون کا آشیانہ ہے
اور طائر سودا کا مسکن مجھ بیگناہ کو نجات
دیجیے اور اسکا اجر خدا سے لیجیے۔
جمعدار۔ مولوی صاحب پاگل خانہ تو
ہے ہی یہان داد نہ فریاد
م۔ بابا یہ عجیب پاگل خانہ ایست کہ ہر
کوئی یہان پاگل ہے۔
صاحب۔ مولویصاحب یہ جمعدار لوگ
ہم تک کو کبھی کبھی پاگلون کے ساتھ

بند کر دیتا ہے۔
م۔ (غیظ مین آکر) بخدا ے لم یزل حضور
اسی قابل ہین کہ پاگل خانے مین رہین
جائے شما دین پاگل خانہ سزا است۔
صاحب۔ یہ کیا بولا۔
جوتی۔ حضور فارسی زبان مین اپنے
باپ کی نسبت کہتا ہے کہ وہ بھی پاگل تھا
صاحب اور جمعدار بہت ہنسے۔ اور
مولوی صاحب اور بھی غیظ مین آئے
اور کہا سوگند می خورم بہ تنگری تعالیٰ کہ
کلمہ اسقط و سخت خلاف شان جناب والد
پیر مہر و اللہ مضجعہ و انار اللہ برہانہ
کلیجے پر کارتیر میکند۔
صاحب۔ کیا بولا۔
ج۔ اپنے نانا کی نسبت کہتے ہین کہ وہ بھی
اسی پاگل خانے مین مرے تھے اتنا
سننا تھا کہ مولویصاحب آگ ہی تو ہو گئے
اور مارے غصے کے لوہے کی سلاخون کو
زور زور سے ہلانے لگے معلوم ہوتا تھا کہ
سیخچون کو توڑ کے باہر آکے وہ ایک کو
کھا جائیگا۔ مولوی صاحب نے بڑے
زور سے دانت کٹکٹائے اور ایسی بھیانک
صورت بنائی کہ معاذ اللہ۔ اول تو قطع مبارک
یون ہی ماشاء اللہ قابل دید تھی سر گھٹا
چار ابرو کا صفایا۔ قدسات فٹ کا دُبلے

تب تک آپ اور بھی عمدہ برزخ کی
آئی۔ صاحب کو پہلے ہی انکے پاگل ہونے کا
یقین تھا اب اور بھی پورا پورا یقین ہوگیا
جمعدار نے کہا حضور بات کو اسکی ٹہری
بیکسی کرنی ہوگی۔ صاحب نے کہا
بیشک۔
جوتی پرشاد نے پیچون کے پاس جاکر
کہا جناب مولوی صاحب قبلہ کورنش
عرض کرتا ہون کیہ کشمیر جنت نظیر کے
شالامار باغ کی نقل ہے یا الہ آباد
کے خسرو باغ کی۔
مولوی۔ آپکے والد اور پدر زن کی
رضا اور خواہش یہی ہے کہ آپ کچھ دن
اس جنون سرا مین جسکو عوام پاگل خانہ
کہتے ہین قیام پذیر ہون۔
وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ
اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوْ
کِلَاھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا
قَوْلًا کَرِیْمًا وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ
وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا۔
(ع) کہتے ہین ماں کے پاؤن کے نیچے بہشت ہے
صاحب۔ اب کیا بولتا ہے
ج۔ اب اول جلول بکنے لگا
صاحب۔ ہم علاج کریگے۔
ج۔ آپ صحیح فرماتے ہین جناب یہ مقام ایسا

کہ یہ مقام اس قابل ہے کہ انسان یہان دو
گھڑی دل بہلائے۔
م (جھلاکر) اسوقت آپکے والد ہوتے
تو سر آپکا کاٹ کے پھینکدیتے۔
افسوس کہ وہ ہمسے دور ہین۔
طال شوقی الی وصال حبیب
مال قلبی الی جمال حبیب
طال شوقی الی منازلکم
ایہا الغائبون عن نظری
ج۔ کہیے وہ پری منزل کوٹھی کہان ہے۔
م۔ سر پٹک کر اگر بس چلے تو کہا
جاؤن۔
ج۔ شالامار باغ کی نقل ہے نا۔
م۔ خدا سمجھے گا تجھ مردود سے۔
ج۔ اب یہ تو فرمایئے کہ وہ سراپردہ
گزینان عزت و اقبال کہان ہین۔
م۔ الصبر مفتاح الفرج۔
ج۔ اندر سے تو یہ کوٹھی اور بھی اچھی ہوگی۔
راوی۔ جو جو فقرے مولوی صاحب نے
پاگل خانے کے باہر کہے تھے وہ جوتی پرشاد نے
دوہرائے۔ اسی سبب سے
ہمنے کہا تھا کہ ناظرین اُن فقرون کو
یاد رکھین۔
م۔ مین ایک آدھ کو مار ڈالونگا۔
صاحب۔ دیکھو جمعدار بہت ہوشیار۔

جمعدار۔ حضور بہت ہوشیار رہو گا۔
صاحب۔ سپاہی لوگ سب چوکس۔
جمعدار۔ حضور لشان خاطر رہین۔
م۔ آج قضا کا مقابلہ ہے۔
ج۔ یہ کیون ہمسے تو کہتے تھے کہ پری
منزل کو چلتی ہے۔
م۔ قضا کا سامنا۔ ارجعی الی ربک
راضیۃ مرضیۃ۔
ج۔ آپ تو فرماتے تھے کہ عجب نزہت
بار باغ ہے۔
م۔ خیر ہماری اجل ہمسے اس پاگل خانہ
ہی مین دو چار ہوئی۔ کل من علیہا فان
ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔
ج۔ چاہ کن را چاہ درپیش۔
ہمکو پاگل خانے بھیجنے آئے تھے۔
بات تیرے مولوی کی دم مین۔
حسین آباد کا گھنٹا گھر۔
م نے گھٹنون پر زور سے ہاتھ مار کر لعنت
بکار شیطان۔
جمعدار دیکھو حسن خان اس پاگل کا ذرا
خیال رکھنا۔
حسن۔ ہان مین تو دیکھ ہی رہا ہون۔
اتنے مین صاحب تو رخصت ہوئے
اور اس پاگل کے کہتین دیکھکر ایکسادہ
پاگل جو سامنے بیٹھا ... کہنے لگا

او تماشا دکھانیوالا او بھالو والا سرکس والا
(جمعدار سے) اس بھالو کو کٹہرے سے
چھوڑ دے۔ ہم اس سے لڑینگا۔ یہ
پاگل سمجھا کہ جمعدار سرکس والا ہے اور
مولوی صاحب کو بھالو سمجھا پھبتی اچھی
کہی۔ بھالو کی ایک ہی ہوئی یہ فقرہ سنا تو
اور زور زور تالیان بجا کے کہنے لگا۔
(سرکس والا او سور تم) اس بھالو جنگل کے
بھالو کو چھوڑ دو ہمسے کشتی ہوگی ہم اس کو
کھا جائیگا۔ بوٹی بوٹی نوچ کھائیگا
مولوی صاحب بہت گھبرائے کہ خدا
نہ کرے اگر یہ پاگل اسوقت چھوٹ جائے
تو معاذاللہ۔ ہم کو بھالو سمجھ کے تو لڑنے
کو تیار ہی ہے اور جو کہین انسان سمجھے تو
کھا ہی جائے خدا بچائے ادھر ادھر
غور سے دیکھنے لگے کہ کسی جانب کوئی
دروازہ کوئی کھڑکی کھلی تو نہین ہے کہ
کوئی پاگل کہین آئے اور بوٹیان نوچنے
لگے۔ دیکھا تو چوطرف بند۔ جان مین جان
آئی اتنے مین اس پاگل نے پھر کہا
ارے اس بھالو کو مع رسیہ کے چھوڑ دے
ارے چھوڑ دے۔ بیوا کا بچہ ایکدم ایک
جانب سے صدا آئی۔
بھونرا لوبھی پھول کا کلی کلی رس لیت
کا تنا ... کا ہیر پھیرا بت۔

بھرے اور دوہی انجن سارا اے پوری
کو ودبت ہی باورکو ہتھیار باورکو ہتھیار
باورکو ہتھیار۔
اے دیوانے پگلے کوئی دیتا ہے سڑی
سودائی کو ہتھیار۔ اگر کوئی ہمکو کہ سڑی
ہین تلوار دیدے تو ہم ایک سرے سے
سب کو مار ڈالین۔
فاقتلو۔ اور سب سے پہلے اس جمعدار سالے
پر ہاتھ صاف کردن پھر سپرنٹنڈنٹ پر۔
مولوی صاحب گو ازبس ملول و مغموم تھے
مگر ہنسی آہی گئی۔ کہ گاتے بھی ہین اور
اسکے معنی بھی بتاتے ہین۔ اور اسکے
ساتھ ہی یہ بھی سمجھتے ہین کہ مین دیوانہ ہون
اپنے آپ کو سڑی سودائی سمجھتے ہین اور
ہنسی زیادہ اسبات پر آئی کہ یہ بھی
صاف صاف کہدیا کہ اگر ہمکو تلوار مل جائے
تو سب سے پہلے جمعدار کو قتل کرین اور بعد ازان
سپرنٹنڈنٹ کو۔ فاقتلو کا لفظ جو سنا تو
سمجھے کہ کوئی عربی خوان ہے۔ لہذا عربی سے
آپنے فرمایا انت تتکلم فی لسان العرب۔
اتنا سننا تھا کہ اس پاگل نے زور سے
کہا یہ کون سور کا بچہ بولی رہا ہے خاموش
یہ سنکر مولوی صاحب دبک رہے اور
دوسری آواز آئی کہ ارے یہ بھالو تو
بولتا ہے اور سرکس والا اس بھالو کو کھولکے

مولوی صاحب کے۔ ع۔
کاٹو تو لہو نہین بدن مین۔
لالہ جوتی پرشاد نے یہ دل لگی دیکھکر جمعدار
سے کہا ہماری گاڑی کو رخصت کرو خدمتگار
کو بلاؤ اور جو سائیس یا کوچبان پوچھے کہ مولوی
صاحب کہان ہین تو کہنا۔
وہ بارہ روپے مہینے کے جمعدار ہوگئے
پاگل خانے کے جمعدار ہین گئے۔ گاڑی کوچبان
لیگیا۔ خدمتگار اندر آیا۔ دیکھا تو مولوی
صاحب ندارد۔ لالہ جوتی پرشاد صاحب
موجود مع ہوش و حواس۔
ج۔ جمعدار صاحب آپ جاکے کرائے
کی گاڑی بلوا دیجیے۔
جمعدار حسن خان جاکے لا دیجیے۔
ج۔ (پندرہ منٹ کے بعد گاڑی آگئی
سرکار۔ سلام کرکے رخصت) خدمتگار
او حضور وہ مولوی صاحب کہان ہین۔
ج۔ آؤ دکھا دین۔
خ۔ ارے (متحیر ہوکر) ہان۔
یہ مولوی صاحب ہی تو ہین!!!
مولوی۔ بھائی جمعدار صاحب خدا کا ۔
[illegible] پاگل نہین ہون۔
یقین نہ آئے تو ان سے [illegible]
دریافت کرلیجیے۔
جمعدار۔ تو مولوی صاحب اب رات

پھر تو آپ یہان اللہ کا نام لیجیے۔
خ۔ بہت ہی اہستا ہوا۔) یہ نئی ہوئی۔
م۔ ارے یارو کوئی تو اس نحیف وزار کی
بندی خلاص کرو۔
ج۔ مولوی صاحب قبلہ یہ باغ بڑا نزہت
بار ہے۔
م۔ (دانت کٹکٹا کر) خدا غارت کرے
انشاءاللہ لائیگا۔
لالہ جوتی پرشاد صاحب نے جمعدار کو دو روپیہ
انعام کے دیے اور حسن خان کو ایک
روپیہ اور مولوی صاحب سے رخصت
ہوتے کہا۔
جناب مولوی صاحب آپ نہ گھبرائین کل
حضور کی فصد کھولی جائیگی اور انشاءاللہ
جلد آپکا دماغ صحیح ہوجائیگا۔ اب
شیطان کو سونپا آپکو جمعدار صاحب
ذرا انکی دیکھ بھال کرنا۔
میان حسن خان بھائی ہمارے پاگل مولوی
کو تکلیف نہوتے پائے یہ کہکر جوتی پرشاد
باہر آئے۔ گاڑی پر بیٹھے۔ خدمتگار کو
کوچ بکس پر بٹھایا۔ جمعدار اور حسن خان نے
سلام کیا۔ اور گاڑی چلی۔ کوچ بکس
سے خدمتگار نے کہا حضور گھر چلین نا۔
فرمایا سید ھے ایین آباد چلو۔ امین آباد
مین ایک دوست کا مکان پوچھا لیا اور ان سے
کل کارروائی بیان کی۔ ہنستے ہنستے
پیٹ مین بل پڑ گئے۔ کہا بھئی واللہ
کمال کیا مانتا ہون استاد مولوی بیچارے
پڑے جھک مارتے ہونگے لاحول ولاقوۃ
جوتی پرشاد نے کہا مجھے بکر ڈون گالیان
دین اور عربی مین خدا جانے کیا کیا پڑھا
مگر کہ می پر میدہ۔ اب ایک کام کرو۔
بلیچ پورے کی گرھیل ہے نا۔ ہم مولوی
صاحب کا مکان بتا دینگے وہان جاکے
انکے لڑکے کو پکارو۔ اور جو ہم کہین وہ کہو
سب پٹی پڑھا کر مولوی صاحب کے
مکان پر دوست کو بھیجا اور خود گاڑی
مین چھپے رہے۔
دوست۔ اس مکان مین کوئی ہے۔
آواز (اندر سے) اس شہر مین مثل اور
دیار و امصار کے مہذب لوگون مین دق
الباب کی رسم کا رواج ہے۔
دوست۔ ارے صاحب یہان آیئے۔
آواز۔ آپ اسوقت مرکب تعجیل پر سوار
ہین اور تعجیل من الشیطان والتاخیر من
الرحمٰن کے مفہوم سے ناواقف۔
اتنے مین کسی عورت نے آہستہ سے
کہا (بلا پڑ جائے تم مولویان کی عقل پر
ارے جا کے باہر دیکھو کون ہے کیا کہتا ہے
گھر مین بیٹھے بیٹھے سوال جواب کر رہے ہین۔

اتنے مین مولویصاحب کے صاحبزادے
مولوی عبد الحق صاحب تشریف لائے
کوئی بیالیس برس کی عمر پاؤن مین نفش شرعی
پاجامہ مخمل کا انگرکھا پہنے ہوے
ٹوپی پرانے فیشن سے سر پر رکھے تسبیح
ہاتھ مین ۔
داڑھی کھچڑی یک مشت دو انگشت
آتے ہی قرأت کے ساتھ فرمایا السلام علیکم
اے شیخ بزرگ خالق کل کائنات کو جناب
کی تعرف مین قدرت عجز ہے ۔ دوست نے
کہا میرا نام آوس آئی ہی فرمایا ۔
از ایران زمین؟ دوست نے
کہا اب فارسی عربی اور قرأت رہنے
دیجیے ۔ چلیے جناب مولویصاحب کی خبر
لیجیے سنتے ہی ہوش اڑ گئے ۔
کہا خیر باشد ۔ انھون نے جواب دیا کسی
سے گالی گلوچ کر بیٹھے تھے ۔
بس کانسٹبل پکڑ کر کچہری لے گئے
وہان مجسٹریٹ نے دو روپیے جرمانہ
کر دیئے ۔ فوراً دو روپیے لے کے چلیے
مولوی صاحب کے صاحبزادے
کا رنگ فق ۔ کچھ غور کر کے کہا جناب
والد بزرگوار تو دشنام و الفاظ تحت کی
ہرا اتنا دی نہیں [illegible] انھون نے کہا
ہمت ہو گئی تھی ایک طالب علم نے

یہ شعر پڑھا ہے ؎
فان العلم یغنی عن قریب
وان المال باق لا یزال ۔
جناب مولوی صاحب نے کہا یہ
غلط ہے ۔ صحیح یون ہے ۔
فان المال یفنی عن قریب
وان العلم باق لا یزال
عبد الحق ۔ جناب والد ماجد برسر حق ہین
مال فانی شے ہے ۔
باقی کسی شاعر اعرابی نے کیا خوب
کہا ہے ۔
رضینا قسمة الجبار فینا
لنا علم وللاعداء مال ۔
راضیم بر تقسیم خدا کہ درمیان ما کردہ برائے
ما علم و برائے اعدا مال بہر کیف بندہ
اب مستفیض ہو جاتا ہے دوست ۔ تسلیم
عرض کرتا ہون ۔
عبد الحق ۔ خدا حافظ فی امان اللہ ۔
مولانا عبد الحق صاحب خلف الرشید
جناب مولانا فضل حق صاحب علیہ الرحمۃ
گھبرائے ہوے اندر گئے ۔ عورتون نے
پوچھا خیریت ہے یہ جرمانہ کیا کہتا تھا یہ
جو بوکھلائے ہوے تو تھے ہی گھبرا کر کہا
ابا کو گورے پکڑ لے گئے ۔ اتنا سننا تھا کہ
عورتون کے ہوش اڑ گئے گورون کا

نام سُنکر کانپ اُٹھین -
ا - ہے ہے یہ ہوا کیا -
۲ - ارے یہ موے گورے تو جن ہوتے ہین -
۳ - گھبراؤ نہین - گھبراؤ نہین -
یہ تو پوچھو کہ گورے مونڈی کاٹے کیون پکڑنے گئے -
گھر مین رونا پیٹنا مچگیا پٹس پڑگئی کہ بڑے مولویصاحب کو گورے پکڑے گئے - ادھر چھوٹے مولویصاحب نے صندوقچہ کھولا - تین روپیے لیے باہر آئے نخاس سے اکا کیا - جیسپور بیٹھ گئے - وہان سناٹا پڑا ہوا - چراغ تک نہین - جدھر سینگ سمائے دھنس گئے - حوالات کے قریب گئے - آواز آئی کہ ہالٹ ہوکم ڈر - یہ مولوی آدمی اِنکو اس سے کیا بحث ناک کی سیدھ پر چلے اُسنے پھر آواز دی - ہالٹ ہوکم ڈر آپنے یہان سے جواب دیا کیا یہان جناب مولوی فضل حق صاحب تشریف رکھتے ہین - اسپر ایک کانسٹبل نے جو کسی کام کو جاتا تھا - کہا کیا بہرے ہو جلدی سے کہدو - دھایا - نہین تو گولی مار دیگا - یہ جھلائے اور کہا کہ بندہ قوت سامعہ سے بے بہرہ نہین ہے اور بے جرم و خطا گولی مارنا کیا دل لگی ہے دونون کانسٹبل ہنس دے - اُنکو سمجھایا کہ ادھر نہ آئیے یہان سے دوسری جانب گئے اور غل مچاکے کہا یہان کوئی صاحب تشریف رکھتے ہین -

این اصدائے برشناسست ؎
دیکھیے جس درکو الگ بند ہے - کوئی نہ بُڈھا ہے نہ فرزند ہے ایک آواز آئی - کون ہے بھئی - آواز کی جانب چلے ہم ہین بھئی -

آواز - ہم کون -
مولوی - اب آپسے کیا کہین کون ہین ؎

کیستم دل شکستہ غمزدہ
مضطرب حال زار الم زدہ

آواز - برکت ہوا ور گھر دیکھو - یہان سرکاری کچہری ہے جو پھر کبھی مانگو گے چالان کر دیا جائیگا -
اِکے والا - اجی حضور یہان آگئے - آپ کسکو ڈھونڈھتے ہین -
مولوی - جناب والد پر جرمانہ ہوا ہے وہ دینے آئے ہین -
اِکے والا - اجی صاحب صلاح اتے وکھت یہان کون سنتا ہے
ناچار قہر درویش بر جان درویش وہان سے پلٹے اور اکے ہی پر سے غل مچاتے جاتے ہین - جناب مولوی فضل حق صاحب ہین - ابا ابا -

اکے والے کا مارے ہنسی کے بُرا حال
ریل کے ایک نوکر نے کہا اجی آپ کسکو
ڈھونڈھتے ہیں۔ فرمایا جناب والد بزرگوار
نے جرمانہ کیا ہو۔ وہ سیتے ہیں نہ صاحب
کا کہین پتا ہو اسنے کہا صاحب تو اس مور
والی کوٹھی مین رہتے ہین۔ اسنے اکے
والے سے دالی کوٹھی کیون نہین لیچا؟۔
اکے والے نے کہا) یا جب کہین بھی یہان
کہا وہان سے آیا۔ بر کنداج (برق انداز)
ہو کم ورکتا ہو۔ آپ چپ چاپ کھڑے
ہین۔ اُسنے بندوک چھتیائی۔ وہ تو کہو
ایک اور سپاہی آگیا اُسنے سمجھایا۔
مولوی۔ اچھا اب طاؤس منزل چلو۔
اکے والا۔ کہان چلون۔ چھتر منزل!
م۔ چھتر منزل نہین طاؤس منزل۔
اکے والا۔ وہ کہان ہے صاحب۔
کون منزل۔
ریل والا۔ اکے والے کے قریب آکر
(آہستہ سے) کوئی کھیکان سے
باؤلا۔
اکے والا۔ کیا بتائین بھائی جان ایسے
صاحب کہان چلین۔
مولوی۔ احمق الذی الحی اُمسر ہرجہنب
نے آواز غیب سے صاحب کا نام
استقاسنت کہان بتایا تھا۔

اکے والا۔ مور والی کوٹھی
م۔ بس وہین چلو بر سبیل استعجال۔
اکے والا آپ تو کچھ اور بتاتے تھے۔ مور
والی کوٹھی ہے۔ باہر اکا روک لیا اور
ہجور کوٹھی آگئی۔
آپنے اُترکر اندر قدم رکھا۔ جانا ہی تھا
کہ ایک دفعہ ہی چار پانچ کُتے بھونکتے
ہوئے دوڑ پڑے۔ بھون۔ بھون۔ بھون۔
بھون۔ اور مولوی صاحب بھاگے۔
تو دہنے پانوں کا جوتا رہگیا۔ ہانپتے ہوئے
بڑی پریشانی کے ساتھ اکے کے
پاس آئے۔ اور ساتھ ہی چوکیدار بھی
دوڑا۔ ایکدن پہلے لالٹین صاحب کی
گاڑی کی کوٹھی سے چوری گئین تھین۔
کتون کو بھونکتے اور چوکیدار کو دوڑتے
دیکھکر صاحب نے غل مچایا۔ پکڑو۔ پکڑو
چور ہے) اکے والے نے تو مارے
ڈر کے کہ صاحب مجسٹریٹ کی کوٹھی ہے۔
ایسا تھوڑا ہمیا جالون اکے کو تیز کردیا
اور بھاگا تو امین آباد کے چوراہے پر دم لیا
کرایہ گیا ایسی کی تیسی مین جان تو بچی۔ اب
چھوٹے مولوی صاحب کا حال سنیے
کہ چوکیدار نے اُن کو گرفتار کیا اور
کو کتون کو بہت للکارا کہ اگر رہو بھاگ
جاؤ۔ مگر ایک چھوٹے سے کتے نے

کہ بڑا تیز تھا ایک تھپ لیتا ہوا چکت لگائی دیا (او نجس نا پاک) اُنکر چوکیدار سے مخاطب کچھ کہنے ہی کو تھے کہ صاحب باہر نکل آئے گھونن کو ہٹوا دیا۔ اور چوکیدار اور کانسٹبل جو کوٹھی مین تعینات تھے کہا اس بدماش کو لے لو۔ اور دونون جناب مولوی صاحب کو دھکیاتے ہوئے لے چلے۔ بڑے مولوی صاحب تو پاگل خانے مین براجتے ہین۔ اور چھوٹے مولویصاحب بیچارے پر یہ مصیبت پڑی کہ چوری کی علت مین دھر لیے گئے۔

اب لالہ جوتی پرشاد صاحب کا حال سُنیے۔ کہ یہ مولوی کے لڑکے کو اُتو بنا کر اور خود الگ رکھ روانہ باشد تو گھر پر آکے دم لیا اور دوست کو راستے سے رخصت کیا۔

گھر پہنچے تو گاڑی والے کو کرایہ دیا اور مکان مین گئے۔ وہان انکے بھائی اور احباب شطرنج کھیل رہے تھے جاتے ہی انھون نے کہا السلام علیکم امن!

کیا توب۔ ایک دوسرے کو حیرت کی نظر سے دیکھنے لگا۔

بھائی۔ ارے بھئی کہان گئے تھے۔

جوتی۔ مولویصاحب کو ایک باغ نزہت بار کی سیر کراتے۔

ب۔ مولوی صاحب کہان ہین۔

ج۔ (مسکرا کر) آپنے سُنا نہین ؎
شد غلامے کہ آب جو آرد
آب جو آمد و غلام ببرد

ب۔ اسکے کیا معنی کوئی ہے؟ ذرا کوچبین کو بلا لاؤ۔

کوچبین۔ ارے میان تم گاڑی کب لائے
ک۔ سرکار ابھی آیا۔

ب۔ اور وہ لوگ سب کہان ہین۔

ک۔ بجو مولوی صاحب تو پاگل خانے مین بارہ روپیے مہینے کے جمعدار ہوگئے اور چھوٹے سرکار وہین رہے۔

ب۔ مولوی صاحب جمعدار ہوگئے کیا بکتا ہے سوُر۔

ک۔ ہان سرکار۔

ب۔ چھوٹے سرکار وہین رہے اور یہ کون کھڑے ہین۔؟

ک (متحیر ہوکر) یہ ہجور کب آئے۔

ب۔ اچھا وہ ریہان سے۔ مولویصاحب کہان ہین جی۔

ج۔ جناب کہتا تو ہون کہ وہ اسی باغ مین رہ گئے۔

ب۔ باغ کون۔

ج۔ ایک کوٹھی کے باہر جاکے ٹھہرے اور مجھسے کہا کہ ہمین تم نزہت بار

باغ ہے - اور انسان یہاں آکر دو چار دن رہو تو بڑی تفریح ہو اور یہیں مخدرات سلطانی سیر کرنے آتی ہیں -
یہیں بھی خاموش ہو رہا وہ کچھ خدا کی قدرت ایسی ہوئی کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ ان کو پاگل سمجھے - دوست - مولویصاحب کو
۲ - جی ہاں اور نہیں تو کیا مجھکو -
۳ - سپرنٹنڈنٹ نے مولوی صاحب کو پاگل بنا دیا -
ج - بیشک وہ تو صورت دیکھتے ہی سمجھ گیا اور مجھ سے کہا یہ پکا سڑی ہے - اور مولوی صاحب وہاں عربی بولنے لگے بس اسکو اور بھی یقین ہو گیا -
۱ - اچھا پھر کیا ہوا -
ج - ہوتا کیا جو برتاؤ پاگل کے ساتھ کیا جاتا ہو وہ کیا -
اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور سب ہنسنے لگے -
۱ - تمہیں قسم ہے جو تی پر شاد سچ سچ بتاؤ -
۲ - کیا مولویصاحب کو الٹا پاگل بنایا -
ج - الٹا کی اچھی کہی -
۳ - بھئی تمہیں علم قسم صاف بتاؤ کہ مولوی صاحب کو بھی دیوانہ گاہ میں رکھ آئے -
ع - دیوانہ بکام خویشتن ہوشیار -
ج - خلاصہ یہ کہ مولوی صاحب بن بناؤ بھاؤ پاگل خانے میں ہیں -

۱ - واللہ - بہت ہنسکر - اچھی ہوئی -
۲ - (بہت ہنسکر) بھئی آخر یہ ہوا کیا -
۳ - ارے میاں دل لگی کرتے ہیں -
ج - خیر دل لگی ہی ہی - افسوس ہو کہ تم میں سے کوئی ساتھ نہ تھا ورنہ واللہ یہیں ہوتا داخل دفتر -
۱ - اب سب مولوی صاحب تھوڑا ہی ہیں -
۲ - ہم ہوتے تو جوتی پرشاد سے ہم سے بگڑ جاتی -
ج - گھر میں بیٹھے ہو جو چاہے ڈینگ اڑا لو مولوی صاحب کو جب پاگلوں کے کٹہرے میں بند کیا ہی تو سیکڑوں گالیاں دیں اور صاحب سے پوچھیں کیا ہوتا ہے تو میں کہوں کہتا ہو کہ اسکا باپ بھی سڑی تھا اور صاحب سپرنٹنڈنٹ یہ سنکر کہیں کہ او یہ پشتینی سڑی ہے اور جب مولوی صاحب چلائیں تو صاحب کہیں دل جمعدار اس پاگل سے چوکسی رکھنا -
اسپر قہقہہ پڑا اور اس زور سے آواز بلند ہوئی کہ اکیلے چچا کو سخت ناگوار گذرا کہ لڑکا تو آج پاگل خانہ بھیجا گیا اور یہ رنج اور غم کے بجائے قہقہے لگا رہے ہیں -
چچا - خدا سمجھے کہ یہ آج قہقہے کیوں پڑ رہے ہیں

خ - لالہ چھوٹے بھیا تو چلے آئے۔
ع - (متحیر ہوکر) کون؟ جوتی پرشاد؟
خ - جی ہان۔
ع (کمرے کا دروازہ کوٹھے پر سے کھولکر
جوتی پرشاد۔
ج - آداب عرض کرتا ہون قبلہ وکعبہ۔
ا - جناب آپکو تکلیف تو ضرور ہوگی مگر ذرا
یہان آئیے۔
ع - اچھا - اور مولوی صاحب کہان ہین
ا - حضور یہان تشریف لائین تو سب حال
بیان ہو۔
ع - (کوٹھے سے اُتر کر) مولوی صاحب کہان
ہین۔
ب - پاگل خانے مین۔
ع - ابھی نہین بتاؤ تو۔
ب - یہی کہتے ہین کہ پاگل خانے مین رہ گئے
ع - ہماری کچھ سمجھ مین نہین آتا -
آخر صاف صاف کیون نہین بتلاتے۔
ب - یہ تو بھی جوتی پرشاد۔
ج - جوتی پرشاد نے تو ایک دفعہ کہدیا کہ
شد غلامے کہ آب جو آرد
آب جو آمد و غلام ببرد
ع - معلوم ہوتا ہی - مولانا پر کوئی چکما
چلگیا -
ب - ہان - ہے کچھ ایسا ہی -

ا - یہ تو کہتے ہین کہ صاحب نے پاگلون کی
ایک بارک مین مولوی صاحب کو بھی
کوٹھری مین بند کردیا اور وہ جھلّا گئے
اور گالیان دینے لگے تو صاحب کو اور
بھی یقین ہوگیا اور مجھ سے کہا اس پاگل
کی بڑی چوکسی کرنا۔
۲ - ہنستے ہوئے - لاحول ولا قوۃ!!! -
ع - کیون جی جوتی پرشاد۔
ج - ہے تو ایسا ہی جناب والا -
ع - مولوی صاحب کیونکر پاگل بنائے گئے
ج - ہوا یہ کہ مولویصاحب پاگل خانے
کے پاس جاکے بگھی روکی اور مجھ سے کہا کہ
اسمین ایک نزہت بار باغ ہی اور اس
قابل ہو کہ انسان دو گھڑی دل بہلائے
اور یہین بجشم حیدر خدم حلکہ ملکات عالم
حضور پرنور شہنشاہ بیگم مع سراپردہ گزینان
عزت واقبال وہودج نشینان عظمت
واجلال تشریف لاتی تھین۔
راوی - اس جملے اور قافیہ بندی پر سب
ہنس پڑے -
ج - اور مین نے کہا مین ابھی آتا ہون یہ
کہکو مین نے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے
پاس پہلے سے کارڈ بھیجا تھا انھون نے بُلالیا
ٹوپی اُتار کر ہاتھ ملایا اور کرسی پر بیٹھے -
ع - اور مولویصاحب اب کہان ہین -

ج - جی وہ گاڑی پر بیٹھے ہین -
ب - انکو یہ خبر ہی نہین کہ تم کہان ہو -
ج - بالکل نہین - مین نے کہا مین ایک
پاگل کو ساتھ لایا ہون -
ج - اچھی ہوئی -
ج - صاحب نے کہا بلائیے مین نے
کہا وہ اس قسم کا پاگل ہے کہ سب کو پاگل
سمجھتا ہے -
راوی - اسپر پھر بڑا قہقہہ پڑا -
ج - مولوی صاحب بلائے گئے مجھے
جو صاحب کے پاس بیٹھے دیکھا تو سکرائے
اور کہا آپ پہلے ہی سے ڈٹ گئے مین نے
اپنے دل مین کہا اگر ہی دو مین مُرلیا
بلے گی - صاحب نے کہا کچھ آپ سے
عرض کرنا ہے - صاحب نے مسکرا کر
علحدہ لیجا کر کہا دیکھیے کہا حضور یہ ایک
رئیس زادہ ہے مگر پاگل ہوگیا ہے اور
صاحب مجسٹریٹ کا خط بھی حضور کے نام
دیا ہو - خط ڈھونڈھنے لگے وہ وہان
کہان -
ج - کیون خط تو ان ہی کے پاس تھا
ب - خط تو مولوی صاحب کو دیدیا تھا -
ج - وہ مین نے جیب ہی نکال لیا -
راوی - اسپر اور قہقہہ پڑا -
ج - اُفوہ تو مولوی بیچارے بن ہی گئے

ا - مارے ہنسی کے بڑا حال ہے -
۲ - بھئی یہ تو واللہ قابل درج ناول ہو -
۳ - ضرور واللہ اسی قابل ہے -
۵ - وہ خط صاحب کی میز پر تھا اور وہ
پڑھ چکے تھے -
ب - اور ادھر تم جڑ ہی چکے تھے -
کہ سب کو پاگل سمجھتا ہے -
ج - جی ہان - جیسے ہی مولویصاحب نے
کہا - یہ پاگل ہے تیج
صاحب مسکرانے لگے -
الغرض کل حال مولویصاحب کی پریشانی
اور مصیبت کا کہہ سُنایا -
اور سامعین کی یہ کیفیت تھی کہ مارے ہنسی
کے پیٹ مین بل پڑ گئے جب مولوی
جی کو کمرے مین چھوڑ کے باہر آگئے اور
اُن کے آتے ہی جمعدار نے قفل ڈالدیا
اور مولویصاحب آیات قرآنی پڑھنے
لگے تو اسقدر قہقہہ پڑا کہ کان پڑی آواز
نہین سُنائی دیتی تھی -
ج - ایک بار فرمایا جناب معظم -
لاالہ جو تی پرشاد کا دماغ البتہ طایر جنون
کا آشیانہ ہو - اور اس حریف کو تو کبھی اول
سقد جنون یعنی تقطرب بھی نہین ہوا -
راوی - جس سے سُنا لوٹ گیا اور دیر تک
ہنسی رہی -

ا - بھئی واللہ مولوی صاحب خوب بنے

۲ - بس پورے بگڑ گئے۔

۳ - کیا واقعی ابھی پاگل خانے ہی میں ہیں

ج - آپ کا بھی نام لکھ لیجیے۔

ع - ہاں صاحب پھر۔

ج - پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ بندہ دل خلائق ہے اور حافظ ملا انوار الحق صاحب سبزواری کا ذلیا۔ صاحب بار بار پوچھیں کہ اب کیا بولتا ہے۔ میں نے کہا حضور اپنے والد کو برا بھلا کہتا ہے۔ کبھی کہا خداوند کہتا ہے کہ اسکا نانا بھی اسی پاگل خانے میں مرا تھا۔

راوی - بڑا قہقہہ مچا۔

ا - آخر ہوا کیا۔

ج - وہیں بند ہیں۔

۲ - اور صاحب سپرنٹنڈنٹ کو فوراً یقین ہوا کہ پاگل ہے۔

ج - بکرے کو سر پر اٹھا لیا پاگل سب جوش میں آگئے - اور ایک پاگل نے غل مچا کر کہا - او سرکس والا اس بجا۔ چھوڑ دے ہم اس سے لڑیگا۔

ع - سرکس والا کون -

ج - جمعدار کو سرکس والا سمجھا -

ع - اور بنالو کون -

ج - جناب مولوی صاحب کو سمجھا۔

راوی - اسپر اور بھی زور سے قہقہہ پڑا اور تمام مکان گونج اٹھا -

ا - پاگل خانہ قابل دید چیز ہے -

۲ - بھئی کسی ترکیب سے چلنا چاہیے -

۳ - لالہ جوتی پرشاد صاحب کے ساتھ جائے

راوی - اسپر بھی قہقہہ پڑا -

ع - ہمکو رنج ہوتا ہے کہ مولوی صاحب خواہی نخواہی دھر لیے گئے -

ب - خدا جانے بچارے کا کیا حال ہوگا -

ج - حال پیچھے تو تڑے ہوا لتے تھے - اور صاحب کمپنی کہ دل ہم اسکی آنکھ سے پہچان گئے کہ پاگل ہے - میں نے کہا کیوں نہیں - آپنے ہزار دن ہی پاگل چھچھے کئے ہیں - ایک دو کی کون کہے پس خوش ہوگئے - اور جب مولوی صاحب کے تقرر میں دوسرا دن ہو مولانا بوشیان فتح پیچ ہیں میں نے کہا مولوی صاحب کیا نزہت باغ ہے اور وہ دانت پیس کے رہ گئے - مولوی صاحب قبلہ اب آپ ہودج نشین عزت و اقبال کو تو بلوا لیجیے اور بس بکرے کو تو سر پر اٹھا لیا - اور میری اس خیر اور اونکے بگڑنے سے سب کو اور بھی یقین ہوگیا کہ مولوی پاگل ہے اور مجھے اپنا دشمن سمجھتا ہے اور مجھ سے جلتا ہے -

ا - سری قاعدہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک کی

اپنا جانی دشمن سمجھتا ہے -
ب - کبھی دل لگی قابل ہے -
ج - اب مولوی کے چھوڑانے کی بھی کوئی ترکیب ہے -
ا - ہمسے کہو ہم چلے جائین اسیوقت -
ج - اب اسوقت کچھ نہین ہو سکتا -
ب - لاحول ولا قوۃ - تین کوس زمین جانا تین کوس آنا - پھر وہان اسوقت کسکو جگائین گے - کوئی بات بھی ہے -
ج - صبح کو فکر ہوگی -
ب - مسکراکر - لاحول ولا قوۃ -
ج - ایک اور بھی دل لگی ہوتی ہے -
ب - وہ کیا -
ج - وہ کیا بھی -
ج - نہ بتائینگے - تھوڑی دیر مین معلوم ہو جائے گی -
ب - کیا بات ہے بھئی -
ج - کل سویرے معلوم ہو جائیگی شاید آج ہی معلوم ہو جائے -
ب - دل لگی کی بات ہے -
ج - خلاصہ اسکے دیتا ہون کہ مولوی صاحب کو گورے پکڑینگے اسکے بعد مولوی صاحب کے چھوٹے صاحبزادے کی بوکھلاہٹ اور اپنی کارستانی کا حال کہہ سنایا اور تھوڑی دیر مین چھوڑ مولوی صاحب

بھی سر پیٹتے ہوئے آئے اور کل حال مصیبت کا بیان کیا سنتے سنتے لوگون کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے - ان سے یہ نہین کہا کہ مولوی صاحب پاگل خانے مین رہتے ہین کہا ہمنے مولوی صاحب کو بارہ بجے ایک کام کو بھیجا ہی دوسرے دن مولوی صاحب کا نامہ منظوم لالہ جوتی پرشاد کے چچا کے نام آیا -

نامہ
نازش قلم بنی آدم
مخزن لطف و فیض وجود و کرم
مہر افلاک عزوجاہ و وقار
توہی ضیغم - جو کہنو ہی پکھار
بندۂ مولوی ارادت کیش
فضل حق نام خستہ و دلریش
بعد تسلیم و بندگی و سلام
یہ شما میرساند این پیغام
کر عنایات جوتی پرشاد
پاگلم پاگلم مبارکباد
خبر اے مشفق و شفیق و دوست
ہر چہ از دوست میرسد نیکوست
دارم امید محکم از یزدان
مشکل من ہمہ شود آسان
من و زندان پاگلان ہیہات
من و این قسم قیدیان ہیہات
خانۂ پاگلان و من اینجا

دل من واے جان وتن اینجا
دلوی قفس حق ہوے پاگل
مختصر ہے کلام قتل دو دل
ڈر خدا سے جو کار بد تو کر
اور نہ کر تو بھی تو خدا سے ڈر
مجھ سا علامہ اور مجسطی خوان
میرا سا فلسفی علوم کی جان
منطق و معنی و ادب مین کمال
فخر استادہاے ماضی و حال
منطقی کون ہے مرا سا بیان
نہ کرے زانوے ادب لقمان
نہ تو سقراط کی حقیقت ہے
نہ تو بقراط کی حقیقت ہے
لمن الملک کا بجایا کوس
ادنی شاگرد میرا بطلیموس
فیثا غورث کا نام گرد کیا
سارا یونان گرو برد کیا
ہے فلاطون کا سرداب بانار
علم حکمت مین ہے یہ میرا وقار
نثر میری ہے تترہ نشار
ہین فصیح المثل مرے اشعار
مگر از دست چرخ دون پرور
ہوگیا پاگلون سے بھی بدتر
وہ تو پاگل ہین عقل سے عاری
ہے بجا اکی ذلت اور خواری

مجھکو دیکھو کہ ہون بقیہ حواس
پاگلون سے بھی بڑھ گئے ہون پرداس
ہین درو غم یہان کے جو انگریز
کرتے ہین پاگلون سے وہ بھی گریز
عقل پر اونکے ہین پڑے پتھر
الو کا پٹھا ہے نہین یہ بشر
آدمیت سے کیا اسے سروکار
وقنا ربنا عذاب النار
کہان گھربار اور کہان زندان
کالاپانی نہین ہی ہندوستان
کہان آب روان کہان صحصاح
گر نہ سمجھو تو دیکھ لیو مراح
جانے اللہ کیا مین بکتا ہون
موت کی راہ کب سے تکتا ہون
پاگلون مین ہوا اب شمار مرا
علم سے کچھ نہین مدار مرا
آیا اک جھونکا باد صرصر کا
تخت چھوٹا ہے سنگ مرمر کا
نہ کہین فرش ہے نہ کوئی فروش
بن گیا ہون مین یہ جاموش
مجلس پاگلان مین ہین ڈیرے
الٹی آتین سکے ہین میرے
قید کب تک رہون خدا جانے
حال آیندہ کوئی کیا جانے
میری قسمت ہی تھی یہ بد نصیب

خانۂ پاگلان اور ایسا ادیب
ہین فصیح البیان بلیغ العصر
ہین طلیق اللسان ادیب الدہر
سارے آفاق مین ہی نام مرا
پڑے علم سے ہی جام مرا
مشکل آسان کرو خدا کے لئے
میرے کام آؤ کبریا کے لئے۔

یہ نامہ پڑھکر جوتی پرشاد کے چچا نے مولوی صاحب کے چھوٹے لڑکے کو بلوایا اور کل حال کہہ سنایا اور کہا دو چار پاگلون کی حکیون کے سبب سے وہ بیچارے پاگل خانے بھیجدیے گئے۔ چلو چل کے اونکے چھوڑانے کی کوشش کریں۔ مولوی صاحب کے لڑکے کو پہلے یقین نہین آیا۔ کہا آپ نے تو انکو بارہ بنکی بھیجا ہے چچا نے جواب دیا۔ جی نہین بارہ بنکی نہین بھیجا ہی اسوقت تم سے کہنا مناسب نہین سمجھا مگر ہر اسان نہو انکو چھوڑا لائینگے۔ لڑکا آبدیدہ ہو گیا اور تھوڑی دیر کے بعد مولوی صاحب کی تعزیت کرکے انکے بیٹے جوتی پرشاد کے چچا اور مولوی صاحب کے صاحبزادے پاگل خانے گئے مگر جمعدار نے اندر نہین جانے دیا۔ کہا ہمکو حکم نہین ہے کہ بلا اجازت خاص کسی کو بھی اندر جانے دین۔ اُنھون نے بہت اصرار کیا کہ ہم مولوی صاحب کو دیکھنا چاہتے ہین مگر اوسنے ایک نہ مانی چھوٹے مولوی صاحب نے پوچھا کیا سچ مچ پاگل ہی ہو گئے اوسنے کہا اور جھوٹ موٹ کے پاگل کیسے ہوا کرتے ہین۔ آپ کے جناب۔ مولوی صاحب تو اور سب پاگلون سے زیادہ سرشار ہین۔ جناب چھوٹے مولوی صاحب رونے لگے۔

جوتی پرشاد کے چچا نے جمعدار کو علیحدہ لیجا کر کہا اگر کچھ انعام کی ضرورت ہو تو یہ دو روپیے حاضر ہین اُس نے جواب دیا کہ جناب ان دو روپیون کی طمع دے کر کیون میری روٹیون کے دشمن ہوئے ہین۔ مجھے حکم ہی نہین ہی مین مجبور ہون ناچار وہان سے محروم واپس آئے اور اسکے بعد کئی دن دوڑ دھوپ کرکے بعد خرابی بسیار مولوی صاحب کو اس طلسم پاگلان سے نجات دلوائی باہر آتے ہی جوتی پرشاد کے چچا سے بغلگیر ہوئے لڑکے سے ملے دونون ڈھاڑین مار مار کے رو دیئے تھے مین ایک سپاہی انعام کا طالب ہوا اور مولوی صاحب کے آگ لگ گئی کہا ارشاد ہوا ایسا ہی بڑا انعام کا کام آپنے کیا ہی تا گاڑی پر سوار ہو کر چلے

راستے مین اپنی مصیبت کا حال بیان کیا مگر انکے فحوائے کلام سے معلوم ہوا کہ یہ واقعی اپنے آپ کو اصل مین پاگل ہی سمجھنے لگے تھے۔

مولوی۔ خدای جلشانہ کو یہی منظور تھا۔

چچا۔ اب اسکا ذرا بھی خیال نہ فرمایئے۔

لڑکا۔ ابا یہ وہی مثل ہی کہ کر تو ڈر اور نہ کر تو خدا کے غضب سے ڈر واللہ اعلم کس گناہ کے پاداش مین یہ سزا ملی افسوس

مولوی۔ کوئی اپنا نہ پرایا۔ توبہ توبہ۔

چچا۔ ہم لوگ مثل ماہی بے آب تڑپتے تھے

م۔ کیا شک ہی۔ لاریب فیہ۔

لڑکا۔ بڑے جد و جہد کیے مگر السعی منی والاتمام من اللہ۔ بہرکیف یہی شکر ہے کہ صورت تو دیکھی۔

م۔ بعض اوقات رجحان طبع جانب خودکشی ہوتا تھا مگر پھر منجانب اللہ کوئی منع کرتا تھا اور باز آتا تھا۔

چچا۔ خدا ہر آفت سے بچائے بغیر اب مقضی بامضی بجز افسوس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

کمی روز تک مولوی صاحب نے اپنے عزیزون اور دوستون سے پاگل خانے کے حالات بیان کیے اور ذرا بھی کسی دن لالہ جوتی پرشاد کی شکایت نہ کی کیونکہ پریشانی اور رنج کے سبب سے دماغ بالکل صحیح نہ تھا نہ بھولے ہوئے تھے لالہ جوتی پرشاد کی نسبت کئی بار دریافت کیا کہ ان سے ملاقات نہین ہوئی لوگون نے کہا وہ کہین تفریح طبع کے لیے گئے ہین مولوی صاحب نے گھر سے نکلنا ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا۔

آٹھوان دورہ

دھر لیے گئے

یون تو لکھنؤ مین میلے بہت سے ہوتے ہین عیش باغ کے میلے پرستان کی پریون کا غنچہ کھلا ہوا۔ باؤلی کا میلا گٹھا ہوا۔ علی گنج کا میلا بھی خیر نتیجۃً کچھ برا نہین۔ گول دروازے کا میلا۔ ہولی کے دن سب سفید پوش شہر امیلا۔ ساہجی کے بنگلے سے چوک تک۔ اور کشمیری محلہ۔ یحیٰی گنج۔ نخاس۔ یہ وہ ہر محلے مین چھوٹے چھوٹے میلے ہوتے ہین۔ دوالی کی رات شب برات۔ تمام شہر جگمگاتا ہے مذہبی میلون مین رام لیلا ڈربٹنگ میلا۔ محرم ہر جگہ روشنی حسین آباد مبارک نجف اشرف میر باقر کا امام باڑہ حیدری کا امام باڑہ یہ سب کچھ ہوتا ہے مگر آٹھون کے میلے برابر کوئی میلا نہین ہوتا خدا جانے

کہان کہان سے لوگ آتے ہین۔
تھالی اُچھالیے تو تمام بیسواڑے بھر مین
سر ہی سر جائے۔ لکھنؤ بیسواڑے مین
ہے اور بیسواڑے کے نلو رپے مشہور ہین
خلاصہ یہ کہ اتنے آدمی جمع ہوتے ہین کہ
اگر لام باندھا جائے تو پام سے روسیون
کو ماسکو تک بچھا چھوڑنا مشکل ہو جائے
اس اتنے بڑے میلے مین لالہ جوتی پرشاد
صاحب ہشو مع احباب بذلہ سنج مرنجان
مرنج سیر کنان تشریف لیگئے۔
ج - جوتی - چلو تالاب پر چل کے دری
بچھا کے بیٹھین۔
۱ - واللہ بڑی بہار ہے بی نظیر جان کی
قتالۂ عالم چھوکریان - بے نظیر اور بدر منیر
اس ٹھسّے سے آئی ہین کہ دیکھنے سے
تعلق رکھتا ہے۔
۲ - او آبادی کی چھوکری پر کیا کر زدہ ہے
اسپر ایک بڑا قہقہہ پڑا اور جوتی پرشاد
نے کہا زدہ ہن کی ایک ہی ہوئی۔
ابے کمین تو جیم بولا ہوتا۔
ایک ٹھٹھول دوست نے کہا (زب)
جرورت ہوگی بولینگے - جاہر جھوٹ تو جرورت
نہین ہے - آگے بڑھے تو بگبن کی فینسی بلی
ایک نے کہا انیر بھی بٹا زدہن پہ اسپر اور
قہقہہ پڑا اور جسنے زدہن کہا تھا وہ بہت شرمایا

۱ - یہ فارسی کی ٹانگ کیون توڑتے ہو۔
۲ - کبھی زدہن بھی یاد رہیگا۔
۳ - بگبن کے ٹھاٹھ دیکھیے - سامنے چوک
کی ناک ہے آنکھو ن مین سوہنی اور آگے بڑھے
تو ایک اور نازنین نظر آئی - پری چہرہ برق دم
یہ لوگ گھورنے لگے ایک نے دل لگی مین
کہا یار جبین تو اسکی ایک آنکھ دکھائی دیتی
ہے۔
وہ تنک کر بولی (معلوم ہوتا ہے ساون
مان پھوٹی ہا ہین سائینٹ کی عینک لگا دو
(پھوٹ اور راہین اور لگا دو) سے سمجھ گئے
کہ دیہاتن ہے - دوگال اس سے
ہنس بولکر آگے بڑھے تو دیکھا بڑی بھیڑ ہے
اور دو کمسن بیوڈین تنی ہوئین عجب انداز
و ناز سے کھڑی موم کے لنگور اور مچھلیان
اور کھلونے مول لے رہی ہین ٹھٹھ کے ٹھٹھ
جمع - ایک پمدشں اور دشں پر سو گرے
پڑتے ہین۔
۱ - معلوم ہوتا ہے پریونکو پرکاش کی چھوڑ دیا
۲ - وہ کون خوش نصیب لوگ ہین جو ان
پریون کو بغل مین لیکر سوتے ہین۔
۳ - ہائے سہ
وہ پری جسکے ساتھ سوتا ہون
حور حسن کا پلنگ کستی ہے
ہم مکوب گھو لیا آنکھین سیکو مجھے واریان ہین

ج - بھئی کیا صورتین ہین واللہ۔
١ - دیکھنے سے بھوک پیاس بند ہوجاتی ہو۔
٢ - کوہ قاف کی پریان جو مشہور ہین وہ یہی ہین۔
٣ - جی چاہتا ہو گود مین اُٹھا کے لیجاؤن -
٤ - کون اتنے جوتے پڑین کہ کھوپری گنجی ہوجائے۔
٣ - بلا سے پڑین - اودھر پڑین پڑین - اتنے
مین جوتی پرشاد کے ایک دوست نے کہا ارے
یار یہان کھڑا رہنا ٹھیک نہین ہے سب شہر کے
جمع ہین جو کوئی دیکھیگا تو کہیگا جوتی پرشاد نے
کہا آپ کی ایسی کی تیسی اور یہانسے جانیوالے
کی ایسی تیسی کیا خداداد حسن پایا ہے۔
آپ اللہ نے بنایا ہے -
اغل بغل ان دونون کو بٹھائے اور کبھی ادھر
کبھی اُدھر مچھیان لے واللہ ہم تو سمجھین کہ ہم
اپنے وقت کے واجد علیشاہ ہین - قسم خدا کی
جی چاہتا ہو زبردستی جاکے چوم لون اب
سُنیے کہ جدھر وہ دونون پریزاد رشک
گلرخان نوشاد جاتی تھین - تمام میلا اسی جانب
ہو لیتا تھا - اور ایک نشاط مین جو جو بناؤ چاؤ
کرکے گئی تھین وہ کٹی جاتی تھین - ایک بولی
کس مصرف کی ہین ذرا انکی - وضع تو دیکھو
جیسے دم کٹی ہرنی دوسری نے کہا اے
پھیکا شلجم - نمکینی کا نام نہین -
اللہ جانتا ہو جو انکی راتین دیکھو تو بس
یہ معلوم ہو کہ کوڑھی یہ چلی کٹی کہہ رہی تھین کہ

ہماری چاہ چھوڑ کے جسے دیکھو انکے پیچھے
لٹو ہے -
الکلے پیچھا چھوڑ کے جوتی پرشاد مع اصحاب کے
وہان آکے بیٹھے - جہان نگین کی فنس تھی
اسکے بستر سے انکا بستر کوئی بیس قدم کے
فاصلے پر تھا -
ج - کہیے بی نگین صاحب - مزاج شریف
ب - اب تو سُنا آپ لوگون کو پاگل خانے
کی ہوا کھلایا کرتے ہین -
ج - (ہنسکر) وہ بھی ایک دل لگی تھی -
چلیے ایکدن آپ کو بھی دکھلا لائین -
ب - اے تمھارے منہ مین خاک دھول -
اللہ اُسکے سایے کے قریب نہ لیجائے -
ج - دیکھوگی تو پھڑک جاؤگی -
ب - آپ ہی کو مبارک رہے - مین ہشو
نہین ہون -
ج - آپ نے سُنا کہان تھا -
ب - لیجو اور سُنیے گا - اے یہ بھی کوئی
چھپی ہوئی بات ہو - سارا شہر جانتا ہے
ہمین بڑا رنج تھا کہ بیس آدمی ہنس مکھ اور
ایکا ایکی عقل ہی خارج ہوگیا یہ یہانسے بوریا بدھنا
اُٹھا کے کشمیریون کے باغ مین آئے اور
سیر کرکے پھر تالاب کی طرف جاتے تھے کہ جس
بیچارے کے مکان کو انھین نے بیچ لیا تھا
اُسنے انکو دیکھ لیا اور آگ ہوکر دوڑا

اچھا بہت دن بعد ے چلبلی سنگھ ٹھاکر بنے ہوئے انڈے بیچتے تھے کرایہ چھ مہینے پہلے ہی دیگئے تھے اوتے پونے پر کان پکڑ لیا ادھر آؤ سیجا جان - یہ کہکر کلوار اور اُسکے لڑکے اور داماد نے انکو زور سے گرایا اور کلوار نے چاقو نکالکر انکی ناک پر رکھہی تو دیا مگر ویسے ہی ایک شخص لالہ روپ نراین نام نے فوراً چاقو پر ہاتھ ڈالدیا - چاقو ناک پر ذرا یونہین سا پھسلتا ہوا لگا ورنہ ناک کٹی مبارک کان کٹا سلامت کا معاملہ ہو جاتا -

کانسٹبلون نے آکے کلوار اور اُسکے لڑکے اور داماد اور آٹھ دس بیگناہون کو گواہی کی علت مین گرفتار ہی تو کرلیا - مقدمے کی کارروائی اور روئداد سے کوئی غرض نہین خلاصہ یہ کہ کلوار کو ایک ہفتہ کی قید سخت کی سزا ملی - اور میان ہشو کی ناک کو کٹ نہین گئی - مگر نشان یونہین سا بنگیا -

ہاتھ تیرے گیدی کی میلے بھر مین ہلڑ مچگیا کہ ہوتی پرشاد کی ناک کسی نے جڑ سے اُڑادی جتنے منہ اتنی ہی باتین - لوگون نے ناک کے ہوتے ساتھ ہی نکٹا بنا دیا -

یہان سے چلے تو احباب سب ساتھ ہولیے اور اسنے کہا کہ اب آپ گھر چلیے مگر ایک باغ تک پہونچے ہی تھے کہ بوتل والا ملا اُسکی بی بی بھی اسکے ساتھ تھی - اُسنے جو انکو دیکھا تو بڑا خوش ہوا کہ بعد مدت اپنے مجرم کو پایا -

میان لالہ سلام پہچانا -

لالہ - سہے ہوئے - کیا -

میان - ہاتھ پکڑ کے (اچھل مُنسی سب مٹا دونگا ارے تو بھلا مانس بنا ہے اُنکے ایک دوست نے بوتل والے کا ہاتھ جھٹک دیا اور ایک لپڑ دیا -

بی بی - (روتی ہوئی) ارے کاہے کا بڑے آدمین سے لڑت ہے -

میان - ارے سسٹری اسی سسٹر نے بوتلین اُس دن توڑی تھین - ارے یہ وہی ہے -

بی بی - ارے بھائی ارے بھائی -

دوست - دور ہو یہانسے بھائی کی بچی -

میان - ہجور ہم گریبون کی سُنو گے کہ نہین ہکو جھوٹا بنا بتلا کے اپنے گھر بھیجا - نہ گھر نہ در اور ہماری ہنس بائیس بوتلین توڑین اور بھاگ گئے ہم توانکا لہو پی لین گے -

دوست - ایک اور لپوٹا جا کر - اب تیری لاش نکلیگی -

اسپر بہت سے آدمی جمع ہو گئے اور بوتل والے نے رو رو کر حال کہنا شروع کیا اور اسکی بی بی بھی ساتھ ہی روتی تھی کہ نقصان کا نقصان ہوا اور مار کی مار کھائی

میلے والون میں بعض کو تو جوتی پر شادی ہمدردی
تھی کہ رئیس ہوکر ایک ادنی بوتل والا اس
بیہودگی سے پیش آیا۔ اور بعض کو انکی اس
حرکت سے ذرا بھی ہمدردی نہ تھی کہ بیچارے
غریب کا نقصان کیا اور بعض کو موقع ملا کہ
اسکی جوان اور نوخیز اور رنگین صورت کو
گھورین۔ یہانتک کہ ایک بگڑے دل
جوان نے اسکو اشک بہاتے دیکھکر فوراً
جیب سے ریشمی رومال نکالا اور اسکے
آنسو پوچھے اور اس بہانے اسکے گلین گلین
گالون پر بھی بڑی شفقت سے ہاتھ پھیر
تو دیا۔ واہ اُستاد۔ مانتا ہون۔ واللہ کیا
ہمدردی صرف کی ہے۔ اور کس خوبصورتی کے
ساتھ اسکے میان کے سامنے گالون پر ہاتھ
پھیرا ہے کہ واہ۔ اور ایک اسکے میان پر کیا
موقوف تھا ہزارون کے مجمع میں۔ اتنے
بڑے میلے مین۔ کجا قیمتی ریشمی رومال۔ کجا
ایک ادنی ماہرن کے گال۔ تکرار تو ابھی
ہو ہی رہی تھی اور انکے دو ایک دوست
بھی واقف تھے کہ انھون نے اس بیچارے
غریب آدمی کا نقصان کیا۔ ناہم فیصلہ کر کے
بوتل والی کو پانچ روپیے دیدیے۔ یہ بھی
دل لگی سے نہ بچ سکے۔ دیے بھی تو بوتل والی
کو۔ بوتل والے سے کوئی مطلب نہین گو کہ
کہان گیا پھر تی ہی نہ مگر انکے دل کا حال
کو معلوم ہو گیا۔

تیر۔ اب انکے احباب نے مشورہ کیا
کہ انکو کسی اور بند پالکی مین لیجائین تاکہ اب
اور کوئی فضیحتا نہو۔ پالکی ڈھونڈھ ہی رہے
تھے کہ میان جینی اس کلوار کا نوکر جسکی
دکان کی تھوڑی اور بوتلین توڑ بدولت
توڑ آئے تھے انکو دیکھ لیا اور غل مچا کر کہا
لالہ۔ لالہ دوڑو۔ ارے وہ ملے میں جون جنکی
کی گھوڑی پہنے اپنی دکان کا ستیاناس کر گئے
تھے آواز سنتے ہی دوڑ پڑا اور گویا انکی بغلین
جھانکنے لگے وہ جھپٹ ہی تو پڑا اور آتے ہی
انکے پٹے لینے کو تھا مگر جرأت نہ ہوئی بہت
زور زور سے غل مچا مچا کر شکایت کرنے
لگا۔ پھر ایک بھیڑ لگ گئی۔ شست کے شست
جمع۔ معلوم ہوا کہ کلوار کی دکان پر حضور نے
وہ بدعت کی جو آجتک کسی نے نہین کی
تھی۔ انکے احباب کی جان عذاب مین
ہوگئی اب کس کس سے لڑین کس کس سے
بھڑین اور پھر یہ بھی خیال تھا کہ لوگ ہمکو کیا
کہینگے اور انکو کیا معلوم ہوگا کہ یہ مشہوے سے
لڑ رہے ہین یا ہم سے۔
ناچار قہر درویش بر جان درویش ان لوگون نے
اسکو سمجھا لیا کہ اس وقت گاشتی سو کچھ ہوگا
انکے گھر پر کل صبح آٹھ بجے آؤ ہم لوگ بھی
ہونگے فیصلہ کر دیا جائیگا۔ وہ ان شریفون کے

کہنے سے راضی ہو گئے۔ اسپر بیٹھ اپنے گھر آئے پیچھے کو یہ اجباب انکے گھر پہنچے اسنے چچا سے کل حال کہا۔ انہوں نے اپنا سر پیٹ لیا اور کہا خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا مفت روپیہ لوایا جائے مکلوا دینگی مع چند دوستوں کے آیا پچاس پر فیصلہ ہوا۔

اور جوتی پرشاد کے آدمی نے پچاس گن کر دیدیے اور رسید لی۔ اب یہ مشورہ ہونے لگا کہ مکان والے کا روپیہ فوراً ادا کر دیا جائے ایسا نہو کہ وہ دیوانی فوجداری دونوں میں دعوی کر دیوے اور بڑا فضیحتا ہو جب وہ قید کھلا تو یہ لوگ بلا لائے اور اُسنے رو رو کر عرض کی کہ میں ایک ہیچ قوم آدمی آپ ہی رئیسوں کی بدولت آدھ سیر آٹا کماتا ہوں میرا مکان کا مکان کھدوا کے بیچ لیا اور جیل کھانے کا جیل کھانا ہو گیا سننے والوں کو کچھ تو ہنسی آتی تھی اور کچھ رنج ہوتا تھا بڑی دیر تک رویا چلایا کیا جو سنتا تھا ہنستا تھا کہ بھئی اچھے کرایہ دار مکان میں بسائے کہ مکان ہی کھود گیا۔ دونوں میں یہ فیصلہ باہمی ہوا کہ سات سو روپیہ نقد مالک مکان کو دیا جائے اور ایک ہزار دو سو روپیہ کی سو روپیہ ماہواری کے حساب سے قسط بندی تحریر ہوا۔

اب لالہ جوتی پرشاد صاحب کی آنکھیں کھل گئیں اور اگلی پچھلی باتوں پر تاسف کرنے لگے اور احباب سے کہا کہ اگر آپ صاحبوں کی شان کے خلاف کوئی امر سرزد ہوا ہو تو معاف فرمائیگا۔

۱- اجی یہ کیا فرماتے ہیں۔
۲- مضی ما مضی۔
۳- گذشتہ را صلواۃ آیندہ را احتیاط۔
۴- بھئی ان سب باتوں کو بھول جاؤ۔ مگر اب خدا کے لیے نہ وحشت کی لینا اللہ طبیعت کو سنبھالو قابو میں رکھو آدمی بنو۔

نواں دورہ

لاحول! لاحول!! لاحول!!!

شیطان دور

لالہ جوتی پرشاد صاحب ہشو کو اب ہم ہشو نہ کہینگے۔ کیونکہ اب یہ انسانیت کے زمرے سے خارج نہیں ہیں۔ دو مہینے کے لیے یہ بزرگوار شہر سے باہر اپنے گانوں کے ایک باغ میں جا کر رہے اور وہاں سے اپنے احباب کو خطوط لکھے۔ ایک خط لکھکر اُسکی نقل کر کے روانہ کی۔ وہو ہذا۔

حضرت سلامت ؎
ہر کہ از تقصیر خود شد منفعل
آب رحمت از جبین خود شست یافتہ

گو میں نے اکثر احباب سے معافی مانگ لی ہے

مگر ایکبار پھر معافی کا خواستگار ہون -
ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را -
یہان مین دونون وقت ہوا کھانے جاتا ہون
صبح کو پیدل ٹہلتا ہوا باغون او کھیتون کا چکر
لگاتا ہون اور شام کو دریا کی جانب گھوڑے
پر جاتا ہون صبح کو جب ہوا کھا کر واپس آتا
ہون تو نہا دھو کر انگریزی اور اردو اخبار پڑھتا
ہون - دس بجے کھانا کھاتا ہون تھوڑی دیر کے
بعد کوئی ناول پڑھتا ہون گاؤن کا کام دیکھتا
ہون شطرنج کھیلتا ہون ساڑھے پانچ بجے سوار ہو کر
ہوا کھانے جاتا ہون شام کو واپس آ کر باغ مین ٹہلتا
ہون آٹھ بجے کھانا کھاتا ہون - کھانے کے ساتھ
تھوڑی سی ہوسکی پیتا ہون - ایک بوتل جمور کی
چار روز مین ختم کرتا ہون - سوڈا کے ساتھ
پیتا ہون - دوسرے تیسرے روز شہر سے آتی ہے
دس بجے تک کبھی دیوان کبھی ناول پڑھتا ہون
اور سو رہتا ہون -
الحمدللہ خیر صلاح -
ح - نے غم دزد نے غم کالا -
نہ بوتلین توڑتا ہون نہ شیشون پر ہاتھ صاف
کرتا ہون - نہ کلوار کی دکان کا ستیاناس
کرتا ہون - نہ کسی کا مکان کرایہ پر لیکر اپنین
کلاری پٹیل ڈالتا ہون - نہ صدر بازار مین
جوتی پیزار ہوتی ہے - نہ کسی کو پاگل خانے
بھیجتا ہون نہ بوتل والے کو جل دیتا ہون آپ

میری جانب سے مطمئن رہین فقط - خاکسار
جوتی پرشاد -
ایک خط چچا کے نام لکھا تھا کہ میری طرف سے
آپ اطمینان رکھیے -
اسکے بعد لالہ جوتی پرشاد ساقی مشتاق پنجر
علاقے سے شہر مین آئے تو آدمی بنے تھوڑے
یار دوست رشتہ دار بزرگ خوش خوش کر
ہمارا وحشی انسان بنگیا -
انھون نے اپنے دوستون کی دعوت کی
مکان سجا سجایا آراستہ کیا -
کہین آراستہ مسند کسی جا جلوہ گر کرسی
تُنیا تھا وہان ہر طرح کا سامان شاہانہ
احباب جمع ہونے لگے یہ وہی باغ ہے جسمین
جوتی پرشاد نے مع اپنے دوستون اور
ڈاکٹر اور وکیل اور لالہ پنج کے دھما چوکڑی
مچائی تھی اور پیتے پیتے قریب المرگ ہو گئے
تھے - الغرض جو اسم تھے بجز انھین احباب
کی دعوت کی جو اس جلسے مین شریک تھے جو
آیا اُسنے کوئی نہ کوئی پھبتی کہی فرد -
ل - این داے میان آج یہ تالاب سوتا
کیون ہے - وہ پیراک لوگ کہان ہین -
ن - پیراک لوگ کہین مر بھٹے ہی آئے
ہین - وہ تو بس پیراکی کے سیلے ہی پر آتے تھے
ح - رہنے دو خدا وہ دن نہ دکھائے کہ
ل - آج کلڑی لگانیوالے غائب ہین -

ن - بھئی اُسدن کیفیت تو اچھی معلوم ہوتی
تھی کوئی اِدھر پیر رہی ہے - کوئی اُدھر - کوئی
پیر اک کھڑی لگا رہا ہے - کوئی ملاحی پیر رہا ہے
کہیں اُستاد ہے کہیں شاگرد -

س - مگر مجھے اُسدن اسقدر نشہ تیز تھا کہ الامان
مجھے تو یاد نہین مگر لالہ رُخ نے کہا کہ مین بار بار
یہی ہانک لگاتا تھا کہ سیان بھئے کوتوال اب
ڈر کاہیکا -

ڈاکٹر - مگر اُس روز انکے ہان کی وہ خانہ ساز
شراب ایسی عمدہ تھی کہ ہمنے کبھی نہین پی خوشبو
ایسی کہ مین کیا کہون - اور رنگت دیکھتے ہی
تما ہر تک کا جی للچاتا -

ل - ہمنے بھی پی تھی مگر ذائقہ نہین یاد ہے -

ج - آپ کو ہوش بھی تھا -

ل - بہت چڑھ گئی تھی واللہ -

ج - اور مجھے کیا بُرا معلوم ہوتا تھا کہ مین تیر
رہا ہون اور ایک صاحب نشے کی ترنگ مین
بار بار کہتے ہین کہ سونے کا خیال کرو نیند کا
دھیان کرو -

ن - سات دن تک ہم لوگون نے پی مگر ایک
بات اچھی تھی کھانا تھوڑا بہت ہوتا جاتا تھا
ورنہ انٹاغفیل ہو گئے ہوتے -

ج - مین تو سمجھا کہ مین چلا مگر اللہ نے بچایا -

ڈاکٹر - جب کثرت ہوگی یہی ہوگا - یہ تو دیو کا
طمانچہ ہے -

گو اُس روز بھی کھانا پینا ہوا - شراب بھی پی
دل لگی مذاق چہل بھی ہوئی - مگر بھلے مانسون کہ
کی سی صحبت تھی - کھانیکے ساتھ بقدر ضرورت
تھوڑی تھوڑی شراب پی - یہ نہین کہ ایک
ہفتے تک انٹاغفیل پڑے ہوئے ہین سر و پا
کی خبر نہین -

آخری دورہ

لکچر

ایک روز لالہ جوتی پرشاد صاحب ایم اے
فلو آف دی کلکتہ یونیورسٹی نے اپنے
باغ مین حسب حال ایک لکچر دیا جسمین اکثر
احباب شریک تھے وہ دلکش لکچر درج ذیل
کیا جاتا ہے - وھو ہذا -

حضرات - کوئی پرائی بیتی کہتا ہے ہم اسوقت
اپنی بیتی کہنے کو حاضر ہوئے ہین -

مین پاگل نہ تھا اور اب ہون پاگل کے یہ معنی نہین ہین کہ
کسی کے مکان کو کرایہ پر لے اور اُسکے کوٹھے کرے
واہ یہ تو پاگلون کا کام نہین ہے - یہ مجھ سے خرانٹ [illegible]
شہدون بد وضع آدمیون کا کام ہے کہ مکان کرایہ پر
لے کر اُسکی نشین کھدوا کے بیچ لینا - کڑیون کے کوڑے
کرنا - شہتیر دھنی سب کو بیچ ڈالنا - سبحان اللہ اچھا
پاگل بنایا ہے - یہ جنون کی [illegible] نہین ہین کلوار کی
دوکان خود کھلوا کے بیٹھنا سبکی یہی بات ہو تو بھی مگر اُسکو
بہانے سے اِدھر اُدھر اُٹھا دینا اور سکی آدمی کو ایک
پیسے کی کلیجی اور ایک روپیہ کے دہی بڑے اور ایک

روپے کی دال موٹھ لینی بیچنا اور شراب مین لٹاک
اور ریت ہلاکی بیچنا اور اسکو اپنا سالا سُسر بنانا اور
مشہوروں نو تلوون اور میون کا توڑنا اور نقصان کرنا یہ
بھی کوئی پاگل پنا ہی یا گل تھے تو کنوین مین کیون نہ
کود پڑے اپنا گلا کیون نہ کاٹ ڈالا - دریا مین
کیون نہ ڈوب مرے - اسکے جواب مین شاید کوئی صاحب
یہ کہین کہ جس مقام پر معزز اور جلیل القدر افسران
یورپین اور خاتونان انگلشیہ میمین اور صاحبان بیٹھ کر کھانا کھاتی
ہون وہان جاکر تو تیلین توڑنا اور تہا کی ضابطہ کیا
کرنا جنون نہین تو کیا ہی سو اسکا جواب الجواب یہ ہی
کہ جنون کا ایک شعبہ تو یہ ضرور ہی لیکن یہ صرف شراب
کی کثرت کا نتیجہ ہے -

اسکے یہ معنی کہ اتنی پی لی کہ دماغ مین ایک قسم کا
خلل ہوگیا - ایکدن ایک بیچارہ بوتل مول لینے والا
چلا جاتا تھا اسکا نوکر رکھوا کے اسکو واہی تباہی
ادھر ادھر دوڑا دیا اور اسکی نسبت مین تو طبیبان کی جلد دیے
اسکو جنون نہین کہتے ہین مگر جنون ہوتا تو اپنے گھر کا
پتا نہ دیتے اور اپنا نام لالہ نراین داس بتاتے
الغرض یہ کل حرکتین شراب کی تھین یا یون کہین کہ
اعلے درجے کی حماقت کا نتیجہ تھا پیچ پر آئے تو البتہ
دیے اور بیٹھ رہے - اور اسکے خلاف ہوگئی تو اب
ڈاکٹر دس ٹیک کر مرجائیں مگر ایک بوند بھی حرام ہی
اسمین ہر چہ بادا باد -
یہ کون عقل کی بات ہی لاحول ولا قوۃ افسوس
ہے کہ -

بے اعتدالیون کے سبب سے بین ہم کو جتنے زیادہ
ہو گئے اتنے ہی کم ہوگئے پینے کو کون منع کرتا مگر جل نسی
کے ساتھ مین بیس بچیس تیس تیس چالیس چالیس
برس سے لوگ پیتے ہین او خدا کے فضل سے خاصے ہے کٹے
سُرخ و سفید ہو کے ہین غذا بھی عمدہ تھا بھی اچھی -
تندرستی مین کوئی فرق نہین اپنا کام بھی خوش اسلوبی
کے ساتھ کرتے ہین اور پیتے بھی ہین - مگر اسمین شک نہین
ہی کہ

بدنام کنند اہل خرد را غلط است
بلکہ می نشود از صحبت نادان بدنام

یہ بھی کوئی بات ہی کہ صبح سے جو شروع کی تو دوسری
صبح تک پیا کیے جام پر جام نہین تو بوتل پر بوتل بلکہ
بوتل پر بوتل ہی نہین پیپین پر پیپے - بلکہ مشہورون
پر مشہور - دو دن گذر گئے سوائے شغل مے کے اور دوسرا
شغل ہی نہین کھانے پینے سے کوئی بحث نہین اعتدال
سے بیجا نی دشمنی بجز کثرت مے نوشی کے اور کوئی کام
ہی نہین - اسکا نتیجہ ظاہر ہے - نتیجہ یہ ہوا کہ دماغ
بیکار ہوگیا - اور وہ حرکتین کین کہ سر نہ دیکھین جو کسی سے
تمام عمر مین نہ ہوئی ہونگی - ہمارے اکثر دوست
اسکے عادی ہین مگر کوئی ایسا نہین ہوا اس قسم
کی کارروائیان کرتا ہو - جب سے کہین ہم
سنکر سر کر رہینگے کہ نجنے پاگل پنے کا کوئی کام
نہین کیا - ہو نہ ہم مولوی صاحب کو پاگل بنا کر پاگلخانہ
مین پاگلون کی کوٹھری مین بند کرنا یہ پاگل کا
کام نہین - یہ بڑے چالاک آدمی کا کام ہے
بڑا آدمیون کا ٹھکانہ بہت ہون اور رکست مین اور کچھ بہرنی کی

پاگل خانے کے سپرنٹنڈنٹ کو بیوقوف بنا کر
دہ دیے ہیں۔ اب یہ کام کہیں پاگلوں سے
ہو سکتے ہیں۔
یہ سب نتیجہ جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں اسکا
ہے کہ میرے مزاج میں اعتدال نہیں رہا۔
میں بار بار کہونگا کہ اعتدال کی حد سے جو متجاوز
ہوا وہ گیا گذرا۔ ڈاکٹر کا دوا میں شراب دینا
اور ہمارا اس سے انکار کرنا اس سے زیادہ گنوارپن کی
بات ہو سکتی ہے اور وہی ہم ہیں کہ شراب
شروع کر دی تو سات دن تک برابر ایک
دھماچوکڑی مچی ہے۔ سونا جاگنا اٹھنا بیٹھنا الٹنا
کھانا پینا سب شراب ہی شراب بجز شراب
کے اسے کوئی گفتگو ہی نہیں ہے

دل تقوی گرر دہ بادہ و جام ست اینجا
سخنے بے مے و معشوق حرام ست اینجا

تائب ہوئے تو اس آتو پنے کے ساتھ کہ
بوتلیں توڑتے پھرتے ہیں کلوار کی دکان پر
اُدھر بجانے میں کوئی عار نہیں۔
فوجداری کے کر ور دن جرم کیے اور ترک
کر دی تو ڈاکٹر طبیب بید ایک کا کہا نہیں
ملتے۔ لاحول ولا قوۃ۔
پینے میں جو فضیحتا ہوا اُسکا حال ظاہر ہے بنئے لالا
اور بوتل والی الگ گالیاں دے رہی ہیں۔
کلوار الگ جاری جان کو رو رہا ہے کہ دکان
پلٹا دی ایک کی بوتلیں توڑیں ایک کی منصورین
تو ڈیں بالو ملا ملا کے شراب دی۔ ایک کا مکان
بیچ لیا ہماری اوقات پر لعنت۔ وہیں میلے
میں لیا ڈگی پر آمادہ۔ اور ظاہر ہے کہ جس کسی
کا مکان بیچ لوگے اُسکا کہاں تک ابال نہو گا۔
وہ تو اس بات پر راضی ہو جائیگا کہ جان
دیدیجیے۔ چار پانچ ہزار کے مکان کے کوڑے
کر لیے وہ آگ ہو جائے یا نہیں۔ ہم نے مانا کہ

شراب پینے میں کوئی عیب نہیں مگر ہے
ہر ایک بات میں لازم ہے اعتدال ضرور
ہر ایک چیز میں ایک حد خاص ہے درکار
زیادتی ہر شے کی بری ہے چاہے کوئی چیز ہو
اور خصوصاً شراب کی کثرت !!!

بھنگ چاہے انسان جسقدر پی جائے افیم
کا اگر عادی ہے تو دو آنے کی جگہ تین آنے کی
کھا جائے تو کوئی ہرج نہیں ۔ چانڈو
چاہے دو چھینٹوں کے عوض چار اڑائے
چرس مدک چاہے جتنی پیے کچھ پروا نہیں مگر
شراب کی کثرت مار ہی ڈالیگی ۔ بھنگ کی
زیادتی بھی مضر ہے۔ افیم کا کثرت سے کھانا
یا پینا بھی ضرر رساں ہے۔ چانڈو پینے سے
بھی انسان لقات ہو جاتا ہے چرس مدک
کی کثرت بری مگر سب سے زیادہ مضرت رساں
یہ کمبخت شراب ہے کہ اس کالی ناگن کے
کاٹے کا کوئی منتر نہیں۔ اسکی کثرت سے ہزاروں
نوجوان کفن پوش ہوئے ۔

صد حیف کہ گلرخان کفن پوش شدند
ورخاطر یکدگر فراموش شدند
آنانکہ بصد زبان سخن میگفتند
آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند

اس استفہام کا جواب یہ ہے کہ ہیچ نہ شنیدند وبادہ خوردند ومردند۔

گر بادہ خوری تو با خردمندان خور
یا با صنمے لالہ رخے خندان خور
بسیار مخور فاش مکن ورد مساز
گہ گہ خور وکم خور وبس پہنان خور

اسکے خلاف جسنے کیا وہ مارا پڑا اسمین سبسے زیادہ دو نصیحتون پر عمل کرنا چاہیے ایک تو بسیار مخور دوسرے کم کم خور چاہے کسی کے ساتھ پیو جان نہین جائیگی چاہے صنم لالہ رخ ہو یا نہو کسی باشد فاش بھی اگر ہوجا تو کچھ پروا نہین گو اسکا فاش ہونا عیب ہو سکتا ہے مگر خیر جان کے لالے نہین پڑینگے۔ دور بھی اگر ہو تو چندان مضائقہ نہین۔ یا شد پہنان اگر ہو سکے تو سبحان اللہ اور اگر نہو سکے تو اسکی بھی پروا نہین۔ مگر بس ان دو باتون کا لحاظ رکھنا چاہیے ایک تو بسیار مخور۔ اور دوسرے کم کم خور۔ دونون کے ایک ہی معنے ہین۔ حکیم طبع لوگ اسکے تعریف مین ضرور رطب اللسان ہین کہ یہ براح روح ہو یہ کیمیاے فتوح ہے۔ لیکن اگر انسان انسان کی طرح پیئے تو سبحان اللہ ورنہ زہر ہلاہل کی اسکے مقابلے مین کوئی اصل وحقیقت نہین ہے زہر کو تو انسان جانتا ہو کہ یہ زہر ہو مگر شراب وہ زہر ہے جسکو آب حیات اور امرت سمجھکر پیتا ہے۔ اور یہ نہین سمجھتا ہو کہ زہر پی رہا ہی نیش کو نوش سمجھتا ہے اور دشمن جان کو دلی دوست۔

شراب کا کوئی قصور نہین ہو مگر اسکی بھلائی برائی اسکے طرز استعمال پر منحصر ہے اگر دانائی کے ساتھ اسکو پیے اور روا رو سمجھکر پیے تو واقعی ماصل نوشدارو ہو اور اگر اسکے برعکس انسان جامۂ انسانیت سے خارج ہوکر استعمال مین لاے تو زہر ہلاہل کی اسکے مقابلے مین کوئی حقیقت نہین ہو انسان کیسا ہی ہٹا کٹا کیون نہو اگر شراب تاب کے دو ایک جام پی لے تو ساری تھکاوٹ دور ہوجاے سردی کے دنون مین اگر شب کو کھانے کے وقت دو تین پگ پی لے تو نقصان کے عوض فائدہ بخشیگی مگر اسکی ذرا کثرت ہوئی اور آدمی مارا پڑا۔ بس مین کا نر ہا دین دنیا دونون سے گیا گذرا اور گرمی کے دنون مین تو اسکی کثرت مار ہی ڈالتی ہے رات بھر ٹھنڈے پانی کی خواہش یہ جی چاہتا ہو کہ صراحی کو کلیجے سے لگائے رکھیے۔ کسی دم نہ چھوڑے دن بھر پیاس لگتی ہو کھانا کھانے کو جی نہین چاہتا ہی

ہو گرمی الگ سارے ڈالتی ہو اس حالت
مین جو لوگ ذرا سی شراب پی لیتے ہین انکو
اسوقت تو کیونکر ضرر ہوتا ہو مگر رفتہ رفتہ
دن رات پینے کے عادی ہو جاتے ہین اور
یہ ستم ہو جہان دن رات پینے کا انسان
عادی ہوا بس سمجھ لیجیے کہ مارا پڑا پھر اسکا
خدا ہی حافظ ہو کہین پتا نہین۔
اسکا دماغ کثرت استعمال سے کبھی صحیح نہین
رہ سکتا اور جو ناعاقبت اندیش بد بد سے
اللہ دعویٰ کرکر کے تجربہ کرتے ہین کہ ہم بازی
لیجائینگے وہ وہی ایک بازی مین رہی

ملک فنا ہوتی ہین اور جو لوگ خواہ مخواہ بے وجہ
بے سبب شراب کے دشمن ہین وہ بھی پاگل سے کم نہین
ڈاکٹر اگر نسخہ مین شراب لکھے تو نہ پیجیے یہ بھی
جہالت ہی دوا کے طور پر استعمال کرکے پیجیے تو زہر
تک جایز ہے اور دیا ہی جاتا ہی اور وہی زہر
اکسیر کا فائدہ بخشتا ہی الغرض ہماری رائے یہ ہی
کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اس شعر کو جو مین عرض کرونگا
کسی جواہر رقم خوشنویس سے جلی قلم اور آب زر سے لکھوا کر
اور شیشہ چڑھا کر گھر مین ایسی جگہ رکھے۔ جہان سے
ہر دم نظر آوے اور شعر یہ ہے۔ کہ بدنام کنندۂ اہل خرد را
غلط است بلکہ می شود از صحبت نادان بدنام۔

تمام شد

ہر قسم کا عطر و چکنی ڈلی و تماکوے خوردنی اس پتہ سے طلب کیجیے۔

سید محمد طاہر علی بلوچپورہ لکھنؤ

S. M. Tahir Ali Biloochpura

LUCKNOW

فہرست ناول دلچسپ اخلاقی و تاریخی

نام کتاب	قیمت	محصول	نام کتاب	قیمت	محصول	نام کتاب	قیمت	محصول
نشتر	عہ	عہ/ر	کارزار صلیبیہ	عہ/۲	عہ/ر	بچھڑی دولھن	۲/۲	۱۲/ر
اشک حسرت	۱رو/۲	۸/ر	قاتل کا قاتل	سعہ/۲	۱۲/ر	علاءالدین پدماوت	۱۰/۲	عہ/ر
مغز لیبرٹی کامل	عہ/۲	عہ/ر	چاند سلطانہ حصہ اول		۵/ر	خضر شباب	عہ/۲	عہ/ر
سلطان نازکرادا	للعہ/۲	۱۰/ر	〃 حصہ دوم		۵/ر	مان کا قاتل	سعہ/۲	۵/ر
مشتاق زہرہ	عہ/۲	عہ/ر	کایا پلٹ	عہ/۲	عہ/ر	برق غضب	۲/۲	۱۲/ر
زمزم کامل	۱۰/۲	۸/ر	بروگ	۲/۲	عہ/ر	فیروز محمودہ	للعہ/۲	عہ/ر
دلچسپ کامل	ا/۲	عہ/ر	میٹھی چھری	۲/۲	عہ/ر	حجاب النسا	للعہ/۲	۶/ر
ڈاکٹر کی بیٹی	۱/۲	عہ/ر	ہیرے کی کنی	۲/۲	۱۰/ر	تیر الشباب دو حصہ	۱ر/۲	۱۴/ر
نشیب و فراز	۱۰	عہ/ر	تسخیر	۲	۱۲/ر	معشوقۂ غدر	۸	۸/ر
مظفر راما بائی	للعہ/۲	عہ/ر	پیاری دنیا	۲/۲	۱۲/ر	بوالہوس نواب	۲/۲	۴/ر
شادی و غم	ع	۵	احمق الذین	۲	عہ/ر	عصمت کا الیم	عہ/۲	عہ/ر
مردمیدان کامل	عہ/۲	للعہ/ر	حاجی بغلول	۲/۲	عہ/ر	حمیدہ بانو	۲	۶/ر
بدالنسا کی مصیبت	۲/۲	۶/ر	پی کہاں	۸	۱۰/ر	کمسن بی بی بڈھا شوہر	۲/۲	۴/ر
جنت الفردوس	۱۰/۲	عہ/ر	ارمان	للعہ/۲	عہ/ر	جوان بی بی کمسن شوہر	۲/۲	۴/ر
کنیز فاطمہ	۸/۲	عہ/ر	دلکش کامل	۱۰	۵/ر	ظالم عشاق	۸/۲	۶/ر
اسرار کامل	۱ر/۲	سعہ/ر	جام زہر	۲/۲	عہ/ر	لاڈلی بیٹی	۸/۲	۶/ر
فردوس بریں	۲/۲	عہ/ر	ملک العزیز ورجنا	عہ/۲	عہ/ر	معشوقہ فرانس	عہ/۲	عہ/ر
حسن بن صباح	۲/۲	۶/ر	فرنیب تنگ قریب دنیا	۸	۶/ر	سلیمان عذرا	۸	۸/ر
کامنی	۱۰	۲/ر	مارگریٹ	للعہ	عہ/ر	ذبیح فاطمہ	۸/۲	۸/ر

نام کتاب	تقطیع	قیمت	نام کتاب	تقطیع	قیمت	نام کتاب	تقطیع	قیمت
وقادابی بی	بجزو ۲	۲ر	اسمٰعیل و صفیہ	للعہ ۲	عہر	**پختہ**		
پولسین		۸ر	بہرام کی گرفتاری		عہر			
یاقوت کی کان	لعہ ۲	عہر	جھلادہ	ہے ۲	۴	ترانہ سیتا		۸ر
قدسیہ عرف پاکدامن	عہ ۲	۸ر	راحت جان	عہ	عہر	نیلی چھتری		عہر
پیرس کا گنڈا	ۓ ۲	عہر	طلسم بنگال	بجزو ۴	۲ر	دربار حرام پورکا ل		۱۰ر
بڈھے میان	دوجز ۲	۴ر	عیاش شوہر وفادار بی بی	للعہ ۴	۹	حسن کا ڈاکو ۲		عہر
خوبصورت ناگن	لعہ ۲	عہر	شہید حسرت	۲ جزو ۲	۴ر	زندگی کا بھید		۱۲ر
کارگذار	لعہ ۲	عہر	بھولا	ہے	۵ر	عبرت کامل		صر
جیسی کرنی ویسی بھرنی	ہے ۴	۴ر	طلسمی انگوٹھی		عہر	حسن سرور ۲		صر
عاشق شیطان	للعہ ۲	عہر	ہم خرما ہم ثواب	ہے ۲	۱۴ر	اختر حسینہ		للعہ
گلشن کشور	عہ ۲	۸ر	تارادتی	عہ ۲	عہر	جعفر عباسہ		عہر
بد انجام	عہ ۲	۴ر	مقدس دیوی	عہ ۲	عہر	گورا		۸ر
ولایتی بھوت	ہے ۲	۱۲ر	شیر دکن	عہ ۲	۶	نیلا کالا سانپ		عہر
امتحان محبت	ہے ۲	۱۲ر	طوطی کی بلا بندر کے سر	عہ ۲	۶ر	دیول دیوی		عہر

ہمارے یہان ہر قسم کی کتب اسکولی و کتب عربی فارسی
ہندی سنسکرت وغیرہ مطبوعۂ نولکشور پریس وغیرہ ارزان
قیمت پر مل سکتی ہین

المشتہر

ہرچنداس بہارگو منیجر اسکول بکڈپو امین آباد پارک نمبر ۱۰۳۔۱۔ لکھنؤ